چراغِ عالمینؐ

۱۴۰۵ ہجری

اسمٰعیل انیس

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

Marfat.com

ایک ذرّہ ہوں مگر مہرِ درخشندہ ہوں
نعتِ سرکارِ دو عالم کے سبب زندہ ہوں

اسمٰعیل انیس

With Compliments From
STEEL WILEY
Haji Mohamed Shafi

چراغِ عالمین

۱۴۰۵ ہجری

Marfat.com

چراغِ عالمین
۱۴۰۵ھ

مصرعِ تاریخ تو ہے ایک تاریخیں ہیں دو
صورتِ اعزاز ہے اعجازِ ختم المرسلین

روشنی ہی روشنی خوشبو ہی خوشبو ہے انیس
گلشنِ نعتِ معظم ہے "چراغِ عالمین"
۱۴۰۶ھ — ۱۹۸۵ء

Marfat.com

چراغِ عالمینؐ

۱۴۰۵ ہجری

اسمٰعیل انیس

Marfat.com

وہ تاریخ مکہ ہے اک آئینہ ہے

۱۴۰۵ھ

مبینِ تجلّی ہے غارِ حرا ہے

۱۹۸۵ء

انیس اب ہے آپ صفاتِ رسالت

۱۴۰۵ھ

کہ نجمِ ضیائے رخِ مصطفےٰ ہے

۱۹۸۵ء

Marfat.com

اِنتساب

والدِ معظّم محمد رمضان بخش خُلد آشیاں

اور

والدۂ معظّمہ سلیمن بی بی خُلد آشیاں

کے نام

جِن کی دُعائیں آج بھی
میرے ساتھ ہیں

اسمٰعیل انیس

Marfat.com

جملہ حقوق بحق بیگم کنیز اسمٰعیل انیس محفوظ ہیں

نام کتاب	:	چراغِ عالمین
مصنف	:	اسمٰعیل انیس
سرورق	:	آذر زوبی
خوشنویس	:	فضل الرحمن
پروف ریڈنگ	:	شہزاد اختر
اشاعت اول	:	۱۴۰۵ ھجری
تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
مطبوعہ	:	ایجوکیشنل پریس کراچی
کتاب کا سائز	:	۲۳ × ۳۶ / ۱۶

ھدیہ:
۵۰ روپے
(پچاس روپے)

ناشر:
مکتبہ شہزاد اقبال
۱۳۵ - ۳۶ - ۱ ای - لانڈھی ٹاؤن - کراچی ۳۰ پاکستان

Marfat.com

فہرست

احساسات

۱۷ ریئر ایڈمرل محمد اسحاق ارشد
۱۹ رئیس امروہوی
۲۰ راغب مرادآبادی
۲۱ حاجی محمد شفیع
۲۲ الحاج محمد محسن
۲۳ الحاج عبدالرزاق منصوری
۲۴ محمد اقبال راجہ
۲۵ مشتاق چغتائی
۲۷ عبدالسمیع خاں سمیع
۲۹ احمد عادل
۳۰ ڈاکٹر شاہد الوری
۳۱ ڈاکٹر طیبہ خورشید اشتیاق
۳۳ شہناز نور
۳۵ رضیہ حسن
۳۷ حسن عارف صدیقی
۳۹ فراست رضوی
۴۰ محسن اسرار
۴۱ یامین وارثی
۴۳ حسین بانو
۴۴ لائق علی لائق
۴۵ وصی تیموری
۴۶ سید نظیر علی شاہ نظیر رامپوری
۴۷ گوہر رضوی
۴۸ خالد اطہر ایڈووکیٹ
۴۹ اسمٰعیل انیس

Marfat.com

حمدِ ربِّ انام

ادا ہو شکر کیسے مالکِ دُنیا و دیں تیرا	۵۳
ہے شرحِ حمدِ خُدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ	۵۵
پروردگار مجھ کو شعورِ حیات دے	۵۷
ترا ثانی نہیں ہے تو خُدا ہے	۵۹
خالقِ ارض و سما لوح و قلم تیرے ہیں	۶۱
مالک تُو ہے مختار ہے داتا	۶۳
جو خُدا کی یاد سے دور ہو مجھے وہ جہاں نہیں چاہیے	۶۵
اے ربِّ کائنات بڑی دیر ہو گئی	۶۷
مدحتِ خالقِ کونین رقم ہو کیسے	۶۹
ہو کرم کی نگاہ یا اللہ	۷۱

Marfat.com

ثنائے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

شہِ کون و مکاں اِمداد فرما ۷۵
ایک طرف اوصافِ محمدؐ ایک طرف آیات لکھوں ۷۷
خیمے تھے ظلمتوں کے دل آماجگاہ تھا ۷۹
آج ہیں نعتِ رسولؐ ۸۱
لائے تشریف احمدِ مختار ۸۳
التفاتِ نبیؐ مستقل چاہیئے ۸۵
اُٹھ گئی جب نقاب رُخِ مصطفٰےؐ سُرخرو غیرتِ زندگی ہو گئی ۸۷
تذکرہ خدا کا ہے بات ہے محمدؐ کی ۸۹
فدائے روضۂ اطہر ہیں دو جہان کے چراغ ۹۱
خدا، کتاب، سحر، آفتاب رکھتا ہوں ۹۳
ہو دیارِ مصطفٰےؐ میں سُرخرو اچھی طرح ۹۵
رُخسارِ نعت سے جہاں آنچل سرک گیا ۹۷
ہر نفس نامِ امامُ الانبیاء لکھتا رہا ۹۹
سبز گنبد سے اُتر کر بصد انداز آتے ۱۰۱
اسمِ سرکارِ دو عالمؐ کی جِلا اور سہی ۱۰۳
پڑھتے ہیں مل کے دم بدم صلِّ علیٰ محمدٍ ۱۰۵

Marfat.com

دِل حضورؐ آپ کی مِدحت سے سنور جاتا ہے	۱۰۷
حفاظت میں خُدا نے عظمتِ کون و مکاں رکھدی	۱۰۹
ہو جمالِ رُوئے احمدؐ سے سِوا ممکن نہیں	۱۱۳
اُصولِ مُصطفےٰؐ کو رہنما کرنے کا وقت آیا	۱۱۵
دِلوں سے جذبۂ نعتِ نبیؐ کم ہو نہیں سکتا	۱۱۷
رہنما نہیں ملتا مُصطفےٰؐ نہیں ملتا	۱۱۹
مدینے سے کوئی پیغام اگر بادِ صبا لاتی	۱۲۱
تجلّیوں کے دریچوں کو باز رکھتے ہیں	۱۲۳
مدینے سے بادِ صَبا آ رہی ہے	۱۲۵
نُورِ ربُّ العلیٰ مصطفےٰؐ مصطفےٰؐ	۱۲۷
اِک نُورِ یقیں شام و سحر ڈھونڈھ رہے ہیں	۱۲۹
حضورؐ عظمت و رِفعت سے آشنا ہوں میں	۱۳۱
صَاحبِ القرآں رسولِ کردگار	۱۳۳
محمدِؐ مصطفےٰؐ لکھ کر رسولِ ہاشمی لکھ کر	۱۳۵
دل سے نِکلی صَدا مصطفےٰؐ مصطفےٰؐ	۱۳۷
آخری پیمبر ہیں الاَمینؐ الاُمّی	۱۳۹
دل میں یادِ سرورِ کون و مکاں رکھتا ہوں میں	۱۴۱
یا رسولؐ احمدؐ یا نبیؐ حامدؐ	۱۴۳

Marfat.com

زباں پہ نامِ رسالت مآبؐ آوے ہے	۱۴۵
مصطفےٰؐ کے نُور میں نُورِ خدا آئے نظر	۱۴۷
نعت کا رنگ اختیار کروں	۱۴۹
درخشاں محمدؐ	۱۵۱
کیسے رازِ بے بسی انشا کریں	۱۵۳
ہے کرم سرورِ دو جہاں آپؐ کا	۱۵۵
میں نے کہا یہ کائنات اُس نے کہا رسولؐ ہیں	۱۵۷
آغازِ کُن سے پہلے قرینے میں کون تھا	۱۵۹
خُدا کو تھا شبِ معراج اِنتظارِ حبیبؐ	۱۶۱
سَدا پڑھتے رہیں گے ہم حبیب اللہ رسول اللہ	۱۶۳
عکس اُترے بھی تو کیا نعتؐ کی یکتائی کا	۱۶۵
یہ دل رنجور ہے آقاؐ	۱۶۷
دُرُود پڑھتی ہوئی باخبر گئی خوشبُو	۱۶۹
قرآنِ معظّم کی قسم کچھ نہیں لکھتے	۱۷۱
ہیں مِدحتِ رسولؐ کے حاصل نگر مجھے	۱۷۳
نعتؐ کہنے کا ڈھنگ آ ہی گیا	۱۷۵
پرتوِ سرورِ کونین سے تابندہ ہے	۱۷۷
محمدؐ تھے وقارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا	۱۷۹

Marfat.com

۱۸۱ ہے گنبدِ خضرا پہ نظر جاگ رہے ہیں
۱۸۳ دل میں اِک بُغضِ پیمبرؐ کے سوا کچھ بھی نہ تھا
۱۸۵ کریں نعتؐ کیسے رقم یا محمدؐ
۱۸۷ سامنے تھا چہرۂ خیرالبشر پڑھتی رہی
۱۸۹ ہے نعتِ سرورِ کونین ہو کر باخبر لکھنا
۱۹۱ نعتِ پیغمبرِ اسلام سجا کر لکھنا
۱۹۳ نکہتِ انتخاب کے اندر
۱۹۵ محمدؐ مصطفےٰؐ لکھا قلم نے
۱۹۷ دِل سے گر نعتِ محمدؐ کا سمندر اُبھرے
۱۹۹ در پیشِ سفر بھی تھا قرینہ بھی نہیں تھا
۲۰۱ کہاں وہ نورِ مجسم کہاں گلاب کا رنگ
۲۰۳ فضائے ہر دو عالم مدحتِ خیرالوریؐ سے نکلی
۲۰۵ صدائے رسولِ خدا آ رہی ہے
۲۰۷ ہے کوئی نور کی برسات اُترنے والی
۲۰۹ فوقیت گنبدِ خضرا کو ہے ایوانوں پر
۲۱۱ ثنا خوانِ محمدؐ مصطفےٰؐ ہوں
۲۱۳ بابِ خیال شانِ بشرؐ کھولتی رہی
۲۱۵ محمدؐ مصطفےٰؐ کی مہربانی دیکھتے جاؤ

Marfat.com

۲۱۷ ہیں آپؐ مظہرِ عنوانِ کائنات حضورؐ
۲۱۹ آرزو تھی ہے آرزو دیئے رسولؐ
۲۲۱ وہ ملتفت نگاہ جو نقشِ وفا بنی
۲۲۳ دل برائے محمدؐ عربی
۲۲۵ دُنیا نے جہالت کا بدن پہنا تھا
۲۲۷ سُوال یہ کہ ہو تعریفِ مصطفٰےؐ کیسے
۲۲۹ مصطفٰےؐ مصطفٰےؐ
۲۳۱ نعت میں عرضِ حال کرتا ہوں
۲۳۳ مانندِ سحر پہلی کرن جاگ رہی ہے
۲۳۵ اِک نظر لطف و کرم کی مرے آقا ہو جاتے
۲۳۷ نُورِ ایماں مظہرِ یزداں چراغِ عالمیں
۲۳۹ نُورِ حق محبوبِ ربّ العالمیں لاکھوں سلام
۲۴۱ بیانِ ضیائے نعت
۲۶۳ قطعات
۲۶۷ یارسولِ انام السّلام السّلام
۲۶۹ رحمتِ کون و مکاں خیرالانام یارسُول اللہ سلام
۲۷۱ حضورِ شافعِ محشر پڑھو دُرود و سلام

Marfat.com

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ

كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

Marfat.com

With Compliments From
STEEL
WALEY
Haji Mohamed Shafi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نعتیہ مجموعہ کلام "چراغِ عالمینؐ" اسمٰعیل انیس صاحب کا نقشِ اوّل ہے جو گلہائے حمدِ باری ۱۴۰۵ھ تعالیٰ اور اوصافِ نبی کریمؐ کے انگنت گلابوں سے معطّر اور عشقِ محمدِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم کا آئینہ دار ہے۔

مجھے کہا گیا ہے کہ میں مجموعۂ نعت "چراغِ عالمینؐ" پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ سوچتا ہوں کہ نعتِ رسولِ مقبولؐ احاطۂ فکر میں نہ آنے والی صنف ہے۔ جس کے لئے کہا گیا ہے کہ "بہت باریک گلیاں ہیں بہت پیچیدہ رستے ہیں" مگر اس خیال کے پیشِ نظر کچھ عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ ہوسکتا ہے کہ نعت کے بارے میں میری کہی ہوئی کوئی بات بھی نذرانۂ رسولؐ کے مترادف ہوسکے۔ نعت حضورِ اکرمؐ سے عقیدت و محبت کا اظہار ہی نہیں بلکہ عبادت کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ صنفِ نعت احتیاط طلب اور مقامِ پُلِ صراط کا احساس دلاتی ہے۔ اسمٰعیل انیس بہت خوش نصیب ہیں جنہوں نے اِس بحرِ ذخار میں شناوری کی ٹھانی ہے۔ مجموعہ "چراغِ عالمینؐ" کے اوراق پر اِن کی نعتیں اِن کی کہنہ مشقی اور اِن کے جذبۂ ایمانی کا ثبوت ہیں۔

نعت ایک منزلِ دشوار بھی ہے اور مرحلۂ آسان بھی۔ اگر عشقِ رسول اللہؐ

Marfat.com

سے دِل گُداز ہو تو نعت الہام بن جاتی ہے۔ ثنائے محبوبِ ربّ العالمین کا سِلسلہ لاامتناہی ہے۔ "ورفعنالک ذکرک" سے بھی سرکارِ دوعالمؐ کی بلند عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ پیشانیٔ لوح و قلم پر تحریر کردہ اسم محمد الرّسول اللہ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) سے بھی ظاہر ہے کہ ثنائے حبیبِ کبریاؐ درجۂ عبادت سے کم نہیں۔ اپنے اپنے انداز میں پرستارانِ رسولِ عربیؐ نے ہدیۂ ثنا سرورِ کونینؐ کے حضور پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ کسی نے تپتی ہوئی زمین اور کانٹوں پر لیٹ کر بھی ثنائے مصطفےٰؐ کو اپنی جانِ عزیز پر ترجیح دی اور کسی نے اپنے گھر کا اثاثہ حضور پر نثار کر دیا۔ اسمٰعیل انیس نے ادب و احترام کو نعتِ رسولؐ میں برقرار رکھا ہے۔ جس سے ان کا شعری تجربہ اور رسولِ اکرمؐ سے والہانہ محبّت کا اندازہ ہوتا ہے۔

انیس نے شعر و ادب کی خدمت میں اپنی زندگی کا قیمتی حصّہ صرف کر دیا ہے۔ میری دُعا ہے کہ خُداوندِ کریم مجموعہ "چراغِ عالمینؐ" کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

ارشد

(محمّد اسحاق ارشد)
ریئر ایڈمرل، ہلالِ امتیاز (ملٹری)
ستارۂ بسالت
چیئرمین کراچی پورٹ ٹرسٹ

Marfat.com

اسماعیل انیس اپنے افکارِ ضیا بار کے اعتبار سے "آفتابِ ادب" اور شعر و سخن کی سرپرستی کے لحاظ سے "بابائے شعر و سخن" واقع ہوئے ہیں۔ ان کے کلام میں جو روانی، برجستگی اور لطافت پائی جاتی ہے۔ اہلِ ذوق اُس کے ہمیشہ مُعترف و مداح رہے ہیں۔ ان بزرگ کی عمر کے پچاس سال گیسوئے شاعری کی مشاطگی میں گزرے ہیں۔ اب ان کی پُوری توجہ حمد و نعت کی طرف مبذول ہے۔

علامہ شبلی نے سیرۃ النبیؐ کی تالیف کے وقت فرمایا تھا کہ

مگر اب لکھ رہا ہوں مدحتِ پیغمبرِؐ خاتم
خُدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا

الحمدللہ کہ برادرِ عزیز و محترم اسماعیل انیس نے بھی اپنے خاتمہ بالخیر ہونے کے ثبوت و اثبات کے لئے "چراغِ عالمیںؐ" کے تجلی آفریں نام سے حمد و نعت کا ایک لطیف ترین عقیدت آمیز اور ایمان افروز مجموعہ شائع کیا ہے۔ نعت گوئی کوئی آسان کام نہیں۔ عُرفی نے کہا تھا کہ

ہشیار۔ کہ رہ۔ بر دمِ تیغ است قدم را

یعنی ہشیار ہو کر نعت گوئی۔ گویا تلوار کی دھار پر چلنا ہے کہ ایک قدم اِدھر اور اُدھر ہُوا۔ اور شاعر کہیں کا نہ رہا۔ جناب اسمٰعیل انیس نہایت ثابت قدمی اور بلند نظری کے ساتھ اس جادۂ سخت سے گزرے ہیں۔ پھر عرض کروں گا کہ نعتِ نبویؐ کا دُشوار گزار سفر طے کرنا کہ جذبات عقیدت کی فراوانی کا اظہار بھی ہو اور حُدود ادب سے بھی قدم اور قلم تجاوز نہ کرے۔ بہت دِقّت طلب مرحلہ ہے۔ اسمٰعیل انیس ایک پختہ کار کُہنہ مشق اور سخن فہمی اور سخن سنجی کے تمام اسرار و رموز پہ دسترس رکھنے والے عظیم شاعر ہیں۔ ان کی طبع موزوں ایک جوئے سُبک خرام کی طرح رواں رہتی ہے۔ حقیقتاً" اسمٰعیل انیس نے نعت و حمد دونوں میدانوں میں نہایت خوبی، خوش اسلوبی اور دل افروزی و دلنوازی کے ساتھ جذبات و احساسات کا اظہار کیا ہے۔ "چراغِ عالمیںؐ" ان کی قدرتِ کلام کا خوبصورت نمونہ ہے۔ شاعر نے نئی زمینیں استعمال اور موسیقی آمیز بحریں تلاش کی ہیں۔ ان کے کلام میں جو انائیت اور سرور و آہنگ پایا جاتا ہے۔ اس کا اقرار و اعتراف ہم سب کا فرض ہے۔ مزید لطف یہ کہ حضرت اسمٰعیل انیس نے دو سو اشعار میں اُن شعراء کا ذکر کیا ہے جو نعت گوئی میں ممتاز ہیں۔ یہ ایک ایسی جدّت ہے۔ جس کا جواب نہیں۔ تاریخی قطعات لکھنے میں بھی وہ اپنے معاصرین سے ممتاز ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اس خوبصورت مجموعے کو اربابِ عقیدت آنکھوں سے لگائیں گے۔

رئیس امروہوی

رئیس امروہوی

Marfat.com

صد شکر کہ دولتِ یقیں لائے ہیں
ظلمت تھی بہت "مہرِ مُبیں لائے ہیں
اللہ انیس کو جزا دے راغب
ضوبار "چراغِ عالمین" لائے ہیں

یہ دولتِ بے دارِ یقیں ہے بے مثل
جو بھی ہے وہی دُرِّ ثمیں ہے بے مثل
اجر اِس کا انیس کو ملے گا، لاریب
راغب! یہ "چراغِ عالمین" ہے بے مثل

راغب مُرادآبادی

Marfat.com

باباۓ شعر و سخن جناب اسمٰعیل انیسؔ کی خوش نصیبی ہے کہ حمد و نعت اُن کی متاعِ زندگی بن گئے "چراغِ عالمیںؐ" کی اشاعت ربّ العالمین کا عطیۂ خاص اور سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بحرِ کرم کا ایک جزو ہے۔

اِس دورِ آشوب میں مجموعۂ نعت کا شائع ہونا ایک دُشوار ترین مرحلہ ہے مگر انیس صاحب نامساعد اور صبر آزما حالات میں حُبِّ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیرِ اثر گیسوۓ شعر و سخن سنوارنے میں مصروف ہے۔ آپ نے بے شمار غزلیں اور نظمیں بھی لکھیں۔

اسمٰعیل انیس صاحب کہنہ مشق قادر الکلام شاعر ہیں۔ ابتدا میں عظیم المرتبت شاعر محترم نواب احمد نواز سے رہنمائی حاصل کی۔ مجھے انیس صاحب سے متعارف ہوتے، جمعہ جمعہ آٹھ دن والی بات نہیں بلکہ ۱۵ برس کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ اُنہیں اکثر مشاعروں میں سُنا۔ علمی و ادبی حلقوں میں بڑی قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ نے تقریباً پچاس سال سے شعر و سخن کو اپنا سرمایۂ حیات بنا رکھا ہے اور پاک و ہند کے ممتاز معیاری جرائد میں آپ کا کلام شائع ہوتا رہا ہے۔ اگرچہ آپ نے ہر صنف میں طبع آزمائی کی اور اپنے فن کے جوہر دکھائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مقصدیت کی طرف اب آئے ہیں۔

مدحتِ خیر الانام مشکل ترین صنف ہے اس مقام کو سمجھنا اور ہدیۂ نعت تحریر کرنا جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں یہ عطیۂ پروردگار ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں رسائی پالے وہ کبھی نامُراد اور تہی دامن نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور فضل اس کے شامل ہو جاتے ہیں اور اسے رحمت اللعالمین اپنی چشمِ کرم سے نوازتے ہیں اور وہ "چراغِ عالمیںؐ" جیسے اعزاز سے سرفراز ہو جاتا ہے۔ انیس صاحب نے بہت مختصر سے عرصے میں جو نعتیں کہی ہیں وہ مجموعۂ نعت "چراغِ عالمیںؐ" کی صورت میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہے۔ ہر نعت میں اُنہوں نے نہ صرف عقیدت و احترام کو کما حقہٗ پیشِ نظر رکھا بلکہ فن و رموز کا بھی احتیاط سے خیال رکھا ہے۔ اسی اعجازِ نعت کی بدولت اُنہیں علمی و ادبی انجمنوں کی طرف سے "آفتابِ ادب" کا خطاب جناب مظفر احمد ضیا کی صدارت اور مہمانِ خصوصی جناب عبدالرزاق منصوری کی موجودگی میں دیا گیا۔ نیز ایک مقامی ہوٹل میں ان کی پچاس سالہ ادبی خدمات کا اعتراف کرتے ہوتے قدر دانِ علم و ادب نے جو گرانقدر کیسہ زر عطا کیا۔ اس کے پیش کرنے کی سعادت اس بندۂ ناچیز کے حصے میں آئی۔ میں یہاں یہ بھی کہتا چلوں کہ میرا علمی و ادبی ذوق شعراء کرام کا مرہونِ منّت ہے جس میں باباۓ شعر و سخن اسمٰعیل انیس صاحب کا نام سرِ فہرست ہے۔

آخر میں بصد صمیم قلب بارگاہِ ربّ العزت میں دُعا گو ہوں کہ "چراغِ عالمیںؐ" شہرتِ عام اور بقاۓ دوام حاصل کرے۔ آمین

حاجی محمد شفیع اسٹیل والے

Marfat.com

میں اپنے اس تحریر کردہ مضمون کو سرورِ کائنات حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ اطہر سے معنون کرتا ہوں۔ آپ کی مدحت زبانِ لوح و قلم پر ہے۔ آپ کی ثنا، ایمان و یقین کا مظہر ہے۔ آپؐ کے اوصافِ حمیدہ، انعام یافتہ اور کہنہ مشق شاعر بابائے شعر و سخن اسمٰعیل انیسؔ نے مجموعۂ نعت "چراغِ عالمینؐ" میں رقم کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ سعادت مقدر ہی سے نصیب کا حصہ بنتی ہے۔ صحیفۂ نعت "چراغِ عالمینؐ" میں اسمٰعیل انیسؔ کی کہی ہوئی حمد، نعتؐ و قطعات شامل ہیں۔ انیسؔ صاحب سے میری شناسائی کی مدت کم ہے۔ مگر جب کبھی بابا سے اشعار سنے۔ طبیعت پر ایک کیف سا طاری ہو گیا۔ دل میں حالات و واقعات کا سمندر موجزن ہو گیا۔ اشعار میں پختگی کے ساتھ ساتھ اُن کا پچاس سالہ شعری تجربہ بھی سامنے آیا۔ شاعری کے ساتھ انیسؔ صاحب کو عروض اور فنِ تاریخ پر بھی دسترس ہے۔ اس کا اندازہ مجموعۂ نعت کے عنوان "چراغِ عالمینؐ" سے بھی ہوتا ہے جس کے عدد ۱۴۰۵ ہجری حروفِ ابجد کے حساب سے نکلتے ہیں۔ یہ بڑی خوبی کی بات ہے۔ گزشتہ دنوں کی بات ہے جب انہوں نے جناح پل کی تعمیر کے سلسلے میں قطعات کہے تھے جن میں ۲۷ تاریخیں تھیں۔ میں سوچتا رہا آدھے مصرعہ سے تاریخ تو عام ہے مگر پورے پورے مصرعوں سے تاریخیں نکالنا دشوار ہے اس دور میں اس قدر شدید محنت کا صلہ انہیں کون دے گا جب کہ وقت بھی اس قدر گرانی کا ہے۔ اسمٰعیل انیسؔ نے اپنی زندگی کا قیمتی حصہ خدمتِ شعر و ادب میں صرف کر دیا ہے۔ جس سے تکمیلِ حیات کا سامان فراہم ہوتا ہے مگر کچھ لوگ مختلف خدمات پر فائز ہوتے ہیں۔ طبیعت کے لگاؤ کے مطابق جس نے جو شعبہ چاہا وہ اُسے مل گیا۔ اسمٰعیل انیسؔ اپنی غزلیات کا مجموعہ شائع کرنے کی تیاری میں مصروف تھے مگر قدرت کو منظور تھا کہ یہ مجموعۂ نعت پہلی قسط کے طور پر لائیں جبکہ موصوف کے پاس نعتیں بھی نہیں تھیں، مگر جس پر نگاہِ رحمۃ للعالمینؐ ہو جائے اُسے مجموعۂ نعت "چراغِ عالمینؐ" شائع کرنے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ یہ سرورِ کونین محمد عربیؐ کا صدقہ ہے کہ چند لمحوں میں متاعِ کونین ہاتھ آگئی۔ میں نے کچھ نعتیں مجموعۂ "چراغِ عالمینؐ" میں سے پڑھی ہیں جن کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بابائے شعر و سخن اسمٰعیل انیسؔ کو رسولِ کریمؐ سے بے پناہ عقیدت و محبت ہے۔ اِن کی کہی ہوئی نعتیں مقصدیت اور اصلاحِ حیات کا پہلو لئے ہوئے ہیں جن سے یقیناً اصولِ حیات کی راہ متعین ہوتی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ "چراغِ عالمینؐ" کو بقائے دوام عطا کرے۔ آمین

محسن

(الحاج محمد محسن)

Marfat.com

ابتدا اُس خدائے بزرگ و برتر کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے جو ہر شب کے بعد سحر اور ہر تکلیف کے بعد راحت کی نوید سناتا ہے جس کی عظمت و جبروت پر ہر نفس سجدہ ریز ہو کر اس کی وحدانیت کا اعتراف کرتا ہے جس کے نام کا کسی کام کے ساتھ منسلک ہونا کامیابی کی ضمانت بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لئے احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا۔ آپؐ کے اسی وصف کو قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں تمام تر خوبیوں کے ساتھ ارشاد فرمایا۔

وَمَا اَرسَلنٰکَ اِلَّا رَحمَۃً للعالمین۔

زیرِ نظر مجموعۂ نعت "چراغِ عالمینؐ" میں رقم حمد و نعت قطعات کا مطالعہ کیا تو مجھے یقین کامل ہو گیا کہ یہ مجموعۂ نعت واقعی کامیابی کی بلندیوں کو چھو لے گا۔ بابائے شعر و سخن آفتابِ ادب جناب اسمٰعیل انیس کی شاعری پر کچھ کہنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مترادف ہوگا۔ اسمٰعیل انیس صاحب شاعری کے میدان میں نو وارد نہیں ہیں ان کی شاعری کی ابتداء پچاس برس کے لگ بھگ ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے اتنے طویل عرصے میں پہلا مجموعۂ کلام؟ کیا اسمٰعیل انیس نے اتنی سست روی سے شعر کہے ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ حضرت احسان دانش فرمایا کرتے تھے کہ انیس شعر کہنے کی مشین ہے۔ تو پھر انیس صاحب کی نظمیں غزلیں قطعات کیا ہوئے ---؟ یہ ایک المیہ سے کم نہیں۔ اسمٰعیل انیس نے جب مجھے یہ نوید سنائی کہ مجموعۂ نعت "چراغِ عالمینؐ" مکمل ہو گیا ہے تو یہ سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ یہ میری دیرینہ آرزو اور انتہائی کوشش تھی کہ بابا اسمٰعیل انیس کا مجموعۂ کلام منظرِ عام پر آتے۔ میں نے انیس صاحب کی کہی ہوئی نعتوں میں رسولِ کریمؐ سے بے پناہ عقیدت و محبت کے جذبات پائے جس سے ان کی حضور پاکؐ سے گہری وابستگی کا پتہ چلتا ہے۔ انیس صاحب کی شاعرانہ عظمت کا کون قائل نہیں۔

اسمٰعیل انیس صاحب نے بارگاہِ رسالت میں ہدیہ "چراغِ عالمینؐ" پیش کر کے اپنی نجات کا سامان کر لیا ہے۔ آخر میں پھر اسی بات کو دہراؤں گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان اور حبیبِ خدا سے بے پناہ عقیدت و محبت کا ثبوت ہے کہ اسمٰعیل انیس صاحب نے برسوں کی بجائے دنوں میں نعتوں کا دلکش اور ایمان افروز مجموعہ مرتب کر لیا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کارِ عظیم کا صلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

عبدالرزاق منصوری

الحاج عبدالرزاق منصوری

Marfat.com

بابائے شعر و سخن جناب اسمٰعیل انیس کے نعتیہ مجموعے "چراغِ عالمین" کی اشاعت کے موقع پر مجھے یہ سوچ کر حیرت ہے کہ ایک کہنہ مشق اور قادرالکلام شاعر جس نے عمرِ عزیز کے پچاس سال فکرِ سخن میں گزار دیئے۔ ہزارہا شعر کہے۔ سینکڑوں مشاعرے پڑھے اور بے شمار لوگوں کو اصلاح دی۔ فنِ عروض کو چھان مارا۔ بدیہہ گوئی، تاریخ گوئی اور صنعت گوئی میں مہارت حاصل کی۔ بغرض فنِ شعر گوئی کا مزاج داں ہو گیا۔ وہ شاعر ریڈیو اور ٹیلیویژن کے مشاعروں میں کبھی نظر نہیں آیا۔ آخر اس بے اعتنائی یا لاعلمی کی کیا وجہ ہے جبکہ ان اداروں میں بلائے جانے والوں میں سے بہت سے لوگوں کی ادبی خدمات اور فنی مہارت اسمٰعیل انیس کے مقابلے میں عشرِ عشیر بھی نہیں ہیں؟ آج کی اقدار کے حوالے سے اس تمام صورتِ حال کے ذمّہ دار خود اسمٰعیل انیس ہیں کیونکہ وہ پی آر کے طور طریقوں سے ناواقف ہیں اور اپنی کوئی لابی یا پریشر گروپ نہیں بنا سکے۔ بلکہ ان کی کتاب کی اشاعت میں اس قدر تاخیر کا سبب بھی شاید یہی ہے۔

نظیری نے جب فریضۂ حج کی ادائیگی کا ارادہ کیا تو رجوع الی اللہ کی کیفیت دل و دماغ پر طاری ہو گئی۔ اسی عالم میں کہا تھا ؎

سگ آستانم اما بہ شب قلادہ خایم — کہ سرِ شکار دارم نہ ہوائے پاسبانی
عجب از نبودہ باشد خضرے بہ جستجویم — کہ فتادہ ام بہ ظلمت چو زلالِ زندگانی

اور اسمٰعیل انیس نے جب "چراغِ عالمین" کی اشاعت کا ارادہ کیا تو نعت اور صاحبِ نعت (علیٰ صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کی کیفیات میں کہا ؎

جو ہمسفر تھے مدینہ ہوا نصیب ان کا — جلا کے رہ گئے ہم لذتِ فغاں کے چراغ
ہمیں بھی مل گئے حسانِؓ مصطفےٰ کی طرح — انیس مدحتِ سرکارِ دوجہاں کے چراغ

نعت گویانِ مصطفےٰؐ کی طویل و وقیع فہرست حسان بن ثابتؓ اور میمون بن قیسؓ سے شروع ہوتی ہے۔ ہر دور اور ہر زبان کے شعراء یہ سعادت حاصل کرتے رہے اور تا قیامِ قیامت کرتے رہیں گے۔ مقامِ شکر ہے کہ اسمٰعیل انیس کا نام بھی اس عظیم فہرست اور پیروکارانِ حسانؓ و اعشیٰ میں شامل ہو گیا ہے۔

فنِ نعت گوئی حقیقت میں بڑا نازک اور جان جوکھوں کا کام ہے۔ اس صنف میں عقیدت شریعت اور محبت میں جس احتیاط سے توازن و اعتدال قائم رکھنا پڑتا ہے۔ شاید کوئی دوسری صنفِ سخن اس کی متقاضی نہیں اسی لئے کہا گیا ہے کہ ؎

با خدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار

اُمید ہے جناب اسمٰعیل انیس (آفتابِ ادب) کی یہ تخلیق ملک کے علمی و ادبی حلقوں میں دلچسپی اور عقیدت سے پڑھی جائے گی۔

آخر میں میری دعا ہے کہ یہ کتاب صاحبِ کتاب کے لئے توشۂ آخرت ثابت ہو۔ آمین

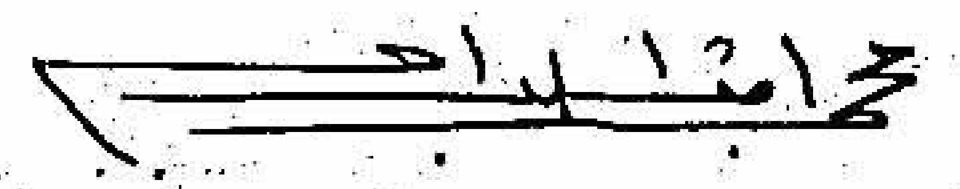

Marfat.com

دنیائے شعر و ادب میں بابائے شعر و سخن آفتابِ ادب بابا اسمٰعیل انیسؔ صاحب کا نام محتاجِ تعارف نہیں۔ یہ وہ آفتابِ سخن ہے۔ کہ جو ہمیشہ طلوع ہی رہتا ہے۔ جس کی کبھی شام ہوتی ہی نہیں۔ اب یہ الگ بات ہے کہ کچھ تنگ دل اور تنگ نظر لوگ اپنے اپنے کمروں کو بند کر کے بیٹھ جائیں۔ اور دن کے ایک بجے بھی ان کو اندر اندھیرا نظر آئے تو وہ کہیں کہ آفتاب طلوع ہی نہیں ہوا۔

بابائے شعر و سخن وہ بابا ہیں کہ جو عمر اور تجربے کے لحاظ سے تو ضرور بابا ہی ہیں۔ لیکن اپنے فن اور اپنے شعری بانکپن کے اعتبار سے ابھی جوان ہی ہیں۔ بلکہ بالکل ہی نوجوان ہیں۔ انکی سوچ کسی بوڑھے دماغ کی سوچ نہیں۔ بلکہ وہ سوچ ہے جو عقل کی آخری سرحدوں کو چھوتی ہے۔

شعر کہنے میں ان کی مشکل پسندی کا یہ عالم ہے کہ اگر انھوں نے کسی واقعہ کو شعری وجود دیا تو سب سے پہلے تو یہ اس کی تاریخ نکالیں گے، پھر آگے چلیں گے۔ حتیٰ کہ اگر کسی مجموعے کا نام تجویز کرنا ہے تو بھی یہ تاریخ کے اعتبار سے اس کا عنوان تلاش کریں گے۔ عمر کے تقریباً پچاس سال بیت گئے انھیں شعر و ادب کی خدمت کرتے ہوئے، نہ جانے کتنے لوگوں نے ان سے کسبِ ضیا کی ہوگی اور کتنے صاحبِ دیوان ہو گئے ہوں گے۔ مگر بابا نے شعر و سخن کے اتنے طویل سفر میں کبھی اپنا دیوان مرتّب کرنے کیلئے سوچا بھی نہیں۔ نہ جانے کتنے جتن ہم نے بھی کئے کہ بابا اپنی ساری زندگی کی کمائی کو دیوان کی شکل دے دو۔ مگر بابا ہمیشہ ٹالتے رہے۔ اب کے میں نے اور چند دوستوں نے انھیں مجبور کر ہی دیا۔

خدا کا شکر ہے کہ اس بار بابا نے ہماری یہ درخواست مان ہی لی۔

میں چاہتا ہوں کہ اس پُرجمال نعتیہ کتاب پر کچھ لکھوں لیکن سوچتا ہوں کہ کہاں یہ گنہگار اور کہاں نعت پر کچھ کہنے کے لئے لب کشائی۔ مگر سرکارِ دو عالم فخرِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلّم کا میں بھی ایک نہایت ہی ادنیٰ غلام اور نعت گو

Marfat.com

ہوں۔ نعت گوئی کہاں اور میں کہاں۔ مگر دعوئے نعت گوئی صرف اس لئے ہے کہ روزِ محشر جہاں حضورِ سرکارِ دوعالم رحمتِ کون ومکاں وجہِ تخلیقِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلّم کے بے شمار نعت خواں اور نعت گو خدائے ذوالجلال کے حضور پیش ہوکر اعزاز حاصل کریں گے وہاں یہ گنہگار بھی اس مائی کی طرح جو یوسف علیہ السّلام کے بڑے بڑے خریداروں میں سوت کی ایک اٹّی لیکر صرف اس لئے خریداروں کے جھرمٹ میں شامل ہوتی تھی کہ روزِ محشر جب حضرت یوسف علیہ السلام کے خریداروں کو رب تعالےٰ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوگا۔ تو مجھ ناچیز کو بھی ان خریداروں میں رب تعالےٰ کے حضور حاضری نصیب ہوگی۔ بالکل اسی طرح میں بھی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اور اللہ کریم کے حضور نعت خوانوں اور نعت گوؤں کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

جہاں تک بابا کی نعتوں کا تعلق ہے اس قدر عشق ومحبّت میں سرشار ہوکر لکھی گئی ہیں۔ اور بابا نے جو نئی نئی زمینوں میں نعتیں لکھی ہیں پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ بظاہر غزل گو شاعر، مگر اس قدر مرصّع نعت کہنا کمال کی بات ہے۔ بعض بعض نعتیں تو اتنی وجد آفریں ہیں کہ ہر ایک شعر پر دل وجد کرنے لگتا ہے اور جسم وجاں میں نور کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ بابا نے بڑے ہی قلیل وقت میں اتنی عمدہ اور اتنی زیادہ نعتیں لکھ لی ہیں کہ رشک آنے لگتا ہے۔ نعت جیسی نازک صنف کہ جس کے لئے دل وجان کو بے حد مؤدّب ہونا پڑتا ہے اور جسم وجاں کی طرح دل کو بھی باوضو ہوکر نعت لکھنی پڑتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بابا نے جس طرح شعر کی دوسری صنفوں میں اپنی قد آور شخصیت کو منوایا ہے۔ اسی طرح اس درجہ کمال نعتیں لکھ کر بھی اپنا لوہا منوا لیا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

مُشتاق چغتائی

Marfat.com

ہ

جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے کرمِ بے پناہ سے نوازتے ہیں تو اُسے سکونِ دل متاعِ جاں اور تنویرِ ایمان و یقین سے جگمگا دیتے ہیں جس پر انسان اپنی قسمت پر ناز کرتا ہے اور احساس کی وُسعتوں کو عبور کرتا ہوا مہرِ درخشندہ سے جا ملتا ہے فکر و نظر کی بلندیاں اس کے زیرِ اثر ہو جاتی ہیں وہ جو بھی بات کرتا ہے وہ بات قبولِ عام کی سند بن جاتی ہے عشق صادق کی نرم آنچیں اسے کُندن بنا دیتی ہیں صبحِ درخشندہ اس کی فکر کا طواف کرتی ہے اور وہ قلندر درویش شاعر کے روپ میں اپنی جولانیٔ طبع کے سبب دلوں پر اپنا اثر چھوڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ میرے سامنے وہ مرحلۂ دشوار ہے جس کی فصیلیں بلند ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی دراز قامتی کا بھی احساس دلاتی ہیں زیرِ نظر مجموعۂ کلام "چراغِ عالمین" کہنہ مشق شاعر آفتابِ اَدَب با بائے شعر و سخن اسمٰعیل انیسؔ صاحب کا نقشِ اوّل ہے جس میں حمد۔ نعتیں۔ قطعات و تعارف پر مبنی اشعار بیاضِ نعت کی نمایاں حیثیت کے ساتھ شامل ہیں۔ اسمٰعیل انیسؔ صاحب ہر صنفِ سخن پر دسترس رکھتے ہیں۔ حمد میں

Marfat.com

اللہ کی محبت نعتوں میں حضرت محمد الرّسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم سے بے پناہ عقیدت کا ایک سمندر ٹھاٹیں مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ اشعار میں کہیں بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ طبع رواں میں کہیں ٹھہراؤ ہو، یہ بات اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب آدمی ہر صنفِ سخن پر قادر ہو یا عقیدت و محبت سے سرشار ہو انیس صاحب کی کہی ہوئی نعتوں میں فن اور عقیدت و احترام برابر ملتا ہے جو ان کی رسولِ کریم سے محبت کا ثبوت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ صنفِ شعر و سخن میں اگر کوئی مشکل مقام ہے تو وہ حمد و نعت کا ہے جہاں انسان اپنے کردار و عمل کو بروئے کار لاتا ہے۔

اسمٰعیل انیسؔ خوش نصیب ہیں جنھوں نے نبیؐ کریم کے اوصاف کو ہر صنفِ سخن پر ترجیح دیکر خراجِ تحسین حاصل کیا اور سنّتِ حسّانؓ ادا کر کے ایک بڑے منصب کو پالیا۔ اسمٰعیل انیسؔ صاحب مجموعۂ نعت "چراغِ عالمیں کو تحفۂ عقیدت بنا کر حضورِ رسولِ اکرم میں پیش کرنے کو حاضر ہوئے ہیں خدا ان کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور مجموعۂ نعت "چراغ عالمیں" کو قبولِ عام کی سند ملے (آمین)

عبد السّمیع خان سمیعؔ

Marfat.com

میں اپنے دفتر میں بیٹھا ہُوا تھا کہ جناب عبدالرزاق منصوری، اسمٰعیل انیس کو اپنے ہمراہ لائے اور میرا تعارف کرایا۔ انیس سے گفتگو کے دوران پتہ چلا کہ اُن کا مجموعۂ نعت "چراغِ عالمین ﷺ" کے نام سے شائع ہو رہا ہے جس پر مجھے کچھ لکھنا ہے۔ اسمٰعیل انیس سے غائبانہ تعارف تھا مگر اُن سے مل کر ایسا محسوس ہُوا جیسے میں کسی دیوان کا مطالعہ کر رہا ہوں۔
انیس کے بارے میں سُنا تھا کہ یہ ۵۰ سال سے شعر کہہ رہے ہیں اور کوئی مجموعۂ کلام منظرِ عام پر نہیں آیا۔ سبب معلوم ہُوا کہ انہوں نے عمرِ عزیز کا قیمتی حصّہ خدمتِ شعر و ادب کی نذر کر دیا اور اپنے صبح و شام دوسروں کے لئے وقف کر دیئے۔ اسمٰعیل انیس کو کبھی یہ خیال بھی نہ آیا کہ اُنہیں بھی ادب میں زندہ رہنا ہے مگر وقت میں بڑی طاقت ہے یہ وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اسمٰعیل انیس کا مجموعۂ نعتِ رسولِ مقبول ان کی قسمت بن جائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے۔
جہاں تک اسمٰعیل انیس کا تعلق ہے اِنہیں اپنی دُھن میں مگن بسوں میں سفر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اِنہیں اپنی صحت کا نہ اپنے گھر کا خیال ہے۔ یہ سادہ طبیعت انسان اپنے خلوص کے سہارے لٹاتا ہُوا اپنی منزلِ ادب کی طرف رواں دواں ہے۔
مجموعہ "چراغِ عالمین ﷺ" جس میں حمد و نعت میں اپنی چمک دمک کے ساتھ اپنی برتری لئے ہوئے سامنے ہیں۔ یہ حقیقت کہ انیس کے خیالوں میں گہرائی بھی ہے اور بلندی بھی۔ حضور اکرم کی سیرت کو اپنا ایمان بنانا یہ ہر انسان کے بس میں نہیں۔ جب خداوند کریم کا فضل شاملِ حال ہو جائے اور سرورِ کائنات سرکارِ دو عالم کی نگاہِ کرم ہو جائے تو اشعار خود بخود کاغذ پر اُتر آتے ہیں مطالعۂ "چراغِ عالمین ﷺ" سے اسمٰعیل انیس کی اُستادانہ عظمت کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ اللہ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں ثنا کرتے رسولِ خدا کے جذبے کو اور اُبھارے۔ میں نے مجموعۂ نعت "چراغِ عالمین ﷺ" پر جو اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ اصل میں یہ محبت کا اظہار ہے۔ ورنہ اتنا کہہ دینا کافی نہیں ہے۔
میری دُعا یہی ہے کہ پروردگارِ عالم، عاشقِ رسول ﷺ، اسمٰعیل انیس کے ذہن کو اور رسا کرے۔ آمین۔

احمد عادل

احمد عادل

Marfat.com

یہ حقیقت ہے کہ نعت گوئی مشکل ترین منصب ہے۔ علمائے حق نے نعت گوئی میں یہاں تک احتیاط برتنے کو کہا ہے کہ قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذِکر جس اسمِ مبارک (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرمایا ہے، وہ اسمِ مبارک حتی الامکان مجرّداً نہ لکھا جائے، نہ بیان کیا جائے۔ اِس میں گستاخی کا خوف ہے۔ عرفی جیسے قادر الکلام شاعر نے ثنائے حبیبؐ کو تلوار کی دھار پہ چلنے کے مترادف قرار دیا ہے: ع
"ہشیار کہ رہ، بر دمِ تیغ است قدم را"۔ لیکن الحمد للہ کہ تلوار کی دھار پہ چلنے والوں میں حضرتِ اسمٰعیل انیس کا نام نامی اسمِ گرامی نہایت منفرد ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ صنفِ نعت گوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ اقدس میں ہی شروع ہو گئی تھی اور سب سے پہلی نعت خلیفۂ اوّل امیر المومنین حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِرشاد فرمائی تھی جس کی سماعت کے بعد حضور رسولِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسّم فرمایا تھا۔ لیکن حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد میں وہ نعت یہ کہہ کر ضائع کر دی کہ جب خدا خود اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یوں ارشاد فرمائے: "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط" (تحقیق کہ اللہ اور اُس کے فرشتے اِس نبی پہ درود بھیجتے رہتے ہیں) تو پھر میری تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔

اہلِ اسلام کے لئے نعت گوئی اور نعت خوانی منجملہ عبادات ہے۔ عربی زبان میں نعتیہ صنفِ ادب کا وافر ذخیرہ ہے۔ پھر فارسی زبان میں نعتوں کے گنجِ گراں مایہ کا سلسلہ ہے۔ لیکن اُردو زبان میں نعتِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے جس کی مثال دُنیا کے کسی بھی ادب میں نہیں مل سکتی۔

اِسی اُردو ادب کی نعتیہ شاعری میں "چراغِ عالمیں" ایک اور گراں قدر اضافہ ہے۔ اور اِس کے مصنّف بابائے شعر و سخن آفتابِ ادب محترم اسمٰعیل انیس نے ہدیۂ نعت پیش کرنے میں اپنی اِسلامی سعادت مندی، ادب اور لہجے کے اخلاص کو اپنے پیرایۂ بیان میں گھول دیا ہے۔ اُنہوں نے نعت گوئی کے لگے بندھے مروّجہ اور مسلّمہ اُصولوں سے انحراف فرما کر نئے زاویوں میں نعتیں لکھی ہیں۔ یہ نعتیں نئے استعارے، نئی تشبیہوں، نئے کنایوں، نئی تلمیحوں اور نئی نئی اصطلاحوں کی حامل ہیں۔ اِن نعتوں میں عجیب دلکشی اور دلپذیری ہے۔ اِن کا اندازِ بیان نیا پیرایۂ اظہار اختیار کر گیا ہے جس پہ وہ قابلِ مبارکباد ہیں۔

مجھے پوری توقع ہے کہ بابائے شعر و سخن آفتابِ ادب محترم اسمٰعیل انیس صاحب کا نعتیہ مجموعہ "چراغِ عالمیں" بارگاہِ رحمت اللعٰلمین میں شرفِ قبول پائے گا اور ہم ایسوں کے لئے راہبر ثابت ہو گا۔

ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

ڈاکٹر شاھد الوری

Marfat.com

محترم جناب اسمٰعیل انیس کی نعتوں کا مجموعہ عنقریب منظرِ عام پر آرہا ہے۔ چونکہ میں انیسؔ صاحب کو عرصۂ دراز سے جانتی ہوں اور اچھی طرح واقف ہوں۔ اور اکثر ان کا کلام پڑھا اور سُنا ہے اِس لئے ان کے کلام اور شخصیت پر اظہارِ خیال کی جرأت کر رہی ہوں۔

فنِ شاعری میں نعت کو ایک بلند مرتبہ حاصل ہے۔ نعت گوئی ایک فن ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ فن اتنا آسان نہیں۔ نعت میں چونکہ حضورِ پاکؐ کی مدح سرائی ہوتی ہے۔ آپؐ سے محبّت اور عقیدت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کا عہد ہوتا ہے اور امّتِ مسلمہ پر آپ کے اِحسانات کا اقرار کیا جاتا ہے۔ اور جو مشکلیں آپ نے امّت کیلئے اُٹھائیں اور جس صبر و ضبط کا مظاہرہ کیا اس کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں اِسی لئے میں سمجھتی ہوں کہ نعت کہنے کیلئے اسلام کے گہرے مطالعے کی ضرورت ہے اور اس سے زیادہ ضروری چیز حضورؐ پاک سے محبت کی ہے۔ جب تک دل پیغمبرِ اسلام کی محبت سے سرشار نہ ہو گا اس وقت تک نعت کہنا ممکن نہیں۔ اور اگر زبردستی کہی گئی تو وہ تاثر

Marfat.com

اور اثر پیدا نہیں ہو گا جو نعت کا خاصہ ہے۔

چونکہ انیس صاحب مذہب سے گہرا لگاؤ رکھتے ہیں، اور آپ کا دل حضورؐ پاک کی محبت سے منور ہے اسی لئے نعتوں میں بڑا اثر اور تاثر ملتا ہے۔ آپ کی نعتوں کے چند اشعار میں نذرِ قارئین کرتی ہوں جن کو پڑھ کر اندازہ ہو گا کہ میں نے جو کچھ کہا ہے ٹھیک کہا ہے۔

نعت کہتا ہوں تو رہتا ہے فرشتوں کا ہجوم
ٹوٹ جاتا ہے اثر گوشۂ تنہائی کا

یہ معجزہ ہے نعتِ شہِ کون و مکاں کا
مضمون اُترتے ہیں قلم کچھ نہیں لکھتے

عطا کی تھی جو سرکارِ دو عالم نے محبت سے
نہ جانے ہم نے وہ اخلاص کی دولت کہاں رکھ دی

چھوڑ کر آپ کے دامانِ کرم کی جنت
اپنے مرکز پہ بہت آدمی شرمندہ ہے

آپ کے یہ اشعار آپ کی شخصیت کے آئینہ دار ہیں۔ میں نے انیس صاحب کو ہمیشہ بڑا مخلص اور ہمدرد پایا ہے۔ آپ انتہائی دردمند دل کے مالک ہیں عاجزی اور انکساری میں اپنی مثال آپ ہیں۔ ہر شخص سے محبت آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور میں سمجھتی ہوں کہ یہی وجہ ہے جو آپ کے کلام میں اس قدر تاثر ملتا ہے۔

مذہب سے بیگانگی کے اس دور میں جہاں دہریت کے لئے کچھ ناکام کوششیں کی جا رہی ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ انیس صاحب کا کلام ایسے لوگوں پر بڑا کارگر ثابت ہو گا۔

ڈاکٹر و طبیبہ خورشید اشتیاق

Marfat.com

آخر محترم اسمٰعیل انیسؔ "بابائے شعر و سخن" المعروف بابا صاحب احباب کے کھینچے ہوئے حصارِ مروّت میں گھر ہی گئے اور انہیں اپنے خزینۂ علم کا منہ کھول دینا پڑا۔ اس خزانے کی پہلی قسط نعتیہ شعری مجموعے "چراغِ عالمیں" کی صورت میں قارئینِ ادب تک پہنچ رہی ہے۔ بابا کے فن پر میرا کچھ کہنا چھوٹا منہ بڑی بات کے مترادف ہوگا۔ حضرت احسان دانش۔ سیّد عابد علی عابدؔ۔ حضرت حفیظ جالندھری۔ سیّد عبدالحمید عدم۔ راشے منصب علی کے ہمعصر، ہم نشیں، اس قلندر صفت انسان کی شعری خدمات کا عرصہ تقریباً نصف صدی پر محیط ہے۔ اگرچہ "چراغِ عالمیں" بابا کی جانب سے پہلا کتابی تحفہ ہے لیکن آئینۂ حقیقت سے گرد جھاڑی جائے تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ آپ اَن گنت تصانیف کے خالق ہیں، کون کون بابا کے چمنستانِ فن سے خوشہ چینی کے طفیل صاحبِ تصنیف شاعر ہے اس کا ذکر ضروری نہیں کہ جناب اسمٰعیل انیسؔ اسے پسند نہیں فرماتے لیکن یہ کہے بنا رہا بھی نہیں جاتا کہ وہ ناتراشیدہ پتھر جنہیں بابا کے مشاق ذہن نے تراش کر فصیلِ ادب میں نصب کے قابل کیا۔ بابا کی تصانیف ہی تو ہیں۔

Marfat.com

یہ بابا صاحب کی انتہائی اعلیٰ ظرفی ہے کہ نہ صرف کبھی اس امر کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ اگر کسی نے جان لیا تو اعتراف نہیں کیا۔ یہاں میں بابا صاحب کی دو ایک باتوں کی پردہ پوشی سے قاصر ہوں جسے اگلے وقتوں میں حُسنِ اخلاق اور بلندیٔ کردار کا جزو خیال کیا جاتا تھا وہ ہے آپ کی منکسر المزاجی اور دوسری نام و نمود سے گریز۔ یہ دو ایسے خطوط ہیں جنھوں نے ادب کے زیادہ تر قارئین کو بابا کے علم و فن سے استفادہ کرنے سے محروم رکھا۔ بہرحال ہماری خوش نصیبی ہے کہ برسوں کا چھپا خزینہ منظرِ عام پر آرہا ہے اور ہم جیسے طالبانِ علم جنھیں بابا صاحب کی صحبتیں جزوقتی میسر آتی ہیں ان کے فن سے ہمہ وقت مستفید ہوسکیں گے

جناب انیس صاحب کے خزانۂ علم میں ابھی بہت کچھ ہے، ابتدا کی ہے اس متبرک اور محترم رحمتِ عالم ہستی کی مدحت سے جس کا نام ادیانِ عالم کی اساس ہے۔ بابا کہتے ہیں میں نے پہلا شعر نعتیہ کہا تھا یہ ان کے عشقِ رسول میں سرشاری کی دلیل ہے کہ دنیائے تصنیف میں بھی مدحت ہی کے سائے میں آگے بڑھے ہیں۔ ناقدینِ ادب کی رائے میں "نعت" ادب کی مشکل ترین اصناف میں سے ہے اسمٰعیل انیس صاحب نے اس کو اپنے لئے پہلی منزل منتخب کرکے جہاں مذہب سے محبت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدتوں کا اظہار کیا ہے وہاں اپنی فنیّ بلند قامتی کا راز بھی افشا کردیا ہے۔ بابا صاحب کو اظہارِ فکر و خیال پر کتنی دسترس حاصل ہے۔ الفاظ پر کتنا اختیار ہے اور شعر کی تکنیک پر کتنی قدرت ہے اس کا اندازہ آپ بعد از مطالعہ "چراغِ عالمین" کریں گے اور میری رائے سے اتفاق کریں گے کہ میں نے جو کچھ کہا، سچ کہا۔

شہناز نور

Marfat.com

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچپن میں نانی امّاں جب ہمیں کہانی سُناتی تھیں تو ہر کہانی میں ایک کردار ایسا ضرور ہوتا تھا جس کا چہرہ نیک ہونے کی وجہ سے نورانی ہوتا تھا اور بات کرنے میں مُنہ سے پھول جھڑتے تھے ہم نے ایسا کردار اپنی دنیا میں بہت ڈھونڈا پر کہیں نہ پایا۔ پھر سوچا کہ لاؤ خود ہی ایسے بننے کی کوشش کریں مگر وائے حسرتا۔ آخر یہ سوچ کر دل کو تسلّی دے لی کہ کہانیوں میں فرضی کردار بھی تو ہوتے ہیں یقیناً نانی امّاں نے یہ کردار خود ہی تخلیق کرلیا ہوگا لیکن ایک دن جب بابا سے ملی (میں اسمٰعیل انیس صاحب کو بابا کہتی ہوں) تو مجھے نہ جانے کیوں یہ محسوس ہوا کہ نانی امّاں کی کہانی والا کردار اپنے حقیقی رُوپ میں میرے سامنے ہے۔ بابا کی شخصیت میں نہ جانے کیا بات تھی کہ دل خود بخود اُن کی طرف کھنچتا تھا جی چاہتا تھا کہ ان سے باتیں کرتے رہو۔ بابا اسمٰعیل انیس سے میرا تعارف میری ساتھی شہناز نور نے کرایا۔ میں اکثر چپکے چپکے ان کی باتیں سُنکر بہت کچھ سیکھتی رہتی ہوں اور میری بخیلی

Marfat.com

دیکھئے کہ کبھی جتایا بھی نہیں کہ میں انجانے میں بھی ان سے سیکھ رہی ہوں۔ بابا اسمٰعیل انیس کی شاعری کے متعلق میرا کچھ کہنا چھوٹا منہ اور بڑی بات ہے اس لئے میں یہ شعبہ ناقدینِ ادب کے لئے چھوڑ رہی ہوں۔ بابا کی شاعری کے اسرار و رموز اور اس کا حسن کم از کم مجھ جیسی کم علم نہیں جان سکتی میں تو فقط یہ جانتی ہوں کہ بابا بہت ہی اچھے اور بہت اچھے انسان ہیں اپنے چھوٹوں سے اتنی محبت شفقت اور پیار کرتے ہیں کہ اس دُنیا کے انسان تو لگتے ہی نہیں۔!!

مرزا غالب نے کہا تھا۔ آدمی کو بھی میسّر نہیں انساں ہونا غالب اگر آج زندہ ہوتے تو میں ان سے فخر سے کہہ سکتی تھی کہ دنیا ابھی انسانوں سے خالی نہیں ہوتی اور بابا اسمٰعیل انیس اس کی زندہ و روشن مثال ہیں!! بابا کی شاعری میں ان کی شخصیت کی جھلک اور لہجہ میں دھیما پن ہے۔ وہ اپنے ساتھ علم و ادب کا خزانہ لئے ہیں اب یہ سامنے والے پر منحصر ہے کہ وہ اپنے ظرف کے مطابق ان سے کتنا حاصل کرسکتا ہے بابا نے اپنی شاعری کی ابتدا نعتوں سے کی یہ بھی انکی نیک شخصیت کا عکس ہے اور ان کی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت اور محبت کا مظہر ہے۔ یہ سب سے پہلے نعتوں کا مجموعہ لا رہے ہیں۔ نعتوں کے اس مجموعے کے بعد ان کا ارادہ اپنی غزلوں کی اشاعت کا ہے، خدا انھیں ان کے ارادے میں کامیاب کرے۔ (آمین)

رضیہ حسن

۳۔۶۔۱

Marfat.com

زیبِ نظر مجموعۂ نعت بابائے شعر و سخن محترم اسمٰعیل انیسؔ کا حضور اکرم سرکارِ دوعالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ عقیدت و احترام کا آئینہ دار ہے۔ جناب اسمٰعیل انیسؔ سیدھے سچے انسان ہیں اور یہ سچائی ان کے کردار و عمل میں خوب اچھی طرح رچی بسی دکھائی دیتی ہے۔ ان کے سینے میں ایک درد مند دل پوشیدہ ہے جس کا ثبوت ہر ایک کے دُکھ درد میں ان کی دل جوئی اور غمگساری ہے وہ پیکرِ خلوص و محبت ہی نہیں عالی ظرف بھی ہیں کیونکہ میں نے ہمیشہ انھیں اپنی پریشانیاں چھپاتے ہوئے دیکھا ہے۔ باوجود اصرار کے اپنی بیچارگی اور ضرورت کا کبھی اظہار نہیں کرتے بلکہ بڑی خوبی سے مسکراتے ہوئے دامن بچا جاتے ہیں۔ اپنی سیدھی سادھی طبیعت کی طرح وضع قطع بھی ویسی ہی بنا لی ہے کیونکہ خود نمائی اور نمود و نمائش ان کی فطرت کے قطعی خلاف ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انیسؔ صاحب اپنی ذات میں ایک انجمن ہیں۔

محترم اسمٰعیل انیسؔ تقریباً نصف صدی سے شعری رزمگاہ میں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔ آپ ہندوستان

Marfat.com

کے تاریخی شہر جھانسی سے ہجرت کر کے جب پاکستان تشریف لائے تو لاہور میں قیام پذیر ہوئے اور ایک مدت تک وہاں بھی حلقہ شعر و ادب میں خوب دھوم مچائی اور یہیں سے شہرت و کامیابی ان کی ہم رکاب ہوئی اس کے بعد جولانیٔ طبع لاہور سے انھیں شہر کراچی لے آئی۔ لاہور اور کراچی میں موصوف نے ہر ہر سنگ میل پر اپنے خوبصورت اشعار کے ان گنت چراغ روشن کئے ہیں۔ ان کے اشعار میں نیرنگیٔ خیال کے ساتھ ساتھ جدتِ فن بھی ہے۔ ان کا انداز بیان بہت سادہ اور اثر انگیز ہے۔ الفاظ کی بندش انگشتری میں نگینے کے مانند معلوم ہوتی ہے۔ انیس صاحب کی اِن تمام خوبیوں نے بہت سے مدّاح اور شاگرد پیدا کئے ہیں جو اُن سے کسبِ علم و فیض کرتے ہیں۔ جناب اسمٰعیل انیس کو اُن کی ادبی خدمات کے صلہ میں گزشتہ سال یعنی ۱۵ اپریل ۱۹۸۳ء کو کراچی کی متعدد ادبی انجمنوں کی جانب سے آفتابِ ادب کے خطاب سے نوازا گیا اور ۳ فروری ۱۹۸۴ء کو ایک مقامی ہوٹل میں خاص تقریب کا اہتمام کیا گیا، جس میں جناب انیس صاحب کو کیسۂ زر پیش کیا گیا۔

میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے محترم اسمٰعیل انیس نے اس مجموعۂ نعت پر اظہارِ خیال کا شرف بخشا جس کا ہر شعر بہت خوبصورت اور دل موہ لینے والا ہے۔ حضورِ اکرم کی ذاتِ والا صفات سے والہانہ عقیدت و محبت کا اظہار جس پیرائے میں کیا گیا ہے وہ نہایت ہی دل آویز اور دل نشین ہے اور اس اظہار کیلئے جن الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے وہ موصوف کی فنّی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ میری یہ دُعا ہے کہ ان کا یہ ہدیۂ عقیدت بحضور سرورِ کونین صلعم بارگاہِ رسالت مآب میں قبول ہو اور پروردگار ان کو اس کاوش کے صلہ میں دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے (آمین)

حسن عارف صدّیقی۔

Marfat.com

عہدِ جدید میں شاعری ایک مشکل کام ہوتی جارہی ہے۔ یوں تو ہر طرف شعر و ادب کا شور ہے، کتابیں چھپ رہی ہیں، رونمائی کی تقریبات برپا کی جارہی ہیں شعراء کے اعزاز میں جلسے منعقد ہو رہے ہیں۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ تخلیقی سناٹا بڑھتا جا رہا ہے۔ شعر و ادب یا تو سماجی عمل بن گیا ہے یا کسی اور ذاتی مقصد کا آلۂ کار۔ ایسے میں وہ لوگ بڑی عزت و حرمت کے لائق ہیں جو اپنی تخلیقی تنہائیوں میں زندہ ہیں اور حرف و بیان سے ایک سچا رشتہ استوار کیے ہوتے ہیں۔ بابا اسمٰعیل انیسؔ ایک ایسی ہی شخصیت کا نام ہے جس نے شاعری کا اپنے باطن سے کبھی نہ ٹوٹنے والا رشتہ جوڑ رکھا ہے۔ جہاں تک ان کی شاعرانہ صفات کا تعلق ہے وہ لفظ اور معنی دونوں پر اپنی فنکارانہ گرفت رکھتے ہیں۔ وہ تجربے کی سچائی کے بھی اتنے ہی قائل ہیں جتنا کہ انہیں لفظ کی صحت کا پاس ہے۔ نعتیہ شاعری کے حوالے سے اُن کا فن عشقِ سرورِ کائنات ؐ کی خوشبوؤں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ نعت گوئی میں افراط و تفریط کے سلسلے میں بہت محتاط ہیں۔ حضورِ اکرم ؐ کی ذاتِ گرامی کی درست تفہیم ہی اُن کی نعت نگاری کی اساس ہے۔

بابا نے حمد و نعت کا مجموعہ ترتیب دے کر ہم تمام اہلِ ادب کو خدا اور اُس کے رسول ؐ کی محبتوں کی ایک قابلِ قدر دستاویز فراہم کر دی ہے۔ اُن کی مذہبی شاعری کا اسلوب اُن کا اسلوبِ حیات ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ "چراغِ عالمین" سے ادب اور زندگی کی گلیاں ہمیشہ روشن رہیں گی۔

فراست رضوی

فراست رضوی

Marfat.com

دین، ایمان کے بغیر مکمل نہیں اور ایمان دین کے بغیر۔ خدا اور رسولؐ کی یک جائیگی کا یقین ایمان ہے۔ کلمۂ طیبہ سے واضح ہے کہ جس طرح معبودیت جاری و ساری ہے اسی طرح رسالت بھی۔ نبیؐ اکرم کی ہمہ وقت سرپرستی کا احساس ہی روح کو توانائی اور سوچ کو نیکیاں عطا کرتا ہے۔ ایمان کی بنیاد ہی رحمتہً للعالمین کی مدح خوانی ہے۔ ہر نعت گو کے لئے میرے آقا کی کمبلی دراز ہے۔

ہر نعت گو شاعر صاحبِ ایمان ہے اور یہی کیفیت ایمانی اس کی شفاعت کا امکان ہے۔ اس مناسبت سے بابا نے شعر و سخن اسمٰعیل انیس نے بھی اپنی عاقبت سنوار لی۔ یہ حقیقت ہے کہ میرے آقاؐ سے محبت کرنے والا کسی عذاب میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔ وہ کسی کا دل نہیں دکھاتا، وہ خود غرض نہیں ہوتا۔ وہ تو اپنی ذات سے بنی نوعِ انسان کو فائدہ پہنچانے کی ان تھک کوششوں میں مصروف رہتا ہے اور یہ خصوصیت بابا میں ثبوت کے ساتھ موجود ہے۔ اَن گِنت شعر کہنا بابا کا مشغلہ ہے۔ غزل، تاریخ گوئی، عنوانی منظومات سب ہی ان کے زیرِ اثر رہے ہیں۔

بابا کی شخصیت پر روشنی ڈالنا یہاں نا وقت ہے وہ کیا ہیں سب پر ظاہر ہے

چند ایام میں مجموعہ بھر نعتیں کہہ لینا ان کے فن کی نابکارانہ صلاحیت کی علامت ہے۔ رہا شاعری کا معیار تو کام ہے ناقدین کا۔ میں تو صرف اتنا جانتا ہوں جہاں عقیدت ہے وہاں محبت ہے اور محبت کی ہر بات بات ہوتی ہے۔

محسن اسرار

Marfat.com

آفتابِ ادب بابائے شعر و سخن محترم اسمٰعیل انیسؔ نے اپنی ساری زندگی شعر و ادب کے لیے وقف کر دی اور وقف بھی اس انداز سے کی کہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا شہرت و عزت حاصل کرنے کے احساس سے قطعاً بے نیاز۔ یہ قلندر صفت شاعر اپنی دھن میں مگن سفینۂ احساس لئے پچاس سال سے مسلسل ادب کے بحرِ بیکراں میں شناوری کے عمل میں مصروف ہے۔ انسان تو خیر ان کی اس سخت ریاضت کا معاوضہ کیا دیتے کہ یہ انکے اختیار ہی میں کب تھا۔ لیکن مالکِ کون و مکاں خدائے بزرگ و برتر جو ازل سے ابد تک کا مالک ہے اور جس کے قبضۂ قدرت میں کائنات کی ہر بلندی و پستی ہے اس نے جناب اسمٰعیل انیسؔ کو اپنی سب سے گراں بہا نعمت یعنی علم سے نوازا انہیں شاعری کی تقریباً سبھی اصناف پر یکساں قدرت عطا فرمائی۔ عصرِ حاضر کے ہجوم شاعراں میں اسمٰعیل انیسؔ۔ جیسا ہمہ جہت و ہمہ گیر شاعر ڈھونڈنے کے باوجود نہ مل سکے گا۔ انہیں نعت، غزل، نظم، قصیدہ قطعہ، رباعی، قطعۂ تاریخ اور دیگر علوم بدیع و عروض پر دسترس حاصل ہے اور یہ قدرت کا اتنا بڑا انعام ہے کہ اس کا تصور بھی محال ہے۔ یہ میری خوش نصیبی ہے کہ میں انکی شخصیت پر کچھ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ میں اسے اپنے لیے ایک بلند ترین منصب ایک حیات آفریں بات اور ایک ایسا انعام سمجھتا ہوں جس کا میں اہل نہیں ہوں۔ یہ تو جناب اسمٰعیل انیسؔ کی محبت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے چھوٹوں پہ انتہائی شفقت و محبت اور خلوص و مہربانی کا سلوک روا رکھتے ہیں۔ اور مہر و محبت کی بارشیں فرماتے رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی اُن سے ایک مرتبہ مل لینے کے بعد انہیں فراموش نہیں کر سکتا۔ بلکہ ان کی شخصیت کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ بابائے شعر و سخن نے اپنی جدّت طبع کی بدولت چمنستانِ ادب میں نئے نئے پھول کھلائے ہیں۔ بابا کے زیرِ نظر نعتیہ مجموعۂ کلام "چراغِ عالمیں" میں بھی ان کی تازگی طبیعت کی گلکاریاں بکثرت موجود ہیں۔ کتاب کا نام "چراغِ عالمیں" بھی بابا کی استادانہ عظمت کا اعلان ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک تاریخی نام ہے اور اس سے

Marfat.com

کتاب کی اشاعت کا سن یعنی ۱۴۰۵ھ برآمد ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں کی ایک عام روایت یہ ہے کہ جب بھی کوئی ادیب یا شاعر اپنی ادبی کاوش کو منصۂ شہود پر لانے کی سعی کرتا ہے تو اس کی نظریں اپنے اطراف میں موجود انتہائی قدآور ادبی شخصیات کی جانب اٹھتی ہیں اور وہ اپنی کتاب کے لئے مضامین انہی حضرات سے لکھواتا ہے تاکہ مملکتِ ادب میں اس کی یہ ادبی کاوش اور خود اس کی شخصیت مستحکم ہوجائے۔ لیکن بابا کی نازک خیالی نے اس قدیم روایت کو بالکل توڑ پھوڑ دیا ہے۔ انھوں نے ماضی وحال کی اس روایت سے انحراف کرتے ہوئے اپنے ہاں اپنے سے بہت چھوٹوں کو نمائندگی دی ہے۔ جس طرح ان کی شاعری کی نظیر لانا ایک امرِ محال ہے اسی طرح کوئی ادیب و شاعر کتاب پہ مضمون لکھواتے کے سلسلے میں ان کا مماثل نہیں ہو سکتا۔ آپ خود ہی غور فرمائیں کہ جس شخص کی بے تکلفانہ نشست و برخاست رئیس المتغزلین جگر مرادآبادی، نامور دانشور و محقق سیّد عابد علی عابد۔ شاعرِ منفرد راحسان دانش۔ سیّد عبدالحمید عدم جیسی نادرِ روزگار شخصیات کے ساتھ رہی ہو اُسے کیا ضرورت ہے کہ وہ گوشۂ گمنامی میں پڑے ہوئے ہم جیسوں سے اپنی کتاب پر مضامین لکھوائے یقیناً بابا کے سینے میں روانی کے ساتھ موجزن انسانیت ہی نے انھیں اس بات پر آمادہ کیا ہوگا۔ ورنہ نقادوں کے خوف سے ارادے متزلزل ہوجاتے ہیں اور کوہِ استقامت میں دراڑیں پڑجاتی ہیں۔ بابا کی ہمّت و جرأت کا جواب نہیں ہے وہ جس کام کو کرنے کا ارادہ فرما لیتے ہیں اسے کر گزرنے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں اور یہ بھی ان کے بڑے ہونے کی دلیل ہے۔ وہ میرے لئے استاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ میں نے ان سے بہت کچھ حاصل کیا ہے ان کی شاعری پر تبصرہ کرنے کے لئے دفتر کے دفتر درکار ہوں گے۔ ان کی نعتوں میں ایک عجیب سا احساس ایک عجیب سی سرمستی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت کا ایسا دلگداز تاثر موجود ہے کہ دل خود بخود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے سمندر میں غرقاب ہوجاتا ہے اور جب ابھرتا ہے تو اپنے ساتھ گوہرِ آبدار لئے ہوتا ہے۔

یامین وارثی۔

Marfat.com

عشقِ رسولؐ جذبے کی وہ انتہائی کیفیت ہے جس سے گزر کر آدمی کندن بن جاتا ہے محبّتیں تو آدمی کا سرمایہ ہوتی ہیں بشرطیکہ خلوصِ دل سے کی جائیں۔

اسمٰعیل انیسؔ صاحب کی نعتوں کا مجموعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبّت کے گہرے جذبے کا آئینہ ہے۔ یہ نعتیں خلوصِ دل سے لکھی گئی ہیں اور دل میں اُتر جانے کی شدید کیفیت رکھتی ہیں۔ ان کی نعتوں کو پڑھکر کہیں کہیں بے اختیار آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اسمٰعیل انیسؔ صاحب کے نعتوں کے مجموعے "چراغِ عالمین" کی علمی حلقوں میں بہت پذیرائی ہوگی۔

حسین بانو

Marfat.com

نقشِ اوّل

چراغِ عالمین اِک نقشِ اوّل مہرِ تابندہ
نگاہ و دِل کے آئینوں میں ہے جس کی درخشانی
ہے روشن شمعِ اعجازِ محمد مصطفٰے لائقؔ
نمایاں مدحتِ خیر الاُمم کی ہے یہ تابانی

ہے یہ مجموعۂ نعتِ نبیؐ سرمایۂ ایماں
متاعِ دل، متاعِ جاں محبّت ہو گئی جس کی
مِلی بابا کو عظمت روشنی اِک مِل گئی لائقؔ
ادب میں اِک اضافہ اور اشاعت ہو گئی جسکی

لائق علی لائقؔ

Marfat.com

قطعاتِ تاریخ

گلستانِ رسالت میں جو تھی پہلے وُہی اب ہے
لئے ہے اپنے دامن میں جو اِک مہکا ریہ غنواں
کہو پھر مصرعِ تاریخ روشن شمعِ عظمت ہے
وصی اِک آن آئی اب ہوا ضو بار یہ غنواں
۱۴۰۵ ہجری

ثنائے مصطفیٰ کے ہر ورق پر پھول مہکے ہیں
یہ احسانِ خدائے دو جہاں ہے فکر ہے نازاں
وصی اس مصرعِ تاریخ سے بھی بات روشن ہے
"چراغِ عالمین" اب ہو گیا ہے اک مہِ تاباں
۱۹۸۵ء

وصی تیموری

Marfat.com

"چراغِ عالمیں"

انعامِ کردگار انیسؔ آپ کو ملا
آئینۂ وقار انیسؔ آپ کو ملا
سرکارِ دوجہاں کی نگاہِ کرم سے آج
اک گلشنِ بہار انیسؔ آپ کو ملا

اعزاز ہے عطائے رسولِ انام ہے
یہ نقشِ اوّلین بھی تو نقشِ دوام ہے
تنویرِ حمد و نعت سے ہے آگہی نظیرؔ
یہ آفتابِ صبح ہے مہتابِ شام ہے

سید نظیر علی نظیر رامپوری

Marfat.com

چراغِ عالمیں

حرف مہرِ ضو فشاں ہیں لفظ ہیں صبحِ دوام
مظہرِ شانِ کرم ہے یہ "چراغِ عالمیں"
آپ نے پایا ہے اک اعزاز اسمٰعیل انیس
بخششِ خیرُالاُمم ہے "یہ چراغِ عالمیں"

ہے چراغِ عالمیں فکر و نظر کا انتخاب
ہر ورق پر ضو فگن ہے مدحتِ خیرالانام
ہے دُعا مقبول ہو گوہر "چراغِ عالمیں"
شعر و فن کے چرخ پر روشن ہو یہ ماہِ تمام

گوہر رضوی

Marfat.com

"چراغِ عالمین"

کتابِ نعت لکھی یا "چراغِ عالمین" لکھی
انیسؔ باوفا نے خوب نعتِ دلنشین لکھی

بیاں کی حمد پہلے سرخوشی میں ربّ تعالیٰ کی
تو پھر نوکِ قلم نے آپؐ کی تفسیرِ دیں لکھی

نبیؐ کی نعت لکھنے میں ہزاروں اشک شامل ہیں
درِ اقدس پہ سر رکھا تو نعتِ آفریں لکھی

یہ تفسیرِ وفا بھی ہے یہ تعمیرِ حیا بھی ہے
حدیثِ نغمۂ دوراں کی جولانی نہیں لکھی

انیسِؔ حق نوا نے نعت ہی سے مرتبہ پایا
خدا نے نعت خود دیکھو سرِ عرشِ بریں لکھی

ہے موتی بے بہا ہر لفظ خالدؔ نعتِ احمدؐ کا
پڑھی نعتِ نبیؐ جن نے وہی بولا حسیں لکھی

خالدؔ اطہر
ایڈووکیٹ

Marfat.com

محمد مصطفےٰ تشریف لاتے تو صدا گونجی
چراغِ عالمینؐ سے دونوں عالم ہو گئے روشن

یہ نعت کا صرف ایک ہی شعر ہے جو پچاس برس ہوتے جب ہُوا تھا جس کو میں اپنی شاعری کا آغاز سمجھتا ہوں اسی بنیاد پہ فصیلِ احساسات برقرار ہے۔ میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ شعر میرے دل و دماغ میں اپنی خوشبو بکھیرتا رہے گا۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کا اکرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انعام سمجھتا ہوں میری آرزو تھی کہ میں جب مجموعۂ حمد و نعت شائع کروں تو بیاضِ حمد و نعت کا نام تاریخی ہُو اسی جستجو میں تھا کہ مندرجہ بالا شعر زبان پہ آ گیا۔ دوسرے مصرع میں "چراغِ عالمین" کا ٹکڑا تاریخی محسوس ہُوا جب حساب کیا تو "چراغِ عالمین" کے ۱۴۰۵ ہجری بنے۔ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اس نام کو مجموعۂ حمد و نعت کے لئے منتخب کر لیا اور یہی نام "چراغِ عالمین" کی تکمیل کا سبب ہُوا۔

کچھ ماہ پہلے میرے کرم فرما بیرا ایڈمرل محمد اسحاق ارشد، سید مظفر احمد ضیاء، محمد اقبال راجہ، عبدالرزاق منصوری، الحاج محمد محسن، شہناز نور، ملکہ حنا، مشتاق چغتائی، احمد عادل، وصی تیموری، سمیع خان، گوہر رضوی نے کہا کہ اب تو آپ کا مجموعۂ کلام ضرور آنا چاہیئے۔ جب مجموعۂ کلام کی اشاعت کا علم محترم حاجی محمد شفیع صاحب کو ہُوا تو بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اسمٰعیل انیس صاحب آپ کا پہلا مجموعہ حمد و نعت کا آنا چاہیئے میرے لئے حاجی صاحب کا یہ مشورہ اس لئے بھی مفید تھا کہ ثنائے باری تعالیٰ اور مدحتِ رسولؐ عبادت بھی تو ہے۔ حاجی محمد شفیع صاحب کے ارشاد کے مطابق مجموعہ "چراغِ عالمینؐ" پہلی قسط کے طور پہ پیش کر رہا ہوں۔ مجموعۂ حمد و نعت کے شائع کرنے کا وعدہ تو حاجی صاحب سے کر چکا تھا مگر سرمایۂ حمد و نعت برائے نام بھی تو نہ تھا۔ اس بے سروسامانی پر آنکھ میں آنسو بھر آتے۔ میں نے خالی ہاتھ بارگاہِ رب العالمین میں دراز کر دیئے۔ میری دُعائیں مستجاب ہو گئیں اور چند ماہ میں ہی مجموعۂ حمد و نعت "چراغِ عالمین" مکمل ہو گیا۔ میں اُن کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنی آراء سے نوازا۔ ساتھ ہی جناب آذر زوبی کا ممنون ہوں کہ آپ نے اپنے کمالِ فن سے سرِ ورق کو تابناک بنا دیا۔ محترم فضل الرحمٰن صاحب کا بھی شکر گزار ہوں کہ جس تیزی سے میں نے شعر کہے اسی رفتار سے اُنہوں نے "چراغِ عالمینؐ" کو زیورِ کتابت سے آراستہ کر دیا۔ یہاں میں اپنے برخوردار شہزاد اختر کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اُنہوں نے پروف ریڈنگ کی ذمہ داری قبول کر کے میرے لئے آسانیاں فراہم کر دیں۔

میں بارگاہِ ربِّ کائنات میں ملتجی ہوں کہ وہ مجموعہ حمد و نعت "چراغِ عالمین" کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔

اسمٰعیل انیس

Marfat.com

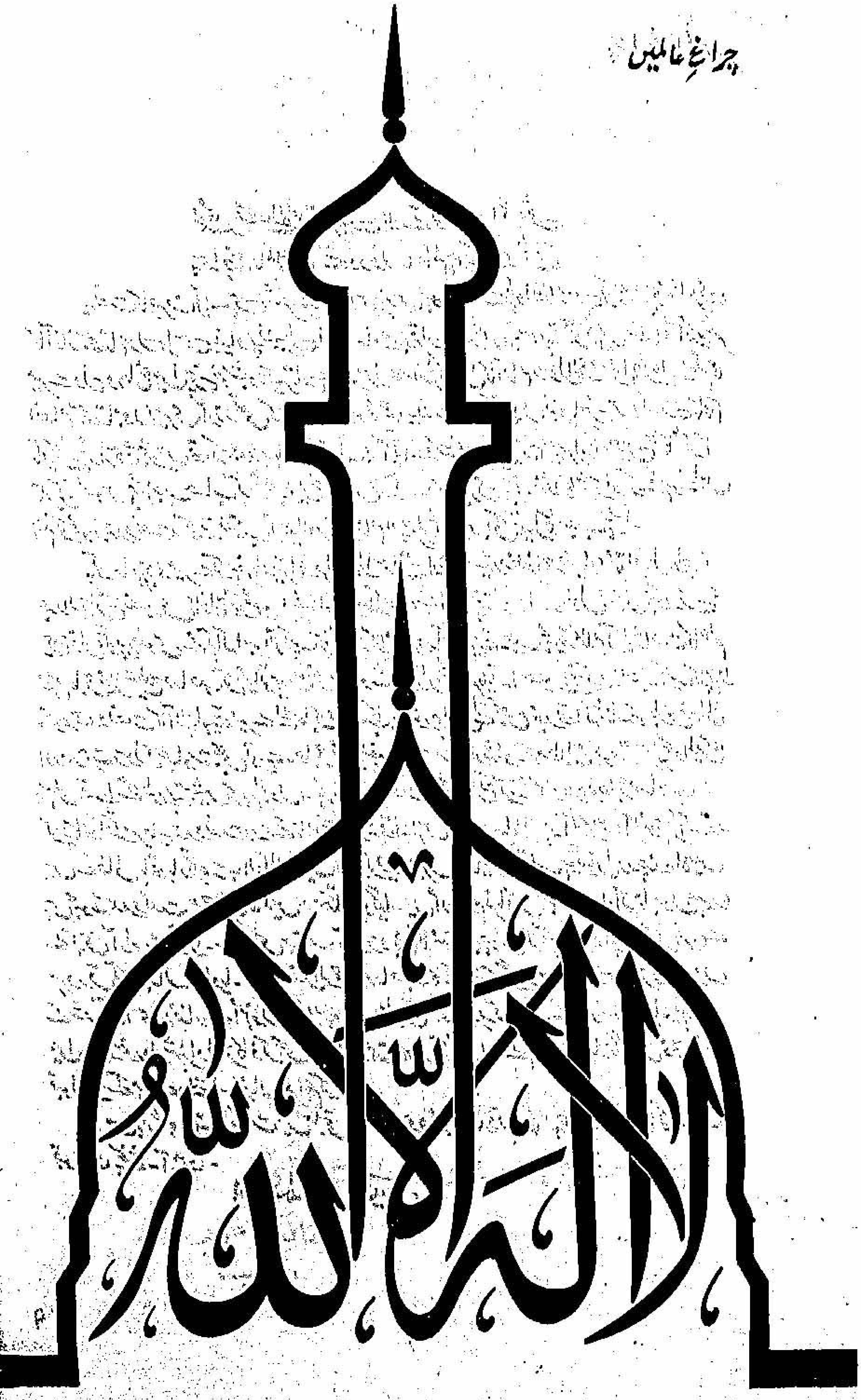

Marfat.com

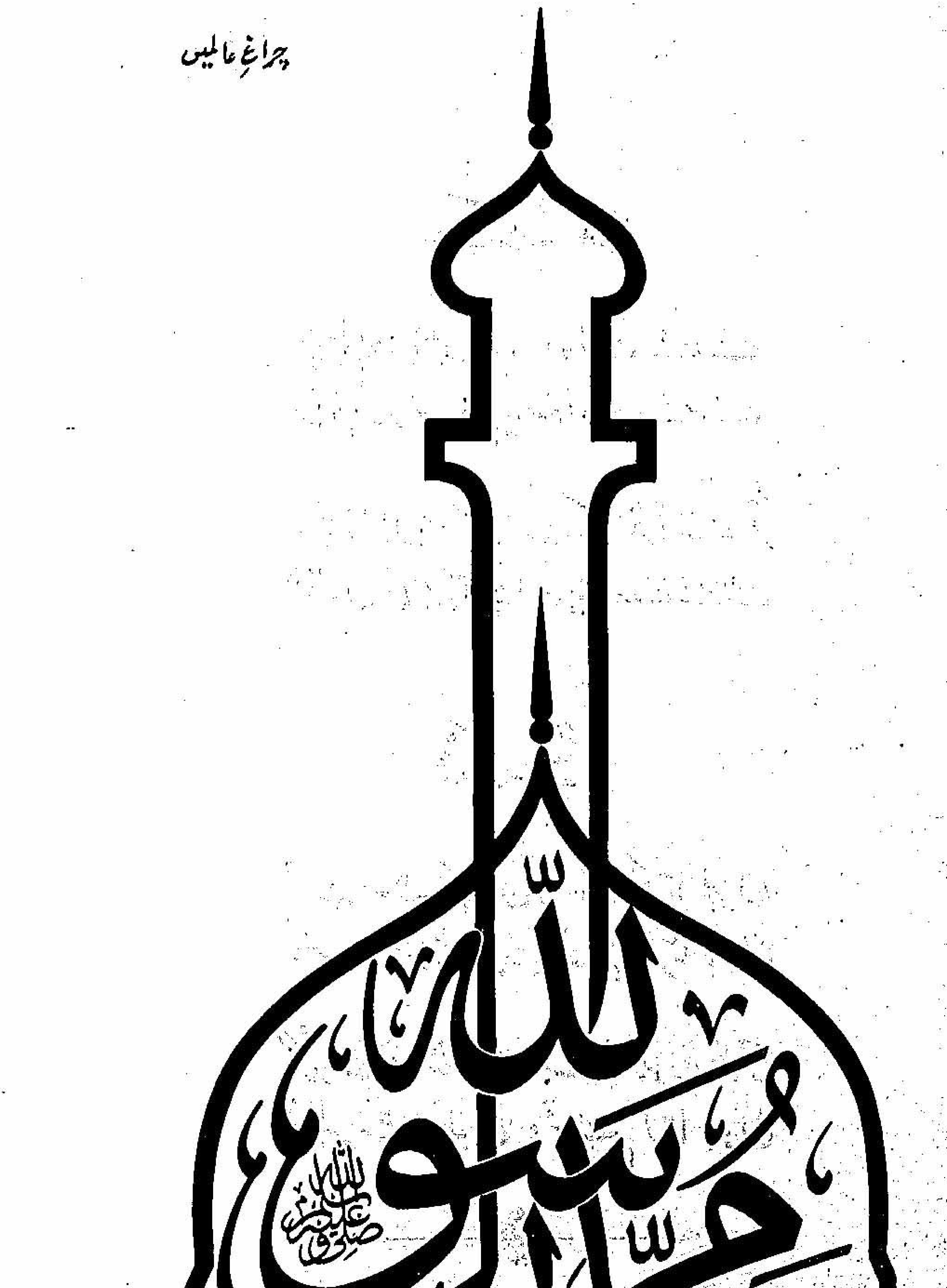

Marfat.com

حمد

بے علم ہوں میں علم کی دولت دے دے
خلاّقِ دو عالم یہ سعادت دے دے

آئینے میں حرفوں کے نظر آئے تو
لفظوں کی ہو پہچان یہ عظمت دے دے

نعت

نعتِ شہِ کونین رقم کرتا ہوں
بکھرے ہوئے جذبات بہم کرتا ہوں

گلدستۂ اشعار سجاتا ہوں انیسؔ
تعظیمِ شہِ لوح و قلم کرتا ہوں

Marfat.com

اِلٰہ العالمیںؐ

ادا ہو شکر کیسے مالکِ دُنیا و دیں تیرا
کہ اِک انعام ہے یارب "چراغِ عالمیں" تیرا

نہیں ثانی کوئی تیرا کوئی ہمسر نہیں تیرا
ہر اک ذرّہ ثنا خواں ہے اِلٰہ العالمیں تیرا

فضا خاموش گہری رات ساکت نبض تاروں کی
ہے تیرے ذکر سے بیدار اک خلوت نشیں تیرا

تجھے دیکھا نہیں تو سامنے آیا نہیں لیکن
ہر اک دھڑکن میں تو ہے ہر نفس کو ہے یقیں تیرا

Marfat.com

مرے بس میں نہیں کچھ بھی ترے بس میں دو عالم ہیں
حدودِ عقل میں آیا بھی ہے پرتو کہیں تیرا

تھی کل بھی تیرے جلووں کی درخشانی سے تابندہ
لئے ہے آج بھی اک سجدۂ عظمت جبیں تیرا

اسی کے واسطے سے پھول کھلتے ہیں دعاؤں کے
ہوا ہے اسمِ اعظم نام ربّ العالمیں تیرا

بڑھا جب سرحدِ جاں سے کچھ آگے شوقِ بے پایاں
ہوا محسوس پایا ہے نشاں دل کے قریں تیرا

جہاں بھی جس نے چاہا دیکھنا دیکھا وہیں تجھ کو
پسند آیا زمانے کو یہ اندازِ حسیں تیرا

ثبوتِ کبریائی بولتے حرفوں سے ملتا ہے
تری عظمت پہ تابندہ ہے قرآنِ مبیں تیرا

انیس اُس وقت ہوتا ہے نزولِ رحمتِ باری
درودِ مصطفٰے پڑھتا ہے جب قلبِ حزیں تیرا

Marfat.com

جَلَّ جَلَالَہٗ

ہے شرحِ حمدِ خدا لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
قلم نے پہلے لکھا لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

تجلّیوں کے سمندر نے کھول دیں آنکھیں
جمالِ عرش ہوا لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

تمام حمد اُسی لم یزل کے نام لکھو
زباں نے ورد کیا لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

جو حرف بھی ہے وہ یکتا بھی لازوال بھی ہے
گلاب جیسا کھلا لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ

Marfat.com

نگاہ و دل کی حدوں میں پھر آسکا نہ کوئی
جب انتخاب کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

جہاں جہاں بھی چلی سرکشانِ دہر کی بات
ادب سے دل نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

شباب دن کا ڈھلے رات کی ہو عُمر تمام
رہے گا یوں ہی سدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

رہا نہ دل سے نظر تک جو فاصلہ کوئی
اُبھر کے آنے لگا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

انیسؔ شوقِ طلب نے اُٹھا دیئے پردے
حریمِ ناز میں تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

Marfat.com

ربّ کائنات

پروردگار مجھ کو شعورِ حیات دے
لُطف و کرم کی اپنے مجھے کائنات دے

دل کی طرح تجھے مری آنکھیں بھی دیکھ لیں
بیداریٔ شعور دے احساسِ ذات دے

ظلمت کدوں کو تو نے عطا کی ہے روشنی
راہوں کے پیچ و خم سے مجھے بھی نجات دے

جو حاصلِ حیات ہے جوشِ زندگی
وہ چاندنی وہ جلوہ گہہِ التفات دے

Marfat.com

مہتاب دے تو انجمنِ روح کو خدا
مدّھم جو شمعِ زیست ہے اس کو ثبات دے

تاریخ چُپ ہے آنکھ سے اوجھل ہیں ماہتاب
میں جہل میں ہوں روشنیٔ واقعات دے

تابانیوں میں جن کی سفر ہو مرا تمام
ایسا بھی اک چراغِ رہِ مشکلات دے

جلووں سے تیرے قلب و نظر جگمگا اُٹھیں
ایسا بھی دن ملے کوئی ایسی بھی رات دے

ہر شخص کہہ رہا ہے کہ گمنام ہے انیسؔ
ذرّے کو آفتاب بنا دے صفات دے

Marfat.com

خدا ہے

تیرا ثانی نہیں ہے تو خدا ہے
تو ربّ العالمین ہے تو خدا ہے

امینوں کا امیں ہے تو خدا ہے
یہ سب تیری زمیں ہے تو خدا ہے

یہ احساسِ حسیں ہے تو خدا ہے
رگِ جاں سے قریں ہے تو خدا ہے

یہ کہتی ہے فضائے ہر دو عالم
سرِ عرشِ بریں ہے تو خدا ہے

Marfat.com

نہیں ہے بعد تیرے اور کوئی
جمالِ اوّلیں ہے تو خُدا ہے

تجھے دیکھا نہیں آنکھوں نے اب تک
مگر پھر بھی یقیں ہے تو خُدا ہے

ہر اک دل کی صدا سنتا ہے بیشک
محبّت کا نگیں ہے تو خُدا ہے

نہیں ہے کوئی اِک تیرا ٹھکانہ
جہاں بھی ہے کہیں ہے تو خُدا ہے

ترے ہی نام کے سجدے ہیں اب تک
ابھی تک خم جبیں ہے تو خُدا ہے

محمدؐ ہے جو ہے محبُوب تیرا
وہ ختم المرسلیں ہے تو خُدا ہے

انیسؔ باوفا کو ہے یہ تسلیم
ترا ہی خُلدِ بریں ہے تو خُدا ہے

Marfat.com

مَالِکُ الْمُلْکْ جل جلالہٗ

خالقِ ارض و سَما لوح و قلم تیرے ہیں
دونوں عالم ہیں ترے دیر و حرم تیرے ہیں

آسماں تیرے ہیں گلہائے ارم تیرے ہیں
گلستاں ذاتِ مُقدّس کی قسم تیرے ہیں

تیری بخشش کا بھی حق ہم سے ادا ہو نہ سکا
یہ کہیں بھی تو کہیں کیسے کہ ہم تیرے ہیں

کوئی آہٹ تو سُنائی نہیں دیتی اِن میں
پھر ستاروں پہ گماں کیوں ہے قدم تیرے ہیں

Marfat.com

تیری یکتائی تیری عظمت و اجلال ہیں ہے
دَرق جاں ترے ابوابِ کرم تیرے ہیں

تو ہے معبود نہیں کوئی نہیں تیرا شریک
مالکُ الملک ہے تو جاہ و حشم تیرے ہیں

دھوپ بھی تابعِ فرماں ہے تو سائے ہیں غلام
موج و طوفاں ہیں ترے ساحل و یم تیرے ہیں

تیری یادوں کے تہجّد میں جلائے ہیں چراغ
چاک داماں ہیں ترے دیدۂ نم تیرے ہیں

تو نے نابینا خیالوں کو جِلا بخشی ہے
تیرا احسان ہے ممنونِ کرم تیرے ہیں

بحرِ بے پایاں اگر تو ہے تو قطرہ ہے انیسؔ
غرقِ حیرت ہے کہ اوصاف رقم تیرے ہیں

Marfat.com

داتا

مالک ہے مختار ہے داتا
سب کا پالن ہار ہے داتا

سب پرجا تیری پرجا ہے
سب تیرا سنسار ہے داتا

میں بندہ تیرا بندہ ہوں
مجھ کو یہ اقرار ہے داتا

کیسے تیرے در پر آؤں
رستے میں دیوار ہے داتا

Marfat.com

تو میرا ہے تو میرا ہے
یہ میرا اقرار ہے داتا

دُنیا دُنیا گلشن گلشن
تیری ہی مہکار ہے داتا

ہر لمحہ تو جاگ رہا ہے
ہر لمحہ بیدار ہے داتا

نورانی ہے جس کی صورت
وہ تیری سرکار ہے داتا

مُشکل میں ہے اب یہ دل بھی
لب پر جو ہر بار ہے داتا

تیری عظمت کا ہوں قائل
کب تجھ سے انکار ہے داتا

تیرے در پر آیا انیسؔ اب
طالب ہے نادار ہے داتا

Marfat.com

العظیم

جو خدا کی یاد سے دور ہو مجھے وہ جہاں نہیں چاہیئے
جو اماں خدا کی اماں نہ ہو مجھے وہ اماں نہیں چاہیئے

یہ سنا رہے میری طلب نہیں مہ ضو فشاں نہیں چاہیئے
میں تلاشِ عرشِ بریں میں ہوں مجھے آسماں نہیں چاہیئے

ہو کبھی جو حمدِ خدا رقم تو ہزار سجدے کرے قلم
یہ حقیقت ایک گماں ہے تو مجھے یہ گماں نہیں چاہیئے

تو رحیم بھی تو کریم بھی تو بصیر بھی تو قدیر بھی
تو ہے مہربانوں کا مہرباں کوئی مہرباں نہیں چاہیئے

Marfat.com

مرے ہمسفر نہیں راستے مری ہمنوا نہیں منزلیں
مرے ساتھ میرا خدا تو ہے مجھے کارواں نہیں چاہیئے

تو ہی مالک ارض و سما کا ہے تری دسترس میں ہیں دو جہاں
یہ ہے فیصلہ کہ مرے ترے کوئی درمیاں نہیں چاہیئے

تری بندگی کا سوال ہے کہ مری انا کا ہے یہ سوال
ترے آستاں کے سوا مجھے کوئی آستاں نہیں چاہیئے

تو ہی ابتدا تو ہی انتہا ترا ذکر زیست کا آسرا
جو نہ شکر تیرا کرے ادا مجھے وہ زباں نہیں چاہیئے

تری آرزو تری جستجو ہے مری نگاہ میں تو ہی تو
کسی پھول سے نہیں واسطہ مجھے گلستاں نہیں چاہیئے

تو نقاب رخ سے الٹ بھی دے مری الجھنوں کو مٹا بھی دے
تجھے جب بھی چاہوں میں دیکھ لوں کوئی درمیاں نہیں چاہیئے

تو انیس کا بھی ہے آسرا نہیں تجھ سا اور کوئی دوسرا
مجھے تیرا ذکر عزیز ہے کوئی داستاں نہیں چاہیئے

Marfat.com

مالکِ حیات

اے ربِّ کائنات بڑی دیر ہو گئی
اِک چشمِ التفات بڑی دیر ہو گئی

محرومِ یک نگاہِ کرم نقشِ پُر الم
ہاں مالکِ حیات بڑی دیر ہو گئی

عرشِ بریں سے جب تھا دُعاؤں کا رابطہ
آتی تھی لب پہ بات بڑی دیر ہو گئی

ہر شے ہے تیرا حُسنِ قدامت لئے ہوئے
لیکن ہو شرحِ ذات بڑی دیر ہو گئی

Marfat.com

ہر لمحہ اِک حبابؔ کی صورت ہے آج تک
ہے زیست بے ثبات بڑی دیر ہو گئی

اِک گوشۂ نقاب اُٹھایا تھا طور پر
جانِ تجلّیات بڑی دیر ہو گئی

دن بھی ہے ظُلمتوں کی لپیٹے ہوئے رِدا
ہے آس پاس رات بڑی دیر ہو گئی

حاصِل نہیں ہے ایک بھی لمحہ حیات کا
ہے مُضطرب حیات بڑی دیر ہو گئی

یہ اور بات ہے کہ ہے تو مائِل کرم
ہیں ساتھ مُشکلات بڑی دیر ہو گئی

رہتا تھا ساتھ ساتھ ہجوم اِلتجاؤں کا
تازہ ہیں واقِعات بڑی دیر ہو گئی

اُس کے کرم نے بخش دیا ہے مجھے انیسؔ
پروانۂ نجات بڑی دیر ہو گئی

Marfat.com

رَبُّ العٰلمین ؐ

مدحتِ خالقِ کونین رقم ہو کیسے
ساحلِ فکر کو اندازۂ یم ہو کیسے

وہ گھنا پیڑ ہے شاخیں ہیں ثمر بار اُس کی
وہ خدا ہے کوئی محرومِ کرم ہو کیسے

ڈوب جاتا ہے اُبھرتا ہے اسی آس پہ چاند
شرطِ اوّل ہے سفر جُستجو کم ہو کیسے

حمدِ معبود میں آہستہ روی ہے لازم
توڑ دے حدِّ ادب تیز قلم ہو کیسے

Marfat.com

جانتے ہیں کہ نہیں کوئی نہیں اُس کا شریک
سر مگر فتنۂ الحاد کا خم ہو کیسے

جس کی قسمت میں ہے وحدت کے گلستاں کی مہک
اُس کے دامن میں کوئی آتشِ غم ہو کیسے

وہ حجابات میں پہلے بھی تھا اور آج بھی ہے
ختم یہ کشمکشِ دیر و حرم ہو کیسے

جب ہوا تیز ہو جذبات بھڑک اُٹھتے ہیں
اس کی چاہت دلِ بیتاب سے کم ہو کیسے

جب وہ پیمائشِ ادراک سے بالا ہے انیس
سرحدِ عقل میں وہ جانِ ارم ہو کیسے

Marfat.com

اللہ

ہو کرم کی نگاہ یا اللہ
تو ہے عالم پناہ یا اللہ

ہے پرستار تیری اک دنیا
سب کو ہے تیری چاہ یا اللہ

دو جہاں میں ہے تیری سلطانی
تو ہے وہ بادشاہ یا اللہ

یہ شکایت نہیں محبّت ہے
آ گئی لب پہ آہ یا اللہ

Marfat.com

عرش پر ہو تو لاج رکھ لیجو
اُٹھ گئی ہے نِگاہ یا اللہ

میری تسکینِ بندگی کے لئے
ہے تری بارگاہ یا اللہ

گھِر گیا ہوں میں بے پناہوں میں
ہو عنایت، پناہ یا اللہ

زہر ہے میرے واسطے یہ جہاں
کِس طرح ہو نباہ یا اللہ

توڑ دے اس مری انا کا طِلسم
خود پہ ہے اِشتباہ یا اللہ

تیرے قرآں کو چھوڑ کر تجھ کو
ہو نہ جاؤں تباہ یا اللہ

آ گئی لب پہ التجائے انیسؔ
بخش دے مہر و ماہ یا اللہ

Marfat.com

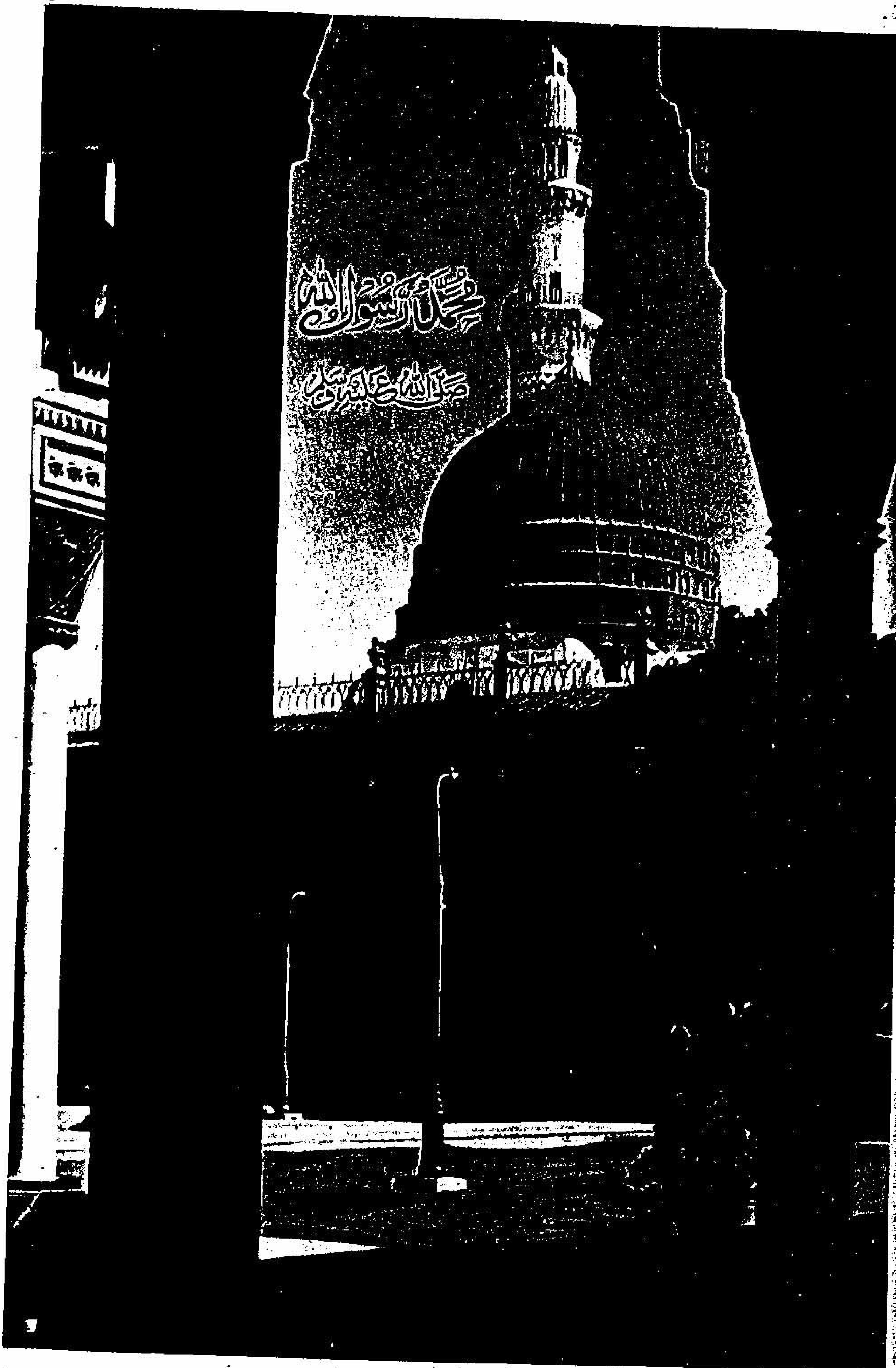

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود شریف

اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی
ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

اللّٰھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی
ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

تحریر کردہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ جو گلہائے نعت مہکے ہیں
یہ ہیں انعامِ سیّدِ ابرار
حرف پڑھنے لگے درود و سلام
آ گئے یاد احمدِ مختار

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

شہِ کون و مکاں امداد فرما
امینِ دو جہاں امداد فرما

شفیعِ عاصیاں امداد فرما
انیسِ بیکساں امداد فرما

نہاں ہیں منزلیں گم قافلے ہیں
امیرِ کارواں امداد فرما

دلوں سے نفرتوں کو دور کر دے
عنایت کر اماں امداد فرما

Marfat.com

نہیں برداشت اب ہجرِ مدینہ
لبوں پر ہے فغاں امداد فرما

تڑپتی بجلیوں کی سازشیں ہیں
ہے زد میں آشیاں امداد فرما

بدن سورج کی گرمی سے نہ جل جائے
عطا کر سائباں امداد فرما

زمیں سے عرش تک جلوے ہیں تیرے
اے نقشِ جاوداں امداد فرما

تو ہی تو رحمۃ للعالمین ہے
تو ہی ہے مہرباں امداد فرما

چراغِ بزم مدھم ہو نہ جائے
ہے وقتِ امتحاں امداد فرما

انیسؔ آئینہ حیرت بنا ہے
ہوئی ساکت زباں امداد فرما

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ایک طرف اوصافِ محمدؐ ایک طرف آیات لکھوں
نور قلم ہو نور ہو کاغذ نور کی ہو برسات لکھوں

صلِّ علیٰ کا وِرد کروں میں اپنے دل کی بات لکھوں
مجھ کو اگر جبریلؑ قلم دیں ایک نہیں دس نعت لکھوں

ذہن کی وُسعت وُسعت کیا ہے ہر بگر بیاں عقل بھی ہے
لفظ اگر الہام نہ ہوں تو کیسے کمالِ ذات لکھوں

آپؐ امین و صادق بھی اور آپؐ حبیبِ خالق بھی
آپؐ کی چشم عنایت ہو تو دل کے احساسات لکھوں

Marfat.com

دِل کی آنکھ بھی روشن ہو آنکھوں کو ملے بینائی حضورؐ
اور کوئی جب نام نہ پاؤں نعت کو میں سوغات لکھوں

ذاتِ معظّم نورِ مجسّم صلّی اللہ علیہ وسلّم
نامِ شہِ لولاک لکھوں میں چشمِ کرم کی بات لکھوں

نور سے ہوں معمور فضائیں دونوں جہاں آنکھوں میں سمائیں
لب پہ درود و ثنا ہو آقاؐ آپ کے احسانات لکھوں

لوح و قلم کی پیشانی پر نام محمدؐ لکھّا ہے
میں ہوں قطرہ وہ ہیں سمندر کیسے میں دل کی بات لکھوں

محفلِ پُر انوار تھی وہ تاریخ کا اِک شہکار تھی وہ
تحریر میں آجائے تو لکھوں پہنچا تھا کہاں میں رات لکھوں

کیسے لکھوں عاداتِ محمدؐ نورِ سراپا نورِ احمدؐ
بارشِ نور ہو جن میں پیہم کیسے وہ لمحات لکھوں

کتنی اُمیدوں کی دنیا ہے یادِ شہِ کونین اُنیسؔ
آرزوئیں بن جائیں سمندر دل کے اگر جذبات لکھوں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

خیمے تھے ظلمتوں کے دل آماجگاہ تھا
ہٹ کر اصولِ راہِ نبیؐ سے تباہ تھا

میں بے نیازِ ہوش و خرد گردِ راہ تھا
محرومِ لطفِ سرورِ عالم پناہ تھا

گردِ تحیرات میں لپٹی تھی زندگی
اوہام کی گرفت میں ذوقِ نگاہ تھا

تکمیلِ آرزو میں بھٹکتی رہی حیات
جو مقصدِ حیات بھی تھا صرفِ آہ تھا

Marfat.com

دنیا سے اعتبار پہ کیا ہوتی دسترس
میں اپنی ہی نگاہ میں خود اشتباہ تھا

ملتی نہ تھی پناہ کسی بھی دیار میں
اِک عکس تھا کہ جس کی وفا سے نباہ تھا

فریاد اے رسولِ خدا نورِ دو جہاں
ہر سمت میرے ایک جہانِ سیاہ تھا

اک عمر میں رہا تھا اندھیرے مکان میں
ہمسائے کے مکاں کا اُجالا گواہ تھا

جس نے نکھار دی مہرِ تاباں کی روشنی
وہ اِک خیال تھا جو مدینے کی چاہ تھا

اِک دن اُٹھے گی چہرۂ پُرنور سے نقاب
اس ایک آس پر ہی چراغِ نگاہ تھا

یہ معجزہ تھا سرورِ کونین کا انیس
میری بیاضِ نعت کا ہر شعر ماہ تھا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

آج میں نعتِ رسولؐ
لکھ رہا ہوں پھول پھول

ہے دعائے دل قبول
زندگی کے ہیں اصول

لب پہ ہے پیہم درود
رحمتوں کا ہے نزول

بن گئی مہرِ حیات
آپؐ کے قدموں کی دھول

Marfat.com

ہے یہی ایماں کی بات
اک خدا ہے اِک رسولؐ

آسماں کو چھولیں حرف
نعت کچھ اتنی ہو طول

چاہتوں کا بھی ہے فرق
یوں تو ہیں سب کے رسولؐ

مُصطفےٰ کا سُن کے نام
عِطر برسائیں ببُول

در گزر کر دیں حضورؐ
ہم سے گر ہو جائے بھول

ذکرِ احمدؐ ہے ثواب
یاد ہے قولِ بتولؓ

ساتھ ہے ان کا انیسؔ
زندگی ہو کیوں ملول

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

لائے تشریف احمدِ مختار
چھٹ گئی ظلمتِ جہاں اِک بار

صبحِ بارہ ربیع الاوّل کو
جب ہوئی آمدِ شہِ ابرار

نور ہی نور ہو گئی دُنیا
ہو گئے پُر وقار لیل و نہار

چہرۂ کائنات پر ہے چمک
اِک نئی روشنی ہوئی بیدار

Marfat.com

منتظر جس کے انبیا بھی تھے
ضو فگن ہے وہ ذاتِ پُر انوار

ہے وُہی صبح نور آج کی صبح
شانِ کون و مکاں ہے جس کا وقار

دونوں عالم ہیں تابعِ فرمان
ہے ولادت حضورؐ کی شہکار

منحصر گلشنِ عرب پہ ہے کیا
ہر گلستاں میں آ گئی ہے بہار

بُت کدے میں بھی خاک اُڑنے لگی
اب وہ موسم کہاں خزاں آثار

خاکِ پائے نبیؐ کا ہے اعجاز
ذرّے ذرّے پہ آ گیا ہے نکھار

دل میں یادِ شہِ اُممؐ ہے انیس
میرا ایمان ہے مدحتِ سرکار

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

التفاتِ نبیؐ مستقل چاہیئے
اب تو یہ روشنی مستقل چاہیئے

جا رہی ہے مدینے تو کہنا صبا
رہبری آپؐ کی مستقل چاہیئے

ہے یہ بنیادِ ایماں بھی پہچان بھی
یادِ پیغمبری مستقل چاہیئے

غیرتِ عشقِ احمدؐ پہ آئے نہ آنچ
آرزو ہے خودی مستقل چاہیئے

Marfat.com

خوشبوئیں گیسوئے مُصطفےٰ کی رہیں
پھُول کو تازگی مستقِل چاہیئے

ضو فگن ہے جہاں نورِ خیر الانام
سامنے وہ گلی مستقِل چاہیئے

قربتِ سرورِ دو جہاں ہو نصیب
جذبہ آگہی مستقِل چاہیئے

جس کو عُنوانِ معراج کامل گیا
وہ حسیں رات بھی مستقِل چاہیئے

بن گیا تھا جو غارِ حرا کا جمال
ایسا نقشِ جلی مستقِل چاہیئے

شعر لکھتا رہوں نعت کہتا رہوں
مجھ کو یہ برتری مستقِل چاہیئے

سبز گُنبد سے ہے جس کو نسبت انیس
دل میں وہ چاندنی مستقِل چاہیئے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

اُٹھ گئی جب نقابِ رُخِ مصطفےٰ سُرخرو غیرتِ زندگی ہو گئی
یک بیک دو جہاں جگمگانے لگے تیرگی چھٹ گئی روشنی ہو گئی

حاصلِ گلستاں سرورِ دو جہاں چپ تھی صدیوں سے تاریخ کون و مکاں
تھی تو پہلے بھی تحریرِ لوح و قلم آپؐ کے نام سے اور جلی ہو گئی

آپؐ تشریف لائے جو خیر الانام گونج اُٹھی صدائے درود و سلام
منزلیں مل گئیں رہبری مل گئی جو کمی تھی وہ پوری کمی ہو گئی

آسماں نے ستارے نچھاور کئے عرش نے پائے اقدس کے بوسے لئے
مرحبا مرحبا کی صدا گونج اُٹھی ضو فگن رات معراج کی ہو گئی

Marfat.com

سِدرۃُ المنتہیٰ سے نہ آگے بڑھے جبرئیلِ اُمیں سوچتے رہ گئے
نورِ احمدؐ سے نورِ اَحد مِل گیا اور ساری فضا برق سی ہوگئی

ہیں غزل کا تھا شاعر مگر آپؐ نے فکر کو دے دیئے ہیں گہر آپؐ نے
نعت الہام بن کر اُترنے لگی جب توجہ حضوؐر آپؐ کی ہوگئی

یہ دَرِ احمدؐ مجتبیٰؐ تو نہیں یہ دیارِ حبیبؐ خدا تو نہیں
میں تصوّر میں جانے کہاں آگیا ہوش گم ہوگئے بیخودی ہوگئی

حالِ دل کیا سُنائیں شہِ بحر و بر آپؐ کو کیا بتائیں شہِ بحر و بر
بے یقینی کی دُنیا مُسلّط ہوئی دل کی دنیا بھی کچھ اور ہی ہوگئی

سبز گنبد سے آواز دیجے حضوؐر آرزوؤں کے شیشے ہوئے چور چور
آرہے ہوں گے آنے کو ہیں آئیں گے ختم اَب تو یہ اِک آس بھی ہوگئی

سارا قرآن ہے مدحتِ مصطفٰیؐ مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے صلِّ علیٰ
دونوں عالم بنے آپ ہی کے لئے دونوں عالم کو یہ آگہی ہوگئی

میں تھا محوِ ثنائے رسولؐ خدا یہ خیال آیا تو کانپ اُٹھا انیسؔ
نعت کہنے کو میں نے کہی تو مگر کعبؓ و حسّانؓ کی ہمسری ہوگئی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

تذکرہ خدا کا ہے بات ہے محمدؐ کی
ذکر انتہا کا ہے بات ہے محمدؐ کی

نورِ آمنہؓ کا ہے بات ہے محمدؐ کی
نقش ابتدا کا ہے بات ہے محمدؐ کی

تھی کہیں دُعا تاثیرِ آرزو کہیں تفسیر
نام انبیاء کا ہے بات ہے محمدؐ کی

اب کہاں مقفّل ہیں روشنی کے دروازے
سلسلہ وفا کا ہے بات ہے محمدؐ کی

Marfat.com

چہرۂ دو عالم کی ضو فگن ہیں تحریریں
آئینہ حرا کا ہے بات ہے محمدؐ کی

لو چراغِ ارماں کی اور ذرا بڑھا دیجے
سامنا ہوا کا ہے بات ہے محمدؐ کی

آج بھی تسلسل ہے دو جہاں کی نبضوں میں
پاس مصطفےٰ کا ہے بات ہے محمدؐ کی

زندگی کی راہوں میں صورتِ مہ کامل
قول رہنما کا ہے بات ہے محمدؐ کی

بے سحر ستاروں کو پھول کو بہاروں کو
آسرا سدا کا ہے بات ہے محمدؐ کی

کشتیاں کناروں سے کس طرح رہیں محروم
زور ناخدا کا ہے بات ہے محمدؐ کی

اب انیسؔ پاس اپنے اک یہی تو دولت ہے
عکس خاک پا کا ہے بات ہے محمدؐ کی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

فدائے روضۂ اطہر ہیں دو جہاں کے چراغ
زمیں کے پھول بھی لگتے ہیں آسماں کے چراغ

فرشتے لائے ہیں انوارِ بے کراں کے چراغ
گمانِ اہلِ جہاں تھا ہیں لامکاں کے چراغ

گئے بھی آ بھی گئے جا کے قافلے والے
جلا کے رہ گئے ہم لذتِ فغاں کے چراغ

بلند ہوتی گئیں منزلیں رسالت کی
درود پڑھنے لگے خود ہی امتحاں کے چراغ

Marfat.com

یہ معجزہ تھا کہ شانِ رسولِ اکرم تھی
نقوشِ پا سے فروزاں تھے کہکشاں کے چراغ

بدن زمیں نے بھی پہنا تھا عرشِ اعظم کا
فرشتے محوِ تحیّر تھے ہیں کہاں کے چراغ

ہوا بلند کمالِ محمدِ عربی
دہانِ سنگ میں بھی رکھ دیئے زباں کے چراغ

نہ آپ آتے نہ تزئینِ گلستاں ہوتی
نہ ہوتے فخرِ دو عالم کبھی یہاں کے چراغ

وہ معجزہ جو ابھی تک ہے مہر کی مانند
جلے تھے چاند میں انگشتِ ضوفشاں کے چراغ

ابھی بدن کی حرارت تھی گرم بستر تھا
تھے ضوفگن شبِ معراج قلب و جاں کے چراغ

ہمیں بھی مل گئے حسّان مصطفیٰ کی طرح
انیسؔ مدحتِ سرکارِ دو جہاں کے چراغ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا، کتاب، سحر، آفتاب رکھتا ہوں
یہ سب بہ فیضِ رسالت مآب رکھتا ہوں

تصوّراتِ نبیؐ کے گلاب رکھتا ہوں
شگفتہ دل کرم بے حساب رکھتا ہوں

ہے آسماں کو اگر اپنے ماہتاب پہ ناز
زمین پر بھی میں اک ماہتاب رکھتا ہوں

نگاہ کیوں کسی اور میکدے کی سمت اُٹھے
میں دل میں عشقِ نبیؐ کی شراب رکھتا ہوں

Marfat.com

مرے رسولؐ سا کوئی نہیں رسولوں میں
میں انتخاب بھی اِک انتخاب رکھتا ہوں

جمالِ سرورِ کونین ہے نگاہ میں آج
جہانِ ذوقِ طلب کامیاب رکھتا ہوں

اندھیرے کیسے مرے راستے میں آئیں گے
میں آفتابِ رسالت مآب رکھتا ہوں

متاعِ ہجرِ محمدؐ ہے زندگی میری
دل و نگاہ کو پُر اضطراب رکھتا ہوں

اُنہی سے مانگ لوں اُن کو اگر وہ آئیں کبھی
یہ آرزو یہ طلب لاجواب رکھتا ہوں

مجھے بھی رحمتِ کونین کا سہارا ہے
میں رحمتوں کے درخشاں سحاب رکھتا ہوں

انیسؔ یہ بھی ہے اعجازِ سرورِ عالم
میں ایک نعت میں پوری کتاب رکھتا ہوں

Marfat.com

چراغِ عالمین

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو دیارِ مصطفیٰ میں سرخرو اچھی طرح
نعت لکھے تو قلم ہو با وضو اچھی طرح

تھا شبِ معراج اوجِ جستجو اچھی طرح
سیر کی دیکھا جمالِ رنگ و بُو اچھی طرح

آئنہ تھا آئینے کے روبرو اچھی طرح
کی محمدؐ نے خدا سے گفتگو اچھی طرح

خود نہ تھا سایہ مگر تقسیم سائے کر دیئے
پا گیا ہر دل متاعِ آرزو اچھی طرح

Marfat.com

باعثِ رحمت بنا شانِ رسالت کا نزول
ہے فضائے ہر دو عالم مشکبو اچھی طرح

آپ صادق ہیں امیں ہیں رحمتِ کونین ہیں
جانتے تھے یہ سمجھتے تھے عدو اچھی طرح

خاک سے نورِ ازل نے کر دیئے سورج طلوع
روشنی کے در کھلے پھر چار سو اچھی طرح

غار کی تاریکیاں بھی بن گئیں وجہِ سکون
ہو گئی جب آشنا ہر غم سے خو اچھی طرح

ساقیٔ کون و مکاں نے دور کر دی تشنگی
جب ہوئے لبریز رحمت کے سبو اچھی طرح

پیشوائے انبیاء نے شکر کے سجدے کیے
جب اصولِ دین پھیلا کو بہ کو اچھی طرح

خوشبوئے نعتِ محمد ﷺ ہے یہ اسمٰعیل انیس
گلشنِ جاں کو معطر کر لے تو اچھی طرح

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

رُخسارِ نعت سے جہاں آنچل سرک گیا
میں راہِ پُلِ صراط سمجھ کر جھجک گیا

ہجرِ نبیؐ میں آنکھ سے آنسو ٹپک گیا
دل محوِ انتظار تھا ساغر چھلک گیا

اوجِ حرا سے مہرِ نبوّت ہوا طلوع
تاریخِ کائنات کا چہرہ دمک گیا

آمد سے مصطفیٰ کی کھلے پھول بے شمار
شاخیں شگفتہ ہوگئیں ہر گُل مہک گیا

Marfat.com

وہ نور جب نہ آسکا بزمِ خیال میں
محسوس یہ ہوا کوئی شعلہ لپک گیا

طے کر لئے تھے لمحوں میں صدیوں کے مرحلے
وہ ایک آن میں جو فلک در فلک گیا

دل تھا جمالِ روضۂ اطہر لئے ہوئے
آنکھوں سے رنگِ عشق و محبّت چھلک گیا

نامِ شہِ انام بھی ہے ایک معجزہ
ہونٹوں پہ زندگی کے تبسم لہک گیا

ہے روضۂ حبیب تصوّر میں آجکل
میرے نصیب کا بھی ستارہ چمک گیا

آخر بہلتا یادِ مدینہ سے کب تلک
بالک کی طرح دل کی بھی ہٹ تھی بلک گیا

اِنعامِ مصطفٰے ہے یہ مجموعۂ کلام
میں نے انہیں جان لیا تھا میں تھک گیا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ہر نفس نامِ امامُ الانبیاء لکھتا رہا
اور قلم نعتِ محمد مصطفےٰ لکھتا رہا

ضوفگن ہوتی رہی شانِ رسولِ ہاشمی
میں دُرودِ مجتبےٰ پڑھتا رہا لکھتا رہا

حرفِ تابندہ رہی بن کر کتابِ زندگی
ہر ورق پر دل کے عنوانِ حرا لکھتا رہا

کارِ مشکل تھا جو اِک لفظِ ثنا ہوتا رقم
تھا یہ انعامِ حبیبِ کبریا لکھتا رہا

Marfat.com

محفلِ کون و مکاں میں روشنی ہوتی رہی
انکشافِ رازِ دل ہوتا رہا لکھتا رہا

مِل گیا دِل کو جہانِ مدحتِ خیرُ الاَنام
مرحبا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ لکھتا رہا

ذکر تھا سرکار کا دفتر کے دفتر کھُل گئے
رہنما تھی سبز گنبد کی ضیا لکھتا رہا

سرحدِ نورِ نبیؐ آنکھوں سے اوجھل ہی رہی
اور مورّخ واقعہ معراج کا لکھتا رہا

مُعجزہ تھا مِل گئی تھی سنگریزوں کو زباں
وقت ہر لمحہ نیا اِک واقعہ لکھتا رہا

مُطمئن تھا جودو عالم کو اُجالے بانٹ کر
ایک مضمونِ اَدق وہ نقشِ پا لکھتا رہا

مانگتا میں کیوں سخن کی بھیک دنیا سے انیسؔ
رحمتِ کونین کا تھا آسرا لکھتا رہا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

سبز گنبد سے اُتر کر بصد انداز آئے
اِس توقّع پہ ہوں شاید کوئی آواز آئے

خم ہوئی پائے محمدؐ پہ مدینے کی جبیں
آپؐ جو ہجرتِ مکّہ سے سرافراز آئے

ہیں مقاماتِ رسولِ عربیؐ کے انداز
کبھی انجام نہ آئے کبھی آغاز آئے

وہ بُراقِ نبوی ہو کہ ہوں جبریلِ امیں
چل سکے ساتھ کوئی کیا جو حدِ ناز آئے

Marfat.com

نور ہی نور ہے گفتارِ شہِ دیں تسلیم
اور چھن چھن کے اگر شعلۂ آواز آئے

خالقِ ارض و سما کو بھی تھا ارمان بہت
عرش پر ہو کوئی مہماں کوئی ہمراز آئے

فخرِ کونین ہوئی شانِ رسولِ عربی
حرفِ قرآن کے جب صورتِ اعزاز آئے

اس کی رحمت بھی یقیناً ہے فروغِ رحمت
جس کی رحمت کے لئے سلسلۂ راز آئے

منزلیں تھیں سفرِ نور کی آسان تو نہ تھیں
آئے لینے اُسے رفرف جیسے پرواز آئے

آپ صادق بھی امیںؐ بھی صفتِ قرآں بھی
یہ تو ممکن ہی نہیں دل میں کبھی آز آئے

کرمِ سرورِ کونین جو ہو جائے اتیش
نعت میں قدسیؒ و حسّانؓ کا انداز آئے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

اسمِ سرکارِ دوعالم کی جلا اور سہی
ورقِ نعت پہ اک نامِ خدا اور سہی

پیشِ محبوبِ الٰہ ایک صدا اور سہی
محرمِ راز سے تائیدِ وفا اور سہی

طلبِ روضۂ اطہر ہے بڑی شدّت سے
آ گئے ہیں جو یہاں تک تو ذرا اور سہی

مدحتِ احمدِ مختار ہے دنیا کا چلن
ہم نے سوچا ہے کہ تائیدِ ثنا اور سہی

Marfat.com

تھے فدائے شہ کونین دل و جاں سے بلالؓ
جو یہ کہتے تھے محبّت کی سزا اور سہی

بخشدیں اُس نے یہ کہہ کہہ کے بہت سی نعمتیں
ایک چاند اور سہی ایک ضیا اور سہی

دونوں عالم کے اُجالے کی یہی ہے ضامن
مل گئی ہے تو یہ تنویرِ حرا اور سہی

رات کو آپ نے پہنایا اُجالوں کا بدن
نگہِ لُطف و کرم شانِ عطا اور سہی

بات اتنی ہے وہ مل جائیں تو سب کچھ مل جائے
ہے دُعا حاصلِ مقصد تو دُعا اور سہی

چُوم لینا مری جانب سے شہِ دیں کے نشاں
ایک احسان ترا بادِ صبا اور سہی

نعت سچّائی کا ایمان کا مظہر ہے انیسؔ
شرطِ پابندیٔ تسلیم و رضا اور سہی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھتے ہیں مل کے دَم بدم صلِّ علیٰ محمدٍ
ہوتی ہے بارشِ کرم صلِّ علیٰ محمدٍ

بنتا ہے لفظ لفظ کو حرفوں سے پھوٹتی ہے ضو
لکھتا ہے برملا قلم صلِّ علیٰ محمدٍ

یادِ رسولِ ہاشمی بنتی ہے شمعِ زندگی
ملتے ہیں رحمتوں کے یم صلِّ علیٰ محمدٍ

عظمتِ مصطفیٰ ہے یہ رفعتِ مجتبیٰ ہے یہ
لوح و قلم پہ ہے رقم صلِّ علیٰ محمدٍ

Marfat.com

عام ہوا جہان میں عرش پہ ایک آن میں
پہنچے رسولِ محترم صلِّ علیٰ محمّدٍ

یادِ نبیؐ ہے ابتدا جس کی نہیں ہے انتہا
ہوگئی آستینیں بھی نم صلِّ علیٰ محمّدٍ

بزمِ تصوّرات میں دِل کے معاملات میں
کرسکے فیصلہ نہ ہم صلِّ علیٰ محمّدٍ

لاکھ مدینہ دُور ہے وجہِ قرار نُور ہے
جذبۂ دِل کہاں ہے کم صلِّ علیٰ محمّدٍ

منزلیں سہل ہوگئیں ظلمتیں ساری کھوگئیں
مِل گئے آپؐ کے قدم صلِّ علیٰ محمّدٍ

حاصِلِ صبح و شام ہے ذکرِ شہِ انام ہے
پاس ہو کیسے کوئی غم صلِّ علیٰ محمّدٍ

زندگی ہے انیسؔ کی روشنی ہے انیسؔ کی
نعتِ امامِ شہِ اُمم صلِّ علیٰ محمّدٍ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

دِل حضورؐ آپ کی مدحت سے سنور جاتا ہے
آب آجاتی ہے کردار نکھر جاتا ہے

جب اصولِ شہِ کونین سے ہٹ جاتے ہیں
اور شیرازۂ احساس بکھر جاتا ہے

جی نہیں سکتا جو محروم زیارت ہو کر
ہجرِ احمدؐ میں تڑپتا ہے وہ مر جاتا ہے

اتنا ہوتا ہے کہ اک ہم نہیں ہوتے لیکن
قافلہ رحمتِ عالمؐ کے نگر جاتا ہے

Marfat.com

جس طرف ہوتی ہے خورشیدِ رسالت کی ضیا
شمعِ اسلام کا پروانہ اُدھر جاتا ہے

عشقِ صادق بھی ہو اور بات بھی معراج کی ہو
توڑ کر سینۂ افلاک بشر جاتا ہے

نورِ عبد اللہ کی آمد سے ہوا یہ ظاہر
صبح ہوتی ہے اندھیروں کا بھنور جاتا ہے

خاک ہو جاتا ہے طیبہ کی گلی میں جاکر
ٹوٹتا ہے تو اُدھر نجمِ سحر جاتا ہے

اصل میں ہے وہی محبوبؐ و محبّ کی منزل
نور کی حد میں فرشتہ جو ٹھہر جاتا ہے

جذبہ عشق و محبّت ہو تو اسمِ احمدؐ
صورتِ ابرِ کرم دِل میں اُتر جاتا ہے

شب کی تنہائی میں کیا جانے کدھر اُن کا انیسؔ
نعت پڑھتا ہوا با دیدۂ تر جاتا ہے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

حفاظت میں خدا نے عظمتِ کون و مکاں رکھدی
محمد مصطفیٰ کے نام بنیادِ جہاں رکھدی

مرتب کر کے نورِ اوّلیں کی داستاں رکھدی
جب اُس نے وادیٔ سینا میں روحِ جاوداں رکھدی

حضورِ نعت جب میں نے متاعِ قلب و جاں رکھدی
مِرے حصّے میں اُس نے رحمتِ کون و مکاں رکھدی

ٹھہرتی ایک مرکز پر کہاں تابانیٔ احمد
کہیں خوشبو کہیں تجلی کہیں موجِ رواں رکھدی

Marfat.com

رسولِ محترم کو اِک زمیں کم تھی اِسی باعث
جو سورج کی زمیں تھی وہ بھی زیرِ آسماں رکھ دی

وہ سچائی کا پیغمبر امینِ وقت کہلایا
دہانِ جہل میں جس نے صداقت کی زباں رکھ دی

شبِ معراج تھا یہ اہتمامِ خاص ہر جانب
ستارے تو ستارے راستے میں کہکشاں رکھ دی

صدا آئے مرحبا آئی سلام آئے بہاروں کے
قلم کر کے سرِ گلشن جو انگشتِ خزاں رکھ دی

عطا کی تھی جو سرکارِ دو عالم نے محبت سے
نہ جانے ہم نے وہ اخلاص کی دولت کہاں رکھ دی

وہ نورِ اولیں جو آمنہ کے گھر ہوا روشن
اُسی اِک نور سے تنویرِ بزمِ دو جہاں رکھ دی

اُصولِ خاص جو ایجاد فرمائے محمدؐ نے
اُنھیں مضبوط بنیادوں پہ شاخِ آشیاں رکھ دی

Marfat.com

کوئی آندھی بھی اُس کو چھو نہیں سکتی قیامت تک
اُٹھا کر اتنی اونچی اُس نے دیوارِ اذاں رکھ دی

یہ دیکھا سب نے اِک خیر البشرؐ آیا زمانے میں
اچانک توڑ کر جس نے اندھیروں کی کماں رکھ دی

مدینے کے گلستاں کی مجھے مل جائے گی خوشبو
مگر ہنستے ہوئے پھولوں نے شرطِ امتحاں رکھ دی

اگر ٹھہرا کبھی تو راستے خود ہی سمٹ آئے
چلا ہے تو ہر اک منزل میں شمعِ کہکشاں رکھ دی

حرا سے ثور سے فاراں سے مکّے سے مدینے سے
چلی اک روشنی تو داستاں در داستاں رکھ دی

گیا عرشِ بریں پر چند لمحوں میں پلٹ آیا
تحیّر کے بھنور میں اُس نے فکرِ نکتہ داں رکھ دی

اندھیروں کو اُجالوں کا بدن پہنایا آقا نے
اُلٹ کر ایک لمحے میں بساطِ دو جہاں رکھ دی

Marfat.com

نزولِ آیتِ قرآں ہے جو آغازِ ہجرت ہے
وہ تنویرِ ازل ثور و حرا کے درمیاں رکھدی

محبّت کے ہوئے سورج طلوع اذہانِ عالم پر
عطائے التفاتِ خاص تاثیرِ بیاں رکھدی

وہی آغاز ہے انجام ہے اوّل ہے آخر ہے
اُسی نے دل کے ہر گوشہ میں شمعِ ضوفشاں رکھدی

نہ کیسے سینۂ افلاک میں سورج اُتر جاتے
کہ گردِ پائے احمدؐ آسماں در آسماں رکھدی

جو آنسو آنکھ سے اُترا ستارے کی طرح چمکا
مدینے کی طلب نے لذّتِ سوزِ فغاں رکھدی

محمّدؐ مصطفٰے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ پڑھتا
اسی ذکرِ محمّدؐ پر حیاتِ جاوداں رکھدی

کہوں میں اسقدر نعتیں کہ اک دیوان ہوجائے
انیسؔ اُس نے مرے دل میں تمنّائے جواں رکھدی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ہو جمالِ روئے احمدؐ سے سوا ممکن نہیں
آئینوں میں کوئی ایسا آئینہ ممکن نہیں

ہم یہ کہتے ہیں محبت ہو تو کیا ممکن نہیں
وہ یہ کہتے ہیں کہ نعتِ مصطفےٰ ممکن نہیں

نام ہی سچّائی کا ہے مدحتِ خیرالانام
وہ غلو ہو یا غلو کی انتہا ممکن نہیں

وہ زبانِ شوق ہو یا مدّعائے زندگی
بات یہ ہے شرحِ نورِ آمنہؓ ممکن نہیں

Marfat.com

کون اَحد تھا کون احمدؐ تھا شبِ معراج تھی
اتنی عُجلت میں ہو کوئی فیصلہ ممکن نہیں

آسماں بھی تھا شہِؐ کونین کے زیرِ قدم
ماند پڑ جائے ستاروں کی ضیا ممکن نہیں

بات اتنی ہے یہ عظمت ہے خلیل اللہؑ کی
ورنہ ہو جائے قبول اپنی دُعا ممکن نہیں

وہ سراپا رحم ہیں وہ رحمتِ صبح دوام
اپنی امّت سے وہ ہو جائیں خفا ممکن نہیں

منزلِ عرشِ بریں ہو یا حرا کی بات ہو
ابتدا آساں نہیں ہے انتہا ممکن نہیں

ایک دو دن کی نہیں آدھی صدی کی بات ہے
ایسا لگتا ہے مدینہ دیکھنا ممکن نہیں

ہے زباں پر نام دل میں یادِ احمدؐ ہے انیس
اب کوئی طوفان روکے راستہ ممکن نہیں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

اُصولِ مُصطفیٰ کو رہنما کرنے کا وقت آیا
انہیں اب ذکرِ محبوبِ خدا کرنے کا وقت آیا

خلوصِ دل سے پھر عہدِ وفا کرنے کا وقت آیا
فروزاں شمعِ میرِ قافلہ کرنے کا وقت آیا

صداقت پیرہن ہے جس کا جو نقشِ درخشاں ہے
اُسی منزل سے خود کو آشنا کرنے کا وقت آیا

ابھی گزرے ہوئے لمحوں سے مستقبل بنانا ہے
اگر ہے اِنتہا تو ابتدا کرنے کا وقت آیا

Marfat.com

اُسی پُر نور ساحل سے پھر آغازِ سفر کر دو
حوادث سے اگر پھر سامنا کرنے کا وقت آیا

دِلوں کے آئنوں پر دُھند چھائی ہے کدورت کی
ثنائے پیشوائے انبیا کرنے کا وقت آیا

اُٹھا کر رکھ دیا ہے طاق پر قرآن بھی ہم نے
ہوئے کیوں خوار ہم یہ تجزیہ کرنے کا وقت آیا

شبِ ظلمت بھی ہے صُبحِ درخشاں کی ہے آمد بھی
کدھر جانا ہے اب یہ فیصلہ کرنے کا وقت آیا

تصوّر میں شہِ کونین بھی ہیں اور مدینہ بھی
نچھاور گُلشنِ ارض و سما کرنے کا وقت آیا

حضورؐ آئینۂ جاں بھی حضورؐ اوّل بھی آخر بھی
کہ یادِ حاصلِ خیرالوریٰ کرنے کا وقت آیا

فرشتے بھی ہیں جن کے تابع فرمان دُنیا بھی
انیسؔ اُن کے حضور اب التجا کرنے کا وقت آیا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

دلوں سے جذبۂ نعتِ نبیؐ کم ہو نہیں سکتا
نہاں آنکھوں سے وہ نورِ مجسّم ہو نہیں سکتا

خفا ہو جائیں سرکارِ دو عالم ہو نہیں سکتا
خیال اُمّت کا دل سے کم کسی دم ہو نہیں سکتا

ہوا کے تیز جھونکے تو منافق تھے منافق ہیں
مگر مدّھم چراغِ لطفِ پیہم ہو نہیں سکتا

وُہی ہیں شافعِ محشر وُہی ہیں مونس و رہبر
وُہی ہمدم ہیں کوئی اور ہمدم ہو نہیں سکتا

Marfat.com

یہ ارشادِ رسول اللہ بھی ہے اور نصیحت بھی
جو شیرازہ بکھر جائے منظم ہو نہیں سکتا

رسولِ محترم سا اور ساقی ہو یہ ناممکن
برنگِ جامِ کوثر ساغرِ جم ہو نہیں سکتا

جو نسبت ہے شہِ کونین سے وہ کام آئے گی
درِ اغیار پر ہو جائے سر خم ہو نہیں سکتا

خبر ہے بانیوں کو نام لیوا ہیں محمدؐ کے
کبھی برہم کبھی سرکش کوئی یم ہو نہیں سکتا

نہ لائے حرفِ شکوہ کھائے پتھر جسمِ اطہر پر
کوئی بھی ثانیٔ محبوبِ اکرم ہو نہیں سکتا

محمدؐ مصطفٰے کا آستاں مرکز ہے رحمت ہے
سکونِ دل کسی در سے فراہم ہو نہیں سکتا

انیسؔ ایمان ہے اپنا کہی اک نعت بھی جس نے
وہ خوش قسمت گرفتارِ شبِ غم ہو نہیں سکتا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

رہنما نہیں ملتا مصطفیٰ نہیں ملتا
رحمتِ دو عالم سا دوسرا نہیں ملتا

خاکِ پا نہیں ملتی نقشِ پا نہیں ملتا
روضۂ مقدس بھی آپؐ کا نہیں ملتا

سلسلہ کہاں تک ہے سلسلہ نہیں ملتا
فکرِ نارسا کو بھی آسرا نہیں ملتا

کشتیاں بھی حیراں ہیں چیختے ہیں ساحل بھی
قلزمِ نبوّت کو ناخدا نہیں ملتا

Marfat.com

کائنات کا چہرہ کتنے چہرے پہنے ہے
گرد کی تہوں میں ہے قافلہ نہیں ملتا

بارشیں دُرودوں کی ہیں سلام کے تحفے
کیسے لے کے میں جاؤں راستہ نہیں ملتا

جس کے دستِ اقدس پر کفر نے بھی توبہ کی
مومنوں کا وہ آقا رہنما نہیں ملتا

نورِ خالقِ اکبر مظہرِ شبِ معراج
ڈھونڈتے ہیں وہ مہماں عرش کا نہیں ملتا

وہ امینؐ وہ صادقؐ وہ خلوص کا پیکر
دوسروں کے دُکھ کا وہ آشنا نہیں ملتا

جس نے سنگباری کی اُس کو بھی دُعائیں دیں
اب کوئی زمانے میں باوفا نہیں ملتا

راستہ بھی مشکل ہے دُور ہے مدینہ بھی
اب انیسؔ کو اپنا مُدّعا نہیں ملتا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے سے کوئی پیغام اگر بادِ صبا لاتی
شگفتہ پھول ہو جاتے کلی دِل کی بھی کھل جاتی

سنبھل جاتا یہ دل بھی کچھ طبیعت بھی سکوں پاتی
جو اُٹھ جاتے حجابِ درمیاں تو نعت ہو جاتی

نہ جانے کب سے ہوں اِس آس پر بحرِ تمنّا میں
کوئی موجِ کرم تو روضۂ اقدس پہ لے جاتی

جو آجاتا اصولِ سرورِ کونین پر چلنا
ہر اِک گل سے رسالت کے گلستاں کی مہک آتی

Marfat.com

اگر ہم محفلِ میلاد ہر سُو منعقد کرتے
فرشتوں کے سلام آتے درُودوں کی صدا آتی

کوئی تو روشنی ملتی حیاتِ چند روزہ کو
اگر آئی تھی یادِ صبح تو دل میں سما جاتی

اگر کچھ یاد فرمانِ محمّد مصطفٰے رہتا
کبھی ایسے کوئی کشتی نہ طوفانوں سے ٹکراتی

مدینے کی فضاؤں سے پلٹ آتی نہ یہ دُنیا
شعورِ آگہی ہوتا تو ان راہوں میں کھو جاتی

رسالت کے گلستاں سے اگر ہم منسلک ہوتے
یہ جرأت تھی کوئی بجلی زمیں پر آگ برساتی

چراغِ مصطفٰے کی روشنی میں قافلے چلتے
سفر بھی سہل ہو جاتا یہ تاریکی بھی چھٹ جاتی

انیسؔ اپنے مقدّر میں بھی ہوتا روضۂ اطہر
کوئی صبحِ طرب آتی کوئی شامِ حسیں آتی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

تجلّیوں کے دریچوں کو باز رکھتے ہیں
ہم اپنے دل میں جمالِ حجاز رکھتے ہیں

چمن میں نعت کے گلہائے راز رکھتے ہیں
اس آئینے کو برائے جواز رکھتے ہیں

ہے اہلِ درد کا سرمایہ صرف یادِ حبیبؐ
اذان رکھتے ہیں عکسِ نماز رکھتے ہیں

نہ مل سکے گی انھیں قربتِ رسولِ کریمؐ
جو دل میں دولتِ دنیا کی آز رکھتے ہیں

Marfat.com

بلند ہوتی ہے جب مدحتِ شہِ کونین
متاعِ عشقِ نبیؐ پاک باز رکھتے ہیں

اُنھیں نمازتِ ہجر و وصال کا غم کیا
جو اُن کی یاد سے دل کو گداز رکھتے ہیں

اُنھیں پہ کھلتے ہیں اسرارِ دو جہاں اکثر
جو اختیار میں دنیائے ناز رکھتے ہیں

نزولِ شانِ رسالت سمجھ سکیں گے وہ کیا
نگاہ و دل میں بھی جو امتیاز رکھتے ہیں

اُس ایک نور سے ملتی ہے زندگی کو جلا
وہ نورِ ذات جو آئینہ ساز رکھتے ہیں

عروج پائے بھی صدیاں گزر گئیں جس کو
وُہی اُصول تو جدّت طراز رکھتے ہیں

انیسؔ اُن کو بقائے دوام حاصل ہے
جو نعت کہتے ہیں عمرِ دراز رکھتے ہیں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

مدینے سے بادِ صبا آرہی ہے
پیامِ شہِ دوسرا لا رہی ہے

جہاں ضوفگن ہے جمالِ محمدؐ
نگاہِ تجسّس وہاں جا رہی ہے

محمدؐ نے پائی تھی معراج کی شب
ہر اک رات اب تک جلا پا رہی ہے

مدینے سے رحمت کے بادل اُٹھے ہیں
اُصولِ نبیؐ کی ضیا آرہی ہے

Marfat.com

کبھی جو تھی انوارِ رحمت کا مرکز
وہ ذات آج بھی نور برسا رہی ہے

مدینے میں آرام فرما رہے ہیں
مجھے آج آقا کی یاد آ رہی ہے

بلندی پہ ہے آفتابِ رسالت
جو چھن چھن کے یہ روشنی آ رہی ہے

درِ مصطفےٰ بھول بیٹھی ہے دنیا
ہر اک در پہ جو ہاتھ پھیلا رہی ہے

مقامِ ادب ہے درِ سرورِ دیں
مری بیخودی مجھ کو سمجھا رہی ہے

تصوّر میں ہے آستانِ محمّد
جبینِ عقیدت جھکی جا رہی ہے

انیسؔ اک سمندر ہے نعتِ شہِ دیں
ہوں کم علم مجھ کو حیا آ رہی ہے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ربُّ العلیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ
عکسِ الحمد کا مصطفیٰ مصطفیٰ

کوئی ثانی نہ تھا کوئی ثانی نہیں
اشرفُ الانبیا مصطفیٰ مصطفیٰ

دستِ قدرت نے پیشانیٔ لوح پر
سب سے پہلے لکھا مصطفیٰ مصطفیٰ

سانس پڑھنے لگی ہے درود و سلام
ہے وظیفہ سدا مصطفیٰ مصطفیٰ

Marfat.com

مضطرب شوقِ دیدار میں تھا قلم
ہر طرف لکھ دیا مصطفےٰ مصطفےٰ

کھو گئی جب نظر سے رہِ زندگی
پڑھ لیا مجتبےٰ مصطفےٰ مصطفےٰ

آنکھ میں رحمتِ دو جہاں آ گئی
دل بھی پڑھنے لگا مصطفےٰ مصطفےٰ

اُٹھ گئے سب حجاباتِ کون و مکاں
جب یوں کہتا چلا مصطفےٰ مصطفےٰ

رہ گئے ٹوٹ کر جب سہارے تمام
پھر تو کہنا پڑا مصطفےٰ مصطفےٰ

نرغۂ کفر میں گھر گئے تھے بلالؓ
بے خطر کہہ دیا مصطفےٰ مصطفےٰ

اِک نِگاہِ کرم ہو رسولِ انام
ہے انیس آپ کا مصطفےٰ مصطفےٰ

Marfat.com

ﷺ

اِک نورِ یقیں شام و سحر ڈھونڈ رہے ہیں
آغاز میں انجامِ سفر ڈھونڈ رہے ہیں

کونین کی چھاؤں کا شجر ڈھونڈ رہے ہیں
سر پر ہے کڑی دھوپ مگر ڈھونڈ رہے ہیں

معراج کی شب تھے جو شرر ڈھونڈ رہے ہیں
اب تک انھیں جبریل کے پَر ڈھونڈ رہے ہیں

آنکھوں میں سمٹ آئے ہیں صدیوں کے مناظر
کھوئے ہوئے لمحاتِ سحر ڈھونڈ رہے ہیں

Marfat.com

اس شان سے بھٹکے ہیں ہر اِک راہ گزر پر
ہم صاحبِ کونین کا دَر ڈھونڈ رہے ہیں

ہے انجمنِ دل میں کوئی محوِ تجسّس
ہم اپنی دُعاؤں کا اثر ڈھونڈ رہے ہیں

وہ ہیں کہ حجابِ مہ و انجم میں ہیں رُوپوش
ہم ہیں کہ بہ اندازِ دِگر ڈھونڈ رہے ہیں

مِل جائیں وہ نقشِ کفِ پا ہی کہیں شاید
پھینکی ہے ستاروں پہ نظر ڈھونڈ رہے ہیں

آجاؤ مدینے ہی کی راہوں سے کسی دِن
پلکوں کو بچھائے ہیں بشر ڈھونڈ رہے ہیں

اے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ نامِ محمدؐ
تسکینِ دل و جاں کے گہر ڈھونڈ رہے ہیں

یہ نعت انیسؔ اپنی عقیدت کا محل ہے
کیا جانتے کیا اہلِ ہنر ڈھونڈ رہے ہیں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

حضوؐر عظمت و رفعت سے آشنا ہوں میں
حضوؐر آپؐ کا تھا اور آپؐ کا ہوں میں

حضوؐر آپؐ نے بخشا ہے یہ فروغِ دوام
حضوؐر آپؐ کو ہر سمت دیکھتا ہوں میں

حضوؐر بزمِ تصوّر سجی رہے کب تک
حضوؐر ایک سراپا دُعا بنا ہوں میں

حضوؐر صاحبِ معراج عرش کے مہتاب
حضوؐر آپؐ ہیں سُلطان خاکِ پا ہوں میں

Marfat.com

حضورؐ آپ ہیں خلاقِ دو جہاں کے رسولؐ
حضورؐ گنبدِ احساس کی صدا ہوں میں

حضورؐ ہے مرے دل کو طلب مدینے کی
حضورؐ ایک تمنائے پُر ضیا ہوں میں

حضورؐ سایۂ داماں کی آرزو ہے مجھے
حضورؐ سر پہ ہے سُورج جھلس رہا ہوں میں

حضورؐ بحرِ محبّت ہے موجزن اب تک
حضورؐ ایک چراغِ رہِ وفا ہوں میں

حضورؐ آپ کے اوصاف ہوں رقم کیسے
حضورؐ لفظ پرستوں میں گھر گیا ہوں میں

حضورؐ نعت ہے کیا میں بتاؤں کیا اِن کو
حضورؐ حیرتِ دُنیا کا آئینہ ہوں میں

حضورؐ بے سر و ساماں ہے آپ کا یہ انیسؔ
حضورؐ کیا یہ بتائے کہ آج کیا ہوں میں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ القرآں رسولِؐ کردگار
رحمتِ یزداں رسولِؐ کردگار

سرورِ کون و مکاں کیجے عطا
اک گلِ خنداں رسولِؐ کردگار

معتبر، صادق، امینِ دوجہاں
عرش کے مہماں رسولِؐ کردگار

بے سر و ساماں پہ کیجے اک نگاہ
ہوں تہی داماں رسولِؐ کردگار

Marfat.com

سبز گنبد ہو نظر کے سامنے
ہے یہی ارماں رسولِ کردگار

اک سمندر ہے دُرِ نایاب ہے
آپؐ کا احساں رسولِ کردگار

آپؐ کی آمد سے تاباں ہو گئی
عظمتِ انساں رسولِ کردگار

سنگ ریزوں نے کلمہ پڑھ لیا
کر دیا حیراں رسولِ کردگار

کالی کملی سائباں بن جائے گی
ہے یہی ایماں رسولِ کردگار

آپؐ سے مہر درخشاں ہو گئی
سرحدِ امکاں رسولِ کردگار

آپؐ نے بخشا انیسِ زار کو
نعت کا دیواں رسولِ کردگار

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مصطفیٰ لکھ کر رسولِ ہاشمی لکھ کر
قلم کو فخر ہے دونوں جہاں کی سروری لکھ کر

میں چھوڑ آیا بیاضِ خلد میں نامِ نبیؐ لکھ کر
عطا کر دی مجھے اُس نے دو عالم کی خوشی لکھ کر

محمدؐ نے خدائے لم یزل کی برتری لکھ کر
کیا تھا حمد کا آغاز اِک حرفِ جلی لکھ کر

کتابِ زندگی کا ہر ورق ہوگا ضیا افگن
بشرؔ ذکرِ شہِ کونین دیکھے تو کبھی لکھ کر

Marfat.com

مکان و لامکاں کی بھی نہ خواہش ہو کبھی دل کو
اگر وہ بخشدیں مجھ کو مدینے کی گلی لکھ کر

سخاوت اُن کی اِک حصّہ ہے تاریخ دو عالم کا
سمندر بخشدیتے ہیں بنامِ تشنگی لکھ کر

ستارے ماند پڑ جائیں مہِ تاباں بھی شرمائے
جو میرے نام کر دیں خاکِ پا کی روشنی لکھ کر

متاعِ دو جہاں ملتی ہے آقا کی توجّہ سے
مجھے ملتی ہے دولت علم کی بے آگہی لکھ کر

وہ اُمّی تھے مگر دونوں جہاں کا علم ازبر تھا
کرے گا کیا زمانہ علم و فن کی برتری لکھ کر

کبھی اِس نامِ احمدؐ سے کوئی مشکل نہیں آتی
پڑھے ہر دم اگر یہ اسمِ اعظم آدمی لکھ کر

انیسؔ ایسا بھی ہوتا سامنے ہوتے اگر آقاؐ
سناتا بھی میں کرتا پیش بھی نعتِ نبیؐ لکھ کر

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

دل سے نکلی صدا مصطفےٰ مصطفےٰ
کہہ اُٹھیں آمنہ مصطفےٰ مصطفےٰ

وجہ تخلیقِ ہر دو جہاں آپ ہیں
شانِ ارض و سما مصطفےٰ مصطفےٰ

کچھ نہ ہوتا نہ ہوتے محمدؐ اگر
ابتدا، انتہا مصطفےٰ مصطفےٰ

ظلمتیں ہر طرف تھیں اندھیرا تھا جب
کہہ رہی تھی فضا مصطفےٰ مصطفےٰ

Marfat.com

نفرتیں دل میں بُت آستینوں میں تھے
رحمتوں کی گھٹا مُصطفےٰ مُصطفےٰ

ختم ہوتی بھی کیا جستجوئے رسولؐ
آسرا رہنما مُصطفےٰ مُصطفےٰ

ایک انگشت کا مُعجزہ دیکھ کر
چاند نے پڑھ لیا مُصطفےٰ مُصطفےٰ

نورِ اوّل بھی ہیں نورِ آخر بھی ہیں
ہیں سراپا ضیا مُصطفےٰ مُصطفےٰ

کچھ نہ تھا جب تو اک نور تھا جلوہ گر
گونجتی تھی صدا مُصطفےٰ مُصطفےٰ

بے زباں سنگریزوں نے پائی زباں
یہ بھی تھا مُعجزہ مُصطفےٰ مُصطفےٰ

کیوں نہ ہو اُن کا ممنونِ احساں انیسؔ
دل پہ بھی لکھ دیا مُصطفےٰ مُصطفےٰ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

آخری پیمبر ہیں الامینُ الاُمّی
آپؐ نورِ داور ہیں الامینُ الاُمّی

یہ نشانِ عظمتؐ ہے دسترس میں وسعت ہے
علم کا سمندر ہیں الامینُ الاُمّی

منکشف ہے انساں پر ہے زبانِ قرآں پر
عرش کا مقدّر ہیں الامینُ الاُمّی

محترم مُعظّم ہیں رحمتِؐ دو عالم ہیں
نکہتوں کا پیکر ہیں الامینُ الاُمّی

Marfat.com

عرش نورِ یزداں ہے فرش شرحِ ایماں ہے
دو جہاں کا مظہر ہیں الامینؐ الاُمّیؐ

فقر کے امیں ہو کر بوریا نشیں ہو کر
شاہ ہیں تونگر ہیں الامینؐ الاُمّیؐ

بے شمار پھولوں نے خود کہا رسولوں نے
انبیاء کے رہبر ہیں الامین الاُمّیؐ

چارہ گر ہیں اُمّت کے تاجور ہیں امّت کے
اور شفیعِ محشر ہیں الامینؐ الاُمّیؐ

تھی وہ شبِ مہِ تاباں جس کو ہو گئیں صدیاں
مہرباں برابر ہیں الامینؐ الاُمّیؐ

نور بار احمدؐ ہیں ضوفگن محمدؐ ہیں
معتبر جو گھر گھر ہیں الامینؐ الاُمّیؐ

نعتِ مصطفیٰ کہنا فرض ہے انیسؔ اپنا
مخزنِ سخنور ہیں الامینؐ الاُمّیؐ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں یادِ سرورِ کون و مکاں رکھتا ہوں میں
نکہتِ گلشن، متاعِ دو جہاں رکھتا ہوں میں

مہربانی ہے عنایت ہے رسول اللہ کی
ہم زباں اپنے زمین و آسماں رکھتا ہوں میں

ہو گئیں ہیں منزلیں آساں محمد کے طفیل
کارواں رکھتا ہوں میرِ کارواں رکھتا ہوں میں

مجھ کو دُنیا کی ضرورت ہے نہ کوئی آرزو
رحمتہً للعالمین کا آستاں رکھتا ہوں میں

Marfat.com

دیکھتا ہوں سبز گنبد اپنے دل کے آس پاس
آنکھ میں پنہاں مدینے کا جہاں رکھتا ہوں میں

بھولتا جاتا ہوں صدیوں کے درخشندہ نشاں
اب نظر اُن کے اُصولوں پر کہاں رکھتا ہوں میں

چاہتی ہے جب اُڑا دیتی ہے دُنیا کی ہوا
یوں تو اپنے ساتھ نقشِ جاوداں رکھتا ہوں میں

زندگی ہے تیرگی میں غرق یہ اور بات ہے
روشنی کا ایک بحرِ بے کراں رکھتا ہوں میں

جل رہا ہوں اپنی غفلت کی دہکتی آگ پر
اب کہاں رحمت کا اُن کی سائباں رکھتا ہوں میں

جان کر بھی اس حقیقت سے ہوں اب تک بے خبر
شعلۂ دُنیا قریبِ آشیاں رکھتا ہوں میں

نعت کہتا ہوں تو ملتا ہے سکونِ دل انیس
پھول مدحت کے جوابِ گلستاں رکھتا ہوں میں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسولؐ احمدؐ یا نبیؐ حامدؐ
اوّلؐ آخرؐ یا نبیؐ فاضلؐ

آپؐ تشریف لائے اُجالا ہوا
مخزنِ دو جہاں یا نبیؐ اُمّیؐ

عرش زیرِ قدم ہو گیا محترم
مِٹ گئے فاصلے یا نبیؐ واصلؐ

حرف قرآن کے لفظ پہچان کے
سیّدؐ المرسلین یا نبیؐ کاملؐ

Marfat.com

نور ہے ضو فگن انجمن انجمن
صدق روشن ہوا یا نبیؐ صادقؐ

ایک نانِ جویں پر تھی روشن جبیں
شرحِ ایمان و دیں یا نبیؐ صالحؐ

ضرب پتھّر کی تھی اور دعا لب پہ تھی
محوِ شکرِ خدا یا نبیؐ صابرؐ

اشرفُ الانبیاء مظہرِ کبریا
شانِ ارض و سما یا نبیؐ فاتحؐ

نکہتیں بخشدیں عظمتیں بخشدیں
رفعتوں کے امیں یا نبیؐ عاقبؐ

اِک صدا لب پہ تھی اُمّتی اُمّتی
سیرتِ حق نما یا نبیؐ جامعؐ

سب یہ نام آپ کے ہیں متاعِ انیس
حاشرؐ ناصرؐ یا نبیؐ طاہرؐ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

زباں پہ نامِ رسالت مآبؐ آوے ہے
ذہن سے خوشبوئے مشک و گلاب آوے ہے

نہ انتخاب نہ طرزِ خطاب آوے ہے
کہوں میں نعتِ نبیؐ تو حجاب آوے ہے

جو صدقِ دل سے درود و سلام پڑھتے ہیں
انھیں رسولِؐ خدا کا جواب آوے ہے

ثنائے سرورِ دیں جب رقم کرے ہے قلم
ابھر کے ذہن سے اک ماہتاب آوے ہے

Marfat.com

جہانِ تیرہ شبی کو یہ مل گئی تھی خبر
وہ نورِ آمنہؓ وہ آفتاب آوے ہے

یہ آج بھی شبِ معراج کو کرے ہے تلاش
اُلٹ کے رات جو رُخ سے نقاب آوے ہے

امین و صادق و رہبر فروغِ عرشِ بریں
کتابِ نورِ ہدایت کا باب آوے ہے

نزولِ نور سے چھٹتی ہے تیرگی جہاں
طلوعِ صبح سے اِک انقلاب آوے ہے

وہ علمِ کُل بھی ہو اُمّی بھی ہو رسول بھی ہو
اس اہتمام سے اُس پر کتاب آوے ہے

یہ معجزہ تھا وہاں مکڑیوں نے جال بُنا
وہ غارِ ثور سے بھی کامیاب آوے ہے

انیس یہ بھی ہے اعجازِ نعتِ سرورِ دیں
ڈھلے ہے پیری کا سورج شباب آوے ہے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

مُصطفٰے کے نور میں نورِ خدا آئے نظر
دوسرا تو جب کہوں جب دوسرا آئے نظر

روضۂ اطہر جمالِ مجتبٰے آئے نظر
جس طرف دیکھوں دیارِ مُصطفٰے آئے نظر

بند کیں آنکھیں تو دیکھا اُن کو دل کی آنکھ سے
وہ سراپا رحمتِ ارض و سما آئے نظر

جن کا ہر نقشِ قدم ہو رہنمائے زندگی
ہر اُصول اُن کا نہ کیوں کر رہنما آئے نظر

Marfat.com

عرش کو جن کی درخشانی پہ اَب تک نازہے
اُن کے جلوے اِبتدا تا انتہا آئے نظر

مرکزِ انوار سے ہٹ کر کہاں جائے نظر
وہ اگر ہوں آنکھ میں پنہاں تو کیا آئے نظر

یہ بھی اِک اُن کی عنایت کا حسیں انداز ہے
دامنِ دل گُنبدِ خضریٰ سے بھر لائے نظر

کون پھر دیکھے جمالِ ماہ و انجم کی طرف
دونوں عالم کی درخشانی اگر آئے نظر

دَولتِ کونین ہاتھ آنا کوئی مُشکل نہیں
سبز گُنبد دیکھ کر کیسے نہ اِترائے نظر

یہ بھی تھا منظور ہو شقُ القمر کا مُعجزہ
چاند کے قصرِ درخشاں میں اُتر جائے نظر

اصل میں یہ بھی اِک اندازِ محبت ہے انیسؔ
جب محمدؐ کا نگر آئے بکھر جائے نظر

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت کا رنگ اختیار کروں
زندگی کو سدا بہار کروں

اُن کی نسبت سے ذکرِ غار کروں
اس تعلّق کو استوار کروں

ہے تمنّا مجھے مدینے کی
دل کو یہ کہہ کے بیقرار کروں

کوئی حد بھی تو انتظار کی ہو
اور کب تک میں انتظار کروں

Marfat.com

ہجرِ احمدؐ ہوا کِ صدی کی طرح
ساعتوں کو اگر شمار کروں

ہے ثنائے نبیؐ بہت دشوار
میں سمندر کو کیسے پار کروں

مِل گئی عشقِ مصطفٰےؐ کی شراب
ہوشمندی کو میں شعار کروں

بیخودی میں خیالِ احمدؐ پر
کائناتِ خرد نثار کروں

ہے رسالتؐ کی روشنی دائم
دونوں عالم پہ آشکار کروں

منظرِ روضۂ رسولؐ ہے یہ
سبز گنبد سے کیوں نہ پیار کروں

ہے ضیائے رسولؐ جن میں نفس
اُن خیالوں کو شاہکار کروں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

درخشاں محمدؐ
ہیں تاباں محمدؐ

گلستاں گلستاں
گلستان محمدؐ

ہوئے عرش پر بھی
نمایاں محمدؐ

ہے انعامِ خالق
یہ قرآں محمدؐ

Marfat.com

نہ آتے نہ ہوتا
چراغاں محمدؐ

کرم ہوگا اک دن
ہے اِمکاں محمدؐ

یہ دُشوار منزل
ہو آساں محمدؐ

ہیں محروم منزل
مُسلماں محمدؐ

کرم کی ہو بارش
ہو احساں محمدؐ

مدینہ میں دیکھوں
ہے ارماں محمدؐ

انیسِ حزیں بھی
ہو شاداں محمدؐ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

کیسے رازِ بے بسی افشا کریں
دُور ہے اِتنا مدینہ کیا کریں

ساتھ دے مشقِ تصوّر ہی اگر
سبز گنبد کی طرف دیکھا کریں

ہم کو مل جائے دیارِ نور اگر
رہ کے ہم تاریکیوں میں کیا کریں

وہ مدینے میں ہیں اور ہم ہیں اِدھر
کیسے اُن سے رابطہ پیدا کریں

Marfat.com

ہم جو اپنا لیں اصولِ مصطفےٰ
ذرّے ذرّے سے نوا پیدا کریں

سرورِ کونین ہیں آنکھوں سے دُور
ہے سمندر میں سفینہ کیا کریں

سنگریزوں نے کلمہ پڑھ لیا
لیکن اپنے سنگِ دل کو کیا کریں

سایہ افگن ہو جو دامانِ رسولؐ
دونوں عالم خود بخود سایہ کریں

آؤ سب ملکر پڑھیں باہم دُرود
شاخِ قلب و جاں ترو تازہ کریں

رہ گیا اپنے مقدّر میں یہی
قافلے جاتے ہوئے دیکھا کریں

یہ تمنّا رہ گئی ہے اب انیسؔ
عمر بھر نعتِ نبیؐ لکھا کریں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کرم سرورِ دوجہاں آپؐ کا
ذکر کرتی ہے پیہم زباں آپؐ کا

یہ جو بحرِ کرم ہے رواں آپؐ کا
ہر طرف ہے مہِ ضو فشاں آپؐ کا

درمیاں اتنے پردے نہ ہوتے اگر
چوم لیتی نظر آستاں آپؐ کا

کچھ تو اپنی تجلّی کا رکھتی جواب
عکس ہوتی اگر کہکشاں آپؐ کا

Marfat.com

مِل رہی ہے دِلوں کو ابھی روشنی
پڑھ رہا ہے کلمہ جہاں آپؐ کا

وُسعتوں پر مکاں کی بھی ہے دسترس
لامکاں بھی ہے آرام جاں آپؐ کا

آرزوئے مدینہ ہے لیکن حضورؐ
ہم کہاں اور مدینہ کہاں آپؐ کا

دن نِکلتا گیا دُھوپ چڑھتی گئی
دُور ہوتا گیا آستاں آپؐ کا

پائے اقدس کی ضو عرش نے مانگ لی
ایک شب تھا گزر جو وہاں آپؐ کا

مِل گئی کائناتِ دوعالم اُسے
مِل گیا جس کو نام و نشاں آپؐ کا

کیجئے میرے آقاؐ مُسلسل کرم
ہے انیسِ حزیں بے گماں آپؐ کا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

میں نے کہا یہ کائنات اُس نے کہا رسولؐ ہیں
میں نے کہا یہ شش جہات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

روشنی عام ہو گئی ظلمتِ شام کھو گئی
میں نے کہا یہ اِلتفات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

عام ہوا حِرا کا نام ثور ہوا امَہ تمام
میں نے کہا یہ واقعات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

عرش بھی جگمگا اُٹھا فرش بھی مسکرا دیا
میں نے کہا یہ نورِ ذات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

Marfat.com

چہرۂ آسماں تھا فق ہو گیا ماہتاب شق
میں نے کہا یہ معجزات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

ذکرِ رسولِؐ ہاشمی ہو گئے دو جہاں غنی
میں نے کہا یہ معجزات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

دونوں جہاں کے واقعات ہو گئے تابعِ حیات
میں نے کہا یہ ممکنات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

ذکرِ رسولؐ ہاشمی چھائی ہوئی ہے بےخودی
میں نے کہا یہ کیفیات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

نور میں ڈوب کر فضا بن گئی شمعِ پرضیا
میں نے کہا یہ چاندرات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

حدِّ نگاہ تک ہے نور بزم جہاں ہے شمعِ طور
میں نے کہا یہ تجربات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

زیست ہے ارجمند انیسؔ حوصلے ہیں بلند انیسؔ
میں نے کہا یہ مشکلات اُس نے کہا رسولؐ ہیں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

آغازِ کُن سے پہلے قرینے میں کون تھا
دونوں جہاں کے آخری زینے میں کون تھا

رُوح الامیںؑ تو ساتھ نہ تھے بحرِ نور میں
معراجِ مُصطفٰے کے سفینے میں کون تھا

پائی زباں شہادتِ عظمیٰ کے واسطے
اُس وقت سنگ ریزوں کے سینے میں کون تھا

ہر ہر قدم پہ بخششِ اُمّت کا تھا خیال
مصروف اس طرح کے بھی جینے میں کون تھا

Marfat.com

آیا تھا کون طور پہ اُلٹے ہوئے نقاب
موسٰیؑ کی بے خودی کے نگینے میں کون تھا

دونوں جہاں کو منبعِ انوار کر گئے
پنہاں تجلّیوں کے خزینے میں کون تھا

کس کا جمال نورِ نبیؐ سے تھا ہمکنار
گر وہ خدا نہ تھا تو مدینے میں کون تھا

آیا ازل میں خلقِ خدا کا جہاں سوال
اُس دم وہاں خدا کے خزینے میں کون تھا

لیل و نہار آج بھی ہیں ضو فگن انیس
رحمت کے جلوہ بار مہینے میں کون تھا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کو تھا شبِ معراج انتظارِ حبیبؐ
دمک رہا تھا سرِ عرش افتخارِ حبیبؐ

ہر ایک پھول کو درکار تھی بہارِ حبیبؐ
کہ بے قرار تھے صدیوں سے جاں نثارِ حبیبؐ

کھنچی ہوئی تھی رہِ شوق میں حدِ انوار
تھی جبرئیلؑ کو بھی حسرتِ دیارِ حبیبؐ

رسولؐ کو بھی دیا اختیارِ کون و مکاں
ہے خود بھی مالک و مختار کردگارِ حبیبؐ

Marfat.com

سدا جہالتِ دُنیا فصیل بن کے رہی
مگر ہمیشہ رہا ساتھ انکسارِ حبیبؐ

یہ انکشاف بھی قرآں سے بار بار ہوا
متاعِ دینِ خدا بن گئی قرارِ حبیبؐ

ہر ایک محفلِ رنداں میں آ گئے تھے
مئے طہور سے سرشار بادہ خوارِ حبیبؐ

سیاہ رات کا نام و نشاں بھی رہ نہ سکا
ہوا بلند جو مہتابِ افتخارِ حبیبؐ

ازل میں جب ہوئی تقسیم رحمتِ باری
نزولِ صبحِ درخشاں بنا وقارِ حبیبؐ

چراغ ہو سکے مدھم نہ دین و ایماں کے
ہوا اصولِ زمانہ جب اعتبارِ حبیبؐ

نشانِ عظمتِ سرکارِ دو جہاں ہیں انیس
ہے نورِ مظہرِ ہجرت حرا ہے غارِ حبیبؐ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

سدا پڑھتے رہیں گے ہم حبیب اللہ رسول اللہ
رہے گا ایک سا عالم حبیب اللہ رسول اللہ

عطا ہو عزمِ مستحکم حبیب اللہ رسول اللہ
ہُوا ہے دامنِ دِل نم حبیب اللہ رسول اللہ

حیاتِ بے ثبات اپنی نہ دِن اپنا نہ رات اپنی
فضائے دہر ہے برہم حبیب اللہ رسول اللہ

کہیں سے بھی اُٹھا دیجے نقابِ عارضِ تاباں
ہے شمعِ قلب و جاں مدھم حبیب اللہ رسول اللہ

Marfat.com

ہمیں معلوم ہے روشن ہیں مستقبل کی قندیلیں
نہ پاس آئے گا کوئی غم حبیب اللہ رسول اللہ

خدائے دو جہاں ہوتا ہے خوش رحمت برستی ہے
پڑھا جائے جہاں پیہم حبیب اللہ رسول اللہ

وظیفہ جن کا ہے کھلتے ہیں ان پر بابِ رحمت کے
حقیقت میں ہے اسمِ اعظم حبیب اللہ رسول اللہ

سرِ بزمِ چمن تقسیم ہو جب آپؐ کی رحمت
نہ رہ جائیں کہیں اِک ہم حبیب اللہ رسول اللہ

زمانے کے حوادث نے پریشاں جب کیا دل کو
پکارا آپؐ کو اُس دم حبیب اللہ رسول اللہ

شبِ غم کی سحر کیجئے عنایت کی نظر کیجے
ہوئی ظلمت جہاں کی ضم حبیب اللہ رسول اللہ

انیسؔ اِس آرزو پر زندگی کے دن گزارے ہیں
رہے نوکِ زباں ہر دم حبیب اللہ رسول اللہ

Marfat.com

چراغِ عالمیں

صلی اللہ علیہ وسلم

عکس اُترے بھی تو کیا نعتؐ کی یکتائی کا
اَب وہ عالم تو نہیں دِل کی توانائی کا

○ بار ہا دِل نے کیا اُن کے تصوّر کا طواف
میں بھی ممنون رہا اُن کی پذیرائی کا

نعت کہتا ہوں تو رہتا ہے فرشتوں کا ہجوم
ٹُوٹ جاتا ہے اثر گوشۂ تنہائی کا

جب کوئی قافلہ جاتا ہے مدینے کی طرف
اِک سماں ہوتا ہے جذبات کی انگڑائی کا

Marfat.com

اَن گِنت رَاہ کے ذرّوں سے تراشے سُورج
واقِعہ یہ ہے مدینے کے تمنّائی کا

اَثر اَنداز ہوں کونین کے جَلوے کیسے
لُطف اُٹھاتے ہے کوئی انجمن آرائی کا

آگے بڑھنے بھی تو جبریلِ امیں کیا بڑھتے
ایک دستور ہے اُس خطّۂ بالائی کا

پھیر لیں اُن کے اُصولوں سے نگاہیں ہم نے
پھر بھی دعویٰ ہے ہمیں اُن سے شناسائی کا

نعت کا فن ہے عطائے شہِ کونین اَنیس
دَخل کچھ بھی تو نہیں فِکر کی گہرائی کا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ دل رنجور ہے آقاؐ
مدینہ دُور ہے آقاؐ

مری دُنیا مری منزل
کہاں مستور ہے آقاؐ

ہیں جس میں آپ کے جلوے
وہ شمعِ طور ہے آقاؐ

مدینے کا ہر اک ذرّہ
سراپا نور ہے آقاؐ

Marfat.com

شبِ معراج جو پائی
وہ بزمِ نور ہے آقاؐ

مئے دُنیا سے کیا اُس کو
جو دِل مخمور ہے آقاؐ

جسے حاصل تھی آزادی
وہ دِل محصور ہے آقاؐ

جو تنویرِ شریعت ہے
وُہی دستور ہے آقاؐ

انیسؔ اِک لُطفِ پیہم سے
بہت مشہور ہے آقاؐ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

درود پڑھتی ہوئی باخبر گئی خوشبو
نظر جو آیا مدینہ اُتر گئی خوشبو

خیال تھا کہ نہ جانے کہاں سے آئیں حضورؐ
رہِ حبیبِ خدا میں بکھر گئی خوشبو

نہ منزلیں ہوئیں مُشکل نہ راہ میں بھٹکی
چلی اُصولِ نبیؐ پر سنور گئی خوشبو

ہے آس پاس مدینہ ہوا مجھے محسوس
کبھی جو آئی تو حیران کر گئی خوشبو

Marfat.com

بھری بہار، مہکتے گلاب چھوڑ گئی
کدھر سے آئی نہ جانے کدھر گئی خوشبو

بڑے ادب سے شہِ دو جہاں کے روضے پر
بنامِ عظمتِ خیرُ البشر گئی خوشبو

نہیں قبول جدائی کا ایک لمحہ بھی
جدھر ہیں نورِ مجسّم اُدھر گئی خوشبو

ثبوتِ جذبِ محبّت بھی اور کیا ہوگا
کہیں سے راہ نہ پائی مگر گئی خوشبو

انیسؔ کہتا رہا میں ادب سے نعتِ رسولؐ
سُپرد کر کے متاعِ ہُنر گئی خوشبو

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

قرآنِ معظّم کی قسم کچھ نہیں لکھتے
جز اسمِ نبیؐ لوح و قلم کچھ نہیں لکھتے

ہم اُن کی رضا کے رہے پابند ہمیشہ
جب تک وہ لکھاتے نہیں ہم کچھ نہیں لکھتے

پہلے کوئی تحریر اگر ہوتی زمیں پر
سرکارِ دو عالمؐ کے قدم کچھ نہیں لکھتے

یہ معجزہ ہے نعتِ شہِ کون و مکاں کا
مضمون اُترتے ہیں قلم کچھ نہیں لکھتے

Marfat.com

عُقبیٰ میں بھی یہ نعت سند ہو گی یقیناً
ہم اپنی ضرورت کے لئے کم نہیں لکھتے

معراج کی شب بندہ و خالق پہ کھلا راز
گر عرش پہ ہوتے نہ بہم کچھ نہیں لکھتے

ملتے نہیں مدحت کے لئے انجم و مہتاب
ایسا بھی تو ہوتا ہے قلم کچھ نہیں لکھتے

لکھتے ہوئے دیکھا ہے انھیں نعتِ محمدؐ
وہ لوگ جو بے دام و درم کچھ نہیں لکھتے

احوالِ دلِ زار انیسؔ اُن پہ ہے ظاہر
مانعِ ہے ادب دیدۂ نم کچھ نہیں لکھتے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں مدحتِ رسولؐ کے حاصل نگر مجھے
ملتا ہے اک سکون سا شام و سحر مجھے

پیغام آ رہے ہیں برابر ادھر سے مجھے
آواز دے رہے ہیں شہِ بحر و بر مجھے

شامِ سیاہ سے نئے سورج تراش لوں
ہو جائے گر دیارِ نبیؐ میں سحر مجھے

اشکوں کے ماہتاب تراشے اک آن میں
دیکھے اگر وہ چشمِ کرم چشمِ تر مجھے

Marfat.com

وہ بخششِ رسولِ خدا تھی جو مل گئی
زندہ کیا حضورؐ نے ہر موڑ پر مجھے

مجھ کو نصیب ہو اے صبا قربِ مصطفیٰؐ
لے جائے ایک دن جو اُڑا کر اُدھر مجھے

غارِ حرا سے پھوٹ پڑے بے شمار چاند
سمجھا گئی یہ راز بھی میری نظر مجھے

دہلیز مصطفیٰؐ کی ہو جبرئیل کا نصیب
یہ بات بھی لگی ہے بڑی معتبر مجھے

میں نعتِ مصطفیٰؐ کے سمندر میں ہوں انیسؔ
دیکھیں تو غور سے ذرا اہلِ ہنر مجھے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتؐ کہنے کا ڈھنگ آ ہی گیا
لفظ بن کر ترنگ آ ہی گیا

ہے یہی عشقِ مُصطفےٰ کی دلیل
جذبۂ دل پہ رنگ آ ہی گیا

آرزو تھی مجھے مدینے کی
وہ مرے سنگ سنگ آ ہی گیا

ہو گئیں تیز دھڑکنیں دِل کی
موج پر جل ترنگ آ ہی گیا

Marfat.com

جو مجسّم ہے رحمتوں کا سحاب
وہ سراپا اُمنگ آ ہی گیا

بڑھ گیا روئے اشتیاقِ رسولؐ
دِل زمانے سے تنگ آ ہی گیا

پھر بِلالی اذان گونج اُٹھی
پھر اذانوں پہ رنگ آ ہی گیا

کر دیا سیرتِ رسولؐ نے موم
موم ہو کر وہ سنگ آ ہی گیا

میرے احساسِ گلستاں پہ انیسؔ
سبز گنبد کا رنگ آ ہی گیا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

پر توِ نورِ کونین سے تابندہ ہے
جس کے جلوؤں سے ہر اک رات دُرخشندہ ہے

جو بھی ذرّہ ہے زمیں پر وہ ہے محرابِ اُفُق
آسماں پر جو ستارہ ہے نمائندہ ہے

زد پہ انگشت کی آیا تو ہوا دو ٹکڑے
چاند اس جرأتِ بے باک پہ شرمندہ ہے

چھوڑ کر آپ کے دامانِ کرم کی جنّت
اپنے مرکز پہ بہت آدمی شرمندہ ہے

Marfat.com

پھول کی تازہ مہک ہو کہ ستاروں کی چمک
جو کرن آپ کے جلوؤں کی ہے پائندہ ہے

غرق ظلمت میں ہیں مغرور ہوا کے جھونکے
شمعِ اسلام مگر آج بھی تابندہ ہے

معجزہ یہ بھی ہے اس عرش نما محفل کا
کوئی پائندہ جہاں ہے وہیں جوئندہ ہے

جن کے اوصاف میں ہے بزم دو عالم کی نمود
قوم اُن زندہ اصولوں کی طرح زندہ ہے

جس کی تقدیر میں انوار کی بارش ہے انیس
یہ مرا دل بھی اُسی شہر کا باشندہ ہے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ تھے وقارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا
فرشتے تھے نثارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا

لٹاتا تھا شرابِ بےخودی وہ سرمدی جلوہ
تھا مجھ کو بھی خمارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا

چراغاں تھا چمن اندر چمن نورِ محمدؐ سے
درخشاں تھی بہارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا

گریباں چاک تھا شب کا طلوعِ صبحِ تاباں تھی
نظر تھی شاہکارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا

Marfat.com

کھنکتے تھے کہیں ساغر کہیں صہبا برستی تھی
تھے سب ہی مے گسارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا

تھے مسند پر محمد ایک عالم تھا تحیر کا
خدا خود تھا نثارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا

اُٹھے تھے سب نہ تھا کوئی حجابِ درمیاں باقی
عیاں تھا رازدارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا

اُٹھا تھا ابر لہراتا ہوا آغوشِ رحمت سے
تھی فردوس بہارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا

انیسؔ اک سمت رحمت کے سمندر موجزن دیکھے
تھا میرا بھی شمارِ انجمن کل شب جہاں میں تھا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے گنبدِ خضریٰ پہ نظر جاگ رہے ہیں
بیدار ہیں مانندِ سحر جاگ رہے ہیں

ہے یادِ شہِ جنّ و بشر جاگ رہے ہیں
آنکھوں میں لئے ہیں وہ نگر جاگ رہے ہیں

دل میں اُتر آئے ہیں درخشندہ ستارے
رکھتے ہیں دو عالم کی خبر جاگ رہے ہیں

ہر موڑ پہ ہیں شمعیں رسالت کی ابھی تک
ہے جاگنا مقصودِ سفر جاگ رہے ہیں

Marfat.com

شاید ہو کبھی پھر اسی منزل سے گذرنا
اِس آس پہ جبریلؑ کے پر جاگ رہے ہیں

ہر شاخ پہ خوشبو ہے مدینے کے چمن کی
پڑھتے ہیں درود اور بشر جاگ رہے ہیں

صدیوں سے رہے نیند کی آغوش میں لیکن
موسم کا تغیّر ہے شجر جاگ رہے ہیں

کیا جانیے وہ کب نور کی چلمن سے نکل آئے
سونے کا ہے امکان مگر جاگ رہے ہیں

آدابِ محمدؐ ہے انیسؔ آج بھی ہر سمت
ہم کیا ہیں فرشتے بھی اُدھر جاگ رہے ہیں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں اِک بُغضِ پیمبر کے سوا کچھ بھی نہ تھا
دستِ بوجہل میں پتھر کے سوا کچھ بھی نہ تھا

میرے آقا مرے سرور کے سوا کچھ بھی نہ تھا
ہر طرف ایک ہی پیکر کے سوا کچھ بھی نہ تھا

یہ بھی یکتائیِ سرکارِ دو عالم کی ہے بات
آئینے میں رُخِ انور کے سوا کچھ بھی نہ تھا

باغِ توحید سے بھی آج مِلا ہے یہ ثبوت
خوشبوئے گیسوئے اطہر کے سوا کچھ بھی نہ تھا

Marfat.com

آج بھی ہے وہی اک پھول چمن کی زینت
یہ چمن کل بھی گلِ تر کے سوا کچھ بھی نہ تھا

مالکِ انجمن کون و مکاں بھی تھے مگر
ایک ٹوٹے ہوئے بستر کے سوا کچھ بھی نہ تھا

آج بھی ہجرتِ مکہ پہ ہے تاریخ گواہ
بحرِ ہستی میں شناور کے سوا کچھ بھی نہ تھا

کر دیا شمعِ رسالت سے زمانہ روشن
اک مقدر کے سکندر کے سوا کچھ بھی نہ تھا

نعت لکھی تھی عقیدت کے گلستاں میں انیسؔ
آنکھ میں قطرۂ گوہر کے سوا کچھ بھی نہ تھا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

کریں نعت کیسے رقم یا محمد ﷺ
نہ کعبؓ اور نہ حسانؓ ہم یا محمد ﷺ

صدائے دُرود و سلام آ رہی ہے
ثنا خواں ہیں لوح و قلم یا محمد ﷺ

رسولوں میں بھی کوئی ثانی نہیں ہے
ہو بعدِ خدا محترم یا محمد ﷺ

اُتر آئیں آنکھوں میں جلوے حرا کے
جو مل جائیں نقشِ قدم یا محمد ﷺ

Marfat.com

سفر ہے مدینے کا دُشوار لیکن
بُلا لو تو آ جائیں ہم یا محمدؐ

کڑی دھوپ میں ہے سفر زندگی کا
ہے درکار ابرِ کرم یا محمدؐ

یہ دُنیا حوادث کا مرکز بنی ہے
ڈبو دے نہ طوفانِ غم یا محمدؐ

کِھلے پھول شاخِ چمن مُسکرائی
کہا دل نے بھی صُبحدم یا محمدؐ

انیس اِک توجہ کا طالب ہے آقا
مُقدّر ہو باغِ ارم یا محمدؐ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

سامنے تھا چہرۂ خیر البشر پڑھتی رہی
آیتوں کے جھرمٹوں میں تھی نظر پڑھتی رہی

خود سمٹ کر احتراماً راستے آتے رہے
اور درودِ مصطفیٰ ہر رہگذر پڑھتی رہی

ابتدا ہی سے رہی شانِ محمد ﷺ باکمال
ایک ہی تحریر تا حدِ نظر پڑھتی رہی

بن گئی تھی جزوِ ایماں یادِ ربِّ کائنات
رحمتِ کونین تنویرِ سحر پڑھتی رہی

Marfat.com

گردِ پا سے روشنی پاتے رہے ماہ و نجوم
وُسعتِ دُنیا نقوشِ راہبر پڑھتی رہی

ناز فرماتا رہا اوجِ کمالِ مُصطفےٰ
اور کلمہ اک طرف زنجیرِ در پڑھتی رہی

منکشف رازِ شبِ معراج ۔ یوں ہوتا رہا
عرش کی تحریر ذاتِ معتبر پڑھتی رہی

دونوں عالم کی درخشانی تھی غارِ ثور میں
ایک مضمونِ ادق ہجرت مگر پڑھتی رہی

مدحتِ خیر الوریٰ کرتا رہا پیہم انیس
نعتِ احمدؐ نکہتِ قلب و جگر پڑھتی رہی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے نعتِ سرورِ کونین ہو کر باخبر لکھنا
اِسی منزل سے ملتا ہے جہانِ مُعتبر لکھنا

رسالت کے ستارے دونوں عالم کا اُجالا ہیں
ضیا افروز حرفوں کو بعُنوانِ سحر لکھنا

ابوبکرؓ و عمرؓ خطّاب و عثمانؓ و علیؓ حیدر
یہ چاروں ہیں فدائے مُصطفٰے اِن کو گہر لکھنا

بکھرنا چاہتا ہے دل مدینے کے گلستاں میں
لپٹنا چاہتی ہے سبز گُنبد سے نظر لکھنا

Marfat.com

اِمامُ الانبیا محبُوبِ داور شافعِ محشر
اِن ہی کو رحمتہً لِلعالمین خیر البشر لِکھنا

وہ سُنتے ہیں اگر کونین کی نبضیں دھڑکتی ہیں
مسیحائے زمانہ اُن کو لکھنا چارہ گر لِکھنا

طوافِ رُوئے رَوشن میں ابھی مصروف ہیں آنکھیں
مرتّب ہو کتابِ دِل تو رُودادِ نظر لِکھنا

یہ لکھنا سایۂ دامانِ رحمت کی ضرورت ہے
جلا کر خاک کر ڈالے نہ غم کی دوپہر لِکھنا

انیسؔ اپنے دماغ و دل سمندر کے سمندر ہیں
لکھوں دیوان کے دیوان آجائے اگر لِکھنا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ پیغمبرِ اسلام سجا کر لکھنا
خوشبوئے جاں سے ہر اک شعر معطر لکھنا

دستِ جبریلؑ سے اوصافِ پیمبر لکھنا
معتبر ذکر ہے مانندِ گُلِ تر لکھنا

آج اک وعدہ لیا ہے مرے دل نے مجھ سے
مدحتِ سرورِ کونین برابر لکھنا

میں نے جب چاہا لکھوں نامِ رسولِ عربی
دل سے آواز یہ آئی ہے سنبھل کر لکھنا

Marfat.com

عظمتِ صبح ملی غارِ حرا سے جس کو
اس اجالے کو دو عالم کا مقدر لکھنا

ذاتِ اقدس تھی بہ یک وقت امین و صادق
جس کو پیشانیٔ کونین کا جھومر لکھنا

جب کسی پھول کسی چاند کا آجائے خیال
پرتوِ غارِ حرا نور کا پیکر لکھنا

کیا ملے آپ کے اخلاقِ حمیدہ کی مثال
موم ہو جائے جو پتھر کیا اُسے پتھر لکھنا

نقشِ اوّل ہے متاعِ دل و جاں ہے یہ انیس
دوسری نعت مدینے میں ہی جا کر لکھنا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

نکہتِ انتخاب کے اندر
آ گئے وہ سحاب کے اندر

اک ورق ایک باب کے اندر
نور ہے ماہتاب کے اندر

م ح م د کی ہے مہک
میرے دل کی کتاب کے اندر

نکہتیں گلشنِ رسالت کی
آ گئیں ہیں گلاب کے اندر

Marfat.com

دونوں عالم کو کر گئی روشن
جو کرن تھی نقاب کے اندر

پڑھ رہی ہے نظر درود و سلام
جلوۂ آفتاب کے اندر

دونوں عالم کا علم لامحدود
تھا رسالتؐ مآب کے اندر

ہیں صفاتِ خدا بہ حسنِ تمام
اک رسولؐ اک کتاب کے اندر

ہے سمندر انیسؔ مدحِ رسولؐ
کیا سمائے حباب کے اندر

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ مصطفےٰ لکھا قلم نے
خزانہ علم کا پایا قلم نے

غزل کو نعت کا پہنا دیا جسم
بدل کر رکھ دیا نقشہ قلم نے

بنا کر آبِ کوثر کی سیاہی
لکھا نامِ شہِ والا قلم نے

ملی جب بارگاہِ سرورِ دیں
مقدّر اوج پر دیکھا قلم نے

Marfat.com

مدینے کے تصوّر میں رہا گُم
سفر طے کر لیا تنہا قلم نے

جبینِ شوق تعظیماً جُھکا دی
جب اپنا ظرف پہچانا قلم نے

شناسا کر دیا حُبِّ نبیؐ سے
کیا احسان اِک ایسا قلم نے

حیا سے آنکھ میں بھر آئے آنسو
کیا ہے موجزن دریا قلم نے

انیسؔ آنا بھی کیسے عکس کوئی
انھیں دیکھا جو بے سایہ قلم نے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

دِل سے گر نعتِ محمدؐ کا سمندر اُبھرے
نور بن بن کے ہر اک موج برابر اُبھرے

اس طرح بحرِ رسالت کے شناور اُبھرے
جیسے کونین کی تاریخ کے گوہر اُبھرے

چھوڑ کر کیسے وہ دامانِ پیمبر اُبھرے
جو سفینہ تہہِ گرداب ہو کیونکر اُبھرے

مرحبا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
کتنے شاہوں کے اِسی دَر سے مقدر اُبھرے

Marfat.com

مکڑیوں نے جو بُنا غار کے مُنہ پر جالا
پڑ گئے سَردِ نہ پھر کفُر کے لشکر اُبھرے

آفتاب ایک اشارے میں پلٹ کر آیا
ورنہ سورج کی یہ جرأت کہ مکرّر اُبھرے

جہل میں رہ کے ابوجہل نے کیا کیا نہ کیا
تھی یہی شانِ رسالت کہ اُبھر کر اُبھرے

کھا کے پتّھر بھی دُعا کرتے رہے شاہِ اُمم
مُسکراتے رہے ہر لمحہ نہ تیور اُبھرے

جب کہی نعتِ شہِ کون و مکاں ہم نے انیسؔ
حرف مانندِ مہ و مہر قلم پر اُبھرے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

درپیش سفر بھی تھا قرینہ بھی نہیں تھا
دور اتنا مگر ہم سے مدینہ بھی نہیں تھا

بارِ غمِ کونین اُٹھائے تھے محمدؐ
لیکن کبھی ماتھے پہ پسینہ بھی نہیں تھا

احسان تھا سرکارِ دو عالم کا یہ ورنہ
ساحل بھی سمندر بھی سفینہ بھی نہیں تھا

پیشانیٔ آدمؑ پہ دمکتا جو ابد تک
ایسا تو کوئی اور نگینہ بھی نہیں تھا

Marfat.com

معراج کی شب عرش پہ اک آن میں پہنچے
منزل بھی نہ تھی جب کوئی زینہ بھی نہیں تھا

انوارِ رمضاں ملے آقاؐ کی بدولت
پہلے تو کوئی ایسا مہینہ بھی نہیں تھا

جب تک نہ ہوئی آمدِ پیغمبرؐ اسلام
حاصل ہمیں غیرت کا خزینہ بھی نہیں تھا

محروم جمالِ رُخِ پُرنور تھیں آنکھیں
چاندی سا دمکتا ہوا سینہ بھی نہیں تھا

یہ رفعتیں پائی ہیں انیسؔ اسم سے اُن کے
اِس نام سے مکہؔ بھی مدینہ بھی نہیں تھا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

کہاں وہ نورِ مجسّم کہاں گلاب کا رنگ
جو دیکھ پائے تو اُڑ جائے آفتاب کا رنگ

تجلّیات کا مرکز ہیں جس کی محرابیں
فضائے کون و مکاں میں ہے اُس نقاب کا رنگ

جسے ہے آج بھی نسبت رسولِ اکرم سے
ہے کائنات پہ اُس دورِ کامیاب کا رنگ

تھا آسماں پہ ثنا خوانِ مصطفےٰ کل بھی
درود آج بھی پڑھتا ہے ماہتاب کا رنگ

Marfat.com

تمام عالمِ امکاں پہ دسترس ہے اُسے
جو رحمتوں کا سمندر ہے اک سحاب کا رنگ

ملے تو اُس کو بنالیں حیات کا مرکز
وہ نقشِ پائے محمّدؐ وہ انتخاب کا رنگ

بکھر گیا تو وہ تخلیقِ دو جہاں ٹھہرا
اُسی نقاب کا پَر تو اُسی حجاب کا رنگ

وہ جالیوں کا تقدّس وہ گنبدِ خضری
کوئی سوال نما ہے کوئی جواب کا رنگ

میں اُس مقامِ محبّت پہ آگیا ہوں انیس
یہ نعت بھی ہے عقیدت کے ایک باب کا رنگ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

فضائے ہر دو عالم مدحتِ خیر الوریٰ نکلی
درودِ مجتبیٰ پڑھتی ہوئی بادِ صبا نکلی

نبیؐ کے نور کا مظہر بنی پیشانیٔ آدم
حرا سے عرش کی جانب جو تنویرِ حرا نکلی

یہ تھی سیرت محمدؐ کی یہ اوصافِ محمدؐ تھے
زمانے بھر کے پتھر کھا کے بھی لب سے دعا نکلی

خلافِ مصطفیٰ ہوگی گماں تھا اہلِ باطل کا
لبِ ہر سنگ سے لیکن صدائے مرحبا نکلی

Marfat.com

یہ دُنیا نے گواہی دی گلستاں عرش کا مہکا
لبِ اطہر کی خوشبو نکہتِ ارض و سما نکلی

تھی باطن میں بھی وہ سرمایۂ کونین کا حاصل
بظاہر بھی وہ کملی قسمتِ صبح و مسا نکلی

وہ تمہیدِ رسالت سرورِ کونین کی سیرت
درخشانی خدیجہؓ کی متاعِ عائشہؓ نکلی

انیسؔ ایمان تھا اپنا سند ہوگی یہ محشر میں
سببِ بخشش کا یہ نعتِ محمد مصطفیٰؐ نکلی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

صدائے رسولِ خدا آرہی ہے
حیات اک دُرِ بے بہا پا رہی ہے

ہوا تھی جو دربانیٔ مصطفےٰ میں
وہ تنویرِ غارِ حرا لا رہی ہے

کہیں گیسوئے مصطفےٰ دیکھ آئی
جو گھر گھر کے کالی گھٹا چھا رہی ہے

وہ سیرت جو ہے مظہرِ ہر دو عالم
گلستانِ رسالت کا مہکا رہی ہے

Marfat.com

کِھلا جا رہا ہے ہر اک غنچۂ دِل
مدینے سے تازہ ہوا آ رہی ہے

اُصولِ محمدؐ سے ہٹ کر یہ دُنیا
مسلسل فریب اِک نیا کھا رہی ہے

کبھی ذاتِ اقدسؐ نے کھائے تھے پتھر
نظر زخم پتھر نما کھا رہی ہے

مُعطّر مُعطّر ہے بزمِ دو عالم
فضا نور خوشبو سا برسا رہی ہے

انیسؔ اب میں نعتِ نبیؐ کہہ رہا ہوں
سوئے عرش فِکرِ رسا جا رہی ہے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ہے کوئی نور کی برسات اُترنے والی
ایسا لگتا ہے کہ ہے نعت اُترنے والی

پائے جبریل کی آہٹ ہے فضا ہے خاموش
عرش سے ہے کوئی سوغات اُترنے والی

جس کے پرتو میں تھا ہر صبحِ درخشاں کا وجود
گوشۂ دل میں ہے وہ رات اُترنے والی

جو تھے پتھّر کی طرح موم ہوئے تھے وہ بھی
آپ کی بات ہی تھی بات اُترنے والی

Marfat.com

ثور کو بھی یہ خبر تھی کہ برنگِ ہجرت
آج ہے مجھ میں کوئی ذات اُترنے والی

شبِ معراج تھے جو پائے نبیؐ سے روشن
اُن ستاروں کی ہے بارات اُترنے والی

یہ تغیر بھی تھا سرکارِ دو عالم کے طفیل
ورنہ تھی گردشِ حالات اُترنے والی

آپؐ تشریف جو لائے تو اُجالا پھیلا
تھی گھٹا صورتِ ظلمات اُترنے والی

ہم نے ہی ہوش کا دامن نہ سنبھالا تھا انیسؔ
روشنی تھی سرِ جذبات اُترنے والی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

فوقیت گنبدِ خضریٰ کو ہے ایوانوں پر
ایک ہی نام ہے لکھّا ہے جو کاشانوں پر

جب کبھی جھوم کے آتی ہے مدینے سے گھٹا
ہلکی ہلکی سی برستی ہے گلستانوں پر

سلطنت آگئی ہاتھ آرزوئیں پوری ہوئیں
اک نظر پڑ گئی جب بے سروسامانوں پر

ہوگیا ختم رسالتؐ کا زمانہ قائل
آگیا رنگ حقیقت کا جب افسانوں پر

Marfat.com

کیا ضرورت تھی کوئی اور کلمہ ہوتا
ایک عُنوان ہی غالب ہے سب عُنوانوں پر

دیکھ کر برق کی رفتار بھی تھی سمٹی ہوئی
اِس طرح دستِ نبوّت بڑھے بُت خانوں پر

ہو اگر جُرأتِ اظہار تو کہہ دو یہ انیس
اِک نظر کیجیے سرکار مسلمانوں پر

Marfat.com

ثنا خوانِ محمد مصطفیٰ ہوں
میں قطرہ ہوں مگر دریا نما ہوں

ہوئی نعتِ نبیؐ الہام مجھ کو
جو سنتا ہوں وہی کچھ کہہ رہا ہوں

اُترتے ہیں ستارے آسماں سے
میں حرفوں کے سمندر میں گھرا ہوں

میں ہوں اور سبز گنبد کے مناظر
مدینے کے تصوّر میں چلا ہوں

Marfat.com

اُدھر میرے تجسّس میں حرا ہے
اِدھر میں طالبِ غارِ حرا ہوں

رسولوں کے رسول آئے جہاں میں
ہر اک جانب یہ منظر دیکھتا ہوں

جو مہکے تھے گلستانِ نبیؐ میں
اُنہی پھولوں کو اب تک چن رہا ہوں

کرم ہے یہ رسولِ ہاشمی کا
کہیں خوشبو کہیں موجِ صبا ہوں

کہیں وہ ہیں کہیں جلوے ہیں اُن کے
انیسؔ آئینۂ حیرت ہوں کیا ہوں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

باب خیالِ شانِ بشرؐ کھولتی رہی
گہرے سمندروں سے گہر رولتی رہی

دِل طالبِ جمال تھا کرتا رہا طواف
رُخسارِ شش جہت پہ نظر ڈولتی رہی

آگاہ عقل تھی سفرِ جبرئیلؑ سے
پرواز تھی نگاہ میں پر کھولتی رہی

نُورِ نبیؐ سے دونوں جہاں نور نُور تھے
چاندنی سی رات نورِ سحر گھولتی رہی

Marfat.com

لکھتی رہی حیات مضامینِ کائنات
تحریرِ خاکِ پائے بشر بولتی رہی

اندھی فضائے دہر تھی بہرے تھے راستے
اِک ذات پیچ و خم کے بھنور کھولتی رہی

تخلیقِ کائنات کا باعث بنے حضورؐ
صوتِ بلالؓ رازِ دِگر کھولتی رہی

اُمّتِ حضورؐ آپؐ کی ہٹ کر اصُول سے
غرقِ خودی بہ حالِ دِگر ڈولتی رہی

ہر لمحہ دِل پہ بارشِ الہام دیکھ کر
فکرِ انیس نعت کے در کھولتی رہی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مصطفیٰ کی مہربانی دیکھتے جاؤ
برستی ہے گھٹائے آسمانی دیکھتے جاؤ

درودوں کی صدا آتی ہے سانسیں نعت پڑھتی ہیں
مرے جذباتِ پنہاں کی روانی دیکھتے جاؤ

مدینے میں بلا لیں گے شہِ دنیا و دیں اک دن
قدم چومے گی خود ہی کامرانی دیکھتے جاؤ

کسی ساعت مقدر کے ستارے جگمگائیں گے
ملے گی ان کے در کی پاسبانی دیکھتے جاؤ

Marfat.com

متاعِ ہر دو عالم جس کا ہر پیوند کہلایا
جو مل جائے تو وہ چادر پرانی دیکھتے جاؤ

محمدؐ کے اصولوں پر یہ دُنیا گامزن ہو گی
جبینِ کفر ہو گی پانی پانی دیکھتے جاؤ

رہِ ہجرت میں روشن کر گیا کونین کی شمعیں
وہ نورِ کبریا قرآنِ ثانی دیکھتے جاؤ

جہاں تک دل فروزاں ہو جہاں تک بھی نظر جائے
حیاتِ طیّبہ ہے جاوِدانی دیکھتے جاؤ

انیسؔ آئینۂ کونین میں جس کی ضیا پائی
وہ عظمت سنگریزوں کی زبانی دیکھتے جاؤ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں آپؐ مظہرِ عنوانِ کائنات حضورؐ
ہے ذکر آپؐ کا ایمانِ کائنات حضورؐ

نہ آپؐ ہوتے جو امکانِ کائنات حضورؐ
کبھی نہ ہوتا یہ سامانِ کائنات حضورؐ

ہوئی ہے زُلفِ معطّر سے عطر بیز فضا
مہک رہا ہے گلستانِ کائنات حضورؐ

حرا نے نُور نے تقسیم کر لیا جس کو
وُہی کرن تو بنی شانِ کائنات حضورؐ

Marfat.com

چراغِ لطف و عنایت نہ ضو فگن ہوتا
نہ آپؐ ہوتے اگر جانِ کائنات حضورؐ

جو ایک روشنی ابھری تھی خاکِ پاسے کہیں
وہی ہے شمعِ شبستانِ کائنات حضورؐ

وَرق وَرق پہ ہے تاریخ ہر دو عالم کے
امین و صادق و سلطانِ کائنات حضورؐ

ہر ایک مکتبِ فکر کو ملی ہے جلا
دمک رہا ہے دبستانِ کائنات حضورؐ

ملی ہے آپؐ کے در سے جہاں کو تابانی
انیسؔ کو بھی ملے آنِ کائنات حضورؐ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

آرزو تھی ہے آرزوئے رسولؐ
جستجو تھی ہے جستجوئے رسولؐ

فیصلہ کر سکے نظر کیسے
روئے قرآں ہے یا ہے روئے رسولؐ

کعبۂ دل ہے اہلِ ایماں کا
بندگی ہے طوافِ کوئے رسولؐ

اے مری بیخودی سنبھال مجھے
قافلے جا رہے ہیں سوئے رسولؐ

Marfat.com

کھا کے پتھّر سدا دُعائیں دیں
کیا ملے گا جوابِ خوئے رسُولؐ

پھُول ہی پھُول ہیں جدھر دیکھو
باغِ جنّت ہے یا ہے کوئے رسُولؐ

پھر کہاں ظُلمتیں رہیں باقی
نور افگن ہوا جو روئے رسُولؐ

شبِ معراج مُصطفٰے ہی نہیں
خود خدا بھی تھا رُوبروئے رسُولؐ

خُلقِ احمدؐ تھا بے مثال انیسؔ
یوں بھی حیران تھے عدوئے رسُولؐ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

وہ مُلتفت نگاہ جو نقشِ وفا بنی
اُٹھی تو پھر نجات کا اِک سِلسلہ بنی

ہر نعت ایک معجزۂ مُصطفےٰ بنی
فِکرِ رواں رُکی تو عطائے خُدا بنی

اِس بات کا ثبوت ہیں فاراں کی چوٹیاں
کونین کا نصیب وہی اک ضیا بنی

اُبھری تھی صِرف ایک تجلّی نِقاب سے
تنویرِ طور قسمتِ ارض و سما بنی

Marfat.com

اوّل بھی اُن کی ذات ہے آخر بھی اُن کی ذات
وہ ذات اِبتدا ہی نہیں انتہا بنی

نِکلی کبھی جو بات زبانِ رسولؐ سے
خُوشبو بنی! بہار بنی! مُدّعا بنی

اُبھری وہ اِک کرن جو شریعت کی اوٹ سے
ہر پھُول ہر بہار کا وہ آئینہ بنی

یہ بات صرف بات عقیدت ہی کی نہیں
آنکھوں کا نُور خاکِ درِ مُصطفٰے بنی

صد فخرِ کائنات ہے وہ نقشِ جاوِداں
وہ شانِ رہگذار جو کعبہ نُما بنی

بارش ہوتی ہے اُن پہ دُرود و سلام کی
جن سے انیسؔ وُسعتِ ارض و سما بنی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

دل برائے محمدِ عربی
جاں فدائے محمدِ عربی

جھوم کر یہ کہا فرشتوں نے
آئے آئے محمدِ عربی

کھا کے پتھر بھی جسمِ اطہر پر
مسکرائے محمدِ عربی

بزمِ کونین میں یہ شانِ عروج
جگمگائے محمدِ عربی

Marfat.com

رحمتِ دو جہاں ہے اور قرآن
ساتھ لائے محمدِ عربی

ہر دو عالم نے اعتراف کیا
ہیں بنائے محمدِ عربی

نعت حسانؓ کی طرح لکھوں
ہو ثنائے محمدِ عربی

یہ مرے جان و دل کا نذرانہ
ہے برائے محمدِ عربی

ہے تمنا انیس مل جائے
خاکِ پائے محمدِ عربی

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

دُنیا نے جہالت کا بدن پہنا تھا
ہر شخص نے نخوت کا بدن پہنا تھا

ہر صُبح پہ تاریکیٔ شب کا تھا گُماں
سورج نے بھی ظلْمت کا بدن پہنا تھا

اللہ کی پہچان بڑی مُشکل تھی
انساں نے رعُونت کا بدن پہنا تھا

تھی پیکرِ صد رنگ درختوں کی نمُود
سایوں نے کدورت کا بدن پہنا تھا

Marfat.com

سرگرم تھے اوہام پرستوں کے غلام
چہروں نے عبارت کا بدن پہنا تھا

ہر سنگ سے اُبھرے تھے خداؤں کے وجود
سانسوں نے عبادت کا بدن پہنا تھا

وہ نورِ مجسّم ہُوا ظاہر جس نے
اللہ کی چاہت کا بدن پہنا تھا

انوارِ محمد سے حرا تھا روشن
خلوت نے بھی جلوت کا بدن پہنا تھا

پھیلی تھی گلستانِ رسالت کی مہک
پھولوں نے بھی نکہت کا بدن پہنا تھا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

سوال یہ کہ ہو تعریفِ مصطفےٰؐ کیسے؟
جواب یہ کہ ہو محوِ ثنا خدا جیسے

سوال یہ کہ وہ کیا عرش پر بلائے گئے؟
جواب یہ کہ وہ مختارِ کُل بنائے گئے

سوال یہ کہ وہ محبوبِ حق ہیں احمدؐ ہیں
جواب یہ شہِ کونین ہیں محمدؐ ہیں

سوال یہ کہ ہیں دربانِ مصطفےٰؐ جبریلؑ؟
جواب یہ کہ ہوئے حاصلِ دعائے خلیلؑ

Marfat.com

سُوال یہ کہ اُنھیں کیوں کیا گیا پیدا؟
جوابؔ یہ وہ نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا

سُوال یہ کہ وہ کیا منبّعِ صفات بھی ہیں؟
جواب یہ کہ وہ مُختارِ کائنات بھی ہیں

سُوال یہ کہ جمالِ خدا ہے اُن کا جمال؟
جواب یہ کہ مِلا اُن کو انتہائے کمال

سُوال یہ شبِ معراج کیوں اُجالا تھا؟
جواب یہ کہ محمّد کا بول بالا تھا

سُوال یہ کہ انیسؔ آئینہ ہے شرحِ مُبیں
جواب یہ کہ مقدّر ہے نعتِ سرورِ دیں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

مُصطفیٰ مُصطفیٰ
مُصطفیٰ مُصطفیٰ

مرحبا مرحبا مُدّعا مِل گیا
پھول کھِلنے لگے نعت کہنے لگا
اور میں کہتا رہا مُصطفیٰ مُصطفیٰ
مُصطفیٰ مُصطفیٰ

آپ خیر البشر دین کے راہبر
آپ امینِ جہاں صادق و مُعتبر
خاتمُ الانبیا مُصطفیٰ مُصطفیٰ
مُصطفیٰ مُصطفیٰ

ہر کڑے وقت میں لمحۂ سخت میں
چاک پڑنے لگے دامنِ بخت میں
مُضطرب ہے صدا مُصطفیٰ مُصطفیٰ
مُصطفیٰ مُصطفیٰ

Marfat.com

آپ کا ہے کرم رہ گیا ہے بھرم
فکر روشن ہوئی چل پڑا ہے قلم
شکر ہو کیا ادا مُصطفےٰ مُصطفےٰ
مُصطفےٰ مُصطفےٰ

آسرا چاہیئے اک عطا چاہیئے
انتہا کے لئے ابتدا چاہیئے
آج ہے التجا مُصطفےٰ مُصطفےٰ
مُصطفےٰ مُصطفےٰ

مٹ گئی روشنی چھا گئی تیرگی
نفرتوں کے سبب بجھ گئی زندگی
آؤ بہرِ خدا مُصطفےٰ مُصطفےٰ
مُصطفےٰ مُصطفےٰ

ہے صدائے انیسؔ ہے دعائے انیسؔ
سُنئے سُنئے حضورؐ التجائے انیسؔ
ہے پریشاں نوا مُصطفےٰ مُصطفےٰ
مُصطفےٰ مُصطفےٰ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت میں عرضِ حال کرتا ہوں
میں بھی اکثر کمال کرتا ہوں

یاد آتے ہیں نقشِ پائے رسول ﷺ
شرحِ روئے ہلال کرتا ہوں

کتنی دشوار ہے ثنائے حبیب
اجتماعِ خیال کرتا ہوں

پڑھ رہا ہوں درود اور سلام
مدحتِ لازوال کرتا ہوں

Marfat.com

سبزہ زاروں میں ہے تلاش اُن کی
جستجو ڈال ڈال کرتا ہوں

صدقِ دل سے فدا تھے احمدؐ پر
ذکرِ عشقِ بلالؓ کرتا ہوں

مُصطفٰی کے بُھلا دیئے ہیں اُصول
یاد اپنا مآل کرتا ہوں

یہ متاعِ حیات بھی اپنی
صرفِ ہجر و وصال کرتا ہوں

کیوں مدینہ ہے مجھ سے دُور انیسؔ
خود سے اکثر سوال کرتا ہوں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

مانندِ سحر پہلی کرن جاگ رہی ہے
گھبرائی ہوئی ظلمتِ شب بھاگ رہی ہے

لہرانے لگی روشنی ایمان و یقیں پر
آیا اسی تاریخ میں وہ نُور زمیں پر

پیغام صبا لائی ہے بیدار ہوئی ہے
تا حدِّ نظر بارشِ انوار ہوئی ہے

قرآن کا لہجہ وہی انداز دیا جائے
مطلب ہے کہ انجام کو آغاز دیا جائے

Marfat.com

تاریخ اُسی مرکزِ رحمت پہ کھڑی ہے
پھر آج نظر چرخِ رسالت پہ گڑی ہے

دستورِ شریعت کی بنا پڑ تو گئی ہے
اسلام کے ہیرے کی کنی جڑ تو گئی ہے

ہر شخص گھنے پیڑ کی چھاؤں میں پلے گا
اب دُھوپ کا کردار تو لمحوں میں ڈھلے گا

اوّل بھی اور آخر بھی بھلائی کے لئے ہیں
وہ نقشِ قدم راہ نمائی کے لئے ہیں

ہر سمت دمکنے لگے ایماں کے ستارے
گلدستۂ ارماں ہیں کہ احساس ہمارے

اللہ کے محبوبؐ سے مکّی مدنی سے
پھر عہد کیا جائے رسُولِ عربی سے

کس طرح انیسؔ ابرِ گہر بار میں کھو جائے
جب تک نگہِ سیّدِ ابرار نہ ہو جائے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

اِک نظر لُطف و کرم کی مرے آقا ہو جائے
چاک ہو سینۂ ظلمات اُجالا ہو جائے

مُلتجی بارگہِ مُصطفوی میں ہوں ہنوز
دِل مرا بُوذرؓ و سلمانؓ کا سراپا ہو جائے

جو بھی جبریلؑ نے سوچا تھا وہی ہو کے رہا
کہیں دشوار نہ وہ نور کا رستہ ہو جائے

پھر یہ حسرت نہ رہے اور کسی جانب دیکھوں
میری آنکھوں کے مقابل جو مدینہ ہو جائے

Marfat.com

میں بھی حسّانؓ بنوں نعتِ محمدؐ لکھوں
مجھ کو حاصل جو قبا سے شہِ طیبہ ہو جائے

خود بلائیں گے یہ قدرت ہے مرے آقاؐ کو
وہاں جانے کا جو اک بار ارادہ ہو جائے

میں گنہگار ہوں احساسِ ندامت ہے مجھے
اشک جو آنکھ سے ٹپکے وہ ستارا ہو جائے

ہو عطا مجھ کو کلیدِ درِ عرشِ اعظم
چاہتا ہے کہ انیسؔ اک درِ یکتا ہو جائے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ایماں مظہرِ یزداں چراغِ عالمین
ہے کتابِ نعت کا عنواں چراغِ عالمین

ذہن خالی ہاتھ خالی تھا یہ کل کی بات ہے
اب نہیں ہوں میں تہی داماں چراغِ عالمین

حرف گوہر بن گئے ہیں آگئی لفظوں پہ آب
ہوگیا ہے آپؐ کا اِحساں چراغِ عالمین

آپؐ کی آمد سے دُنیا میں اُجالا ہوگیا
ہوگئے ذرّے مہرِ تاباں چراغِ عالمین

Marfat.com

مشورہ تخلیقِ عالم کے لیے درکار تھا
کیوں نہ ہوتے عرش پر مہماں چراغِ عالمین

نبضِ دل ساکت ہوئی تھی چارہ گر ملتا نہ تھا
مل گیا ہے درد کا درماں چراغِ عالمین

ایک انگشتِ شہادت بن گئی تھی معجزہ
ہو گیا تھا شق مہِ تاباں چراغِ عالمین

تیرگی کس طرح بنتی دونوں عالم کا نصیب
کیا ٹھہرتی گردشِ دوراں چراغِ عالمین

آپؐ کا اسمِ گرامی اسمِ اعظم بن گیا
ہو گیا ہر کارِ جاں آساں چراغِ عالمین

زینتِ پیشانیٔ آدم تھا نورِ کبریا
ہو گئی تھی عقل بھی حیراں چراغِ عالمین

ہے انیسِؔ بے نوا پر بارشِ لطف و کرم
اپنی قسمت پر ہوں میں نازاں چراغِ عالمیں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ حق محبوبِ ربّ العالمیں لاکھوں سلام
سرورِ کونین ختم المرسلیں لاکھوں سلام

ابتدا بھی روشنی تھی انتہا بھی روشنی
یا محمدؐ اوّلین و آخریں لاکھوں سلام

کل بھی سرکارِ دوعالم پر تھا سو جاں سے نثار
پڑھ رہا ہے آج بھی قلبِ حزیں لاکھوں سلام

روشناسِ حق تعالیٰ کردیا ہم کو حضورؐ
صاحبِ اوصافِ قرآنِ مبیں لاکھوں سلام

Marfat.com

آپؐ نے معراج میں پایا کمالِ زندگی
آپؐ ہی تھے زینتِ عرشِ بریں لاکھوں سلام

کر دیا ہے آپؐ نے امت پہ احسانِ عظیم
مظہرِ دیں رحمۃً للعالمیں لاکھوں سلام

آدمی کو آپؐ نے بخشا شعورِ کائنات
منبعِ فکر و نظر علم الیقیں لاکھوں سلام

آپؐ آئے تو کرم کی بارشیں ہونے لگیں
جانِ عالم سبز گنبد کے مکیں لاکھوں سلام

با ادب ہو کر پڑھا کرتے ہیں سب شام و سحر
الحلیمؐ الجلیلؐ الامین لاکھوں سلام

آپؐ نے بھی تو کئے ہیں ان گنت احساں وہاں
پڑھ رہی ہے اب مدینے کی زمیں لاکھوں سلام

یا شہِ کون و مکاں ممنونِ احساں ہے انیس
پیش کرتا ہے "چراغِ عالمیں" لاکھوں سلام

Marfat.com

بیانِ ضیائے نعت

۱۴۰۵ ہجری

یہ شیدائے محمدؐ مصطفےٰ میرے کرم فرما
ثنا خوانِ حبیبِ کبریا میرے کرم فرما
جہاں سے یاد آتا ہے رقم فہرست کرتا ہوں
کتابِ نعت میں نوکِ قلم فہرست کرتا ہوں
محمدؐ مصطفےٰ کا نام حرفوں کے دہن پر ہے
ضیائے سرورِ کونین کاغذ کے بدن پر ہے
مجسمؐ رحمتِ کون و مکاں ابرِ کرم جانا
ابوطالب نے بھی اشعار لکھے محترم جانا
پئے تعظیم جبریلِ امیں بھی سر جھکاتے تھے
ادب سے بارگاہِ مصطفےٰ میں آتے جاتے تھے
اسی در سے ہوئے ہیں کعبؓ اور حسانؓ بھی نامی
اسی در سے ہوئے مہرِ درخشاں قدسیؒ و جامیؒ
اسی در سے نمایاں ہو گیا اندازِ بوصیریؒ
اسی در سے ضیا افگن ہوئی ہے عظمتِ سعدیؒ
بڑھا جب سلسلہ مدحت کا تو پہنچا یہاں تک بھی
یہ انعامِ رسولِ ہاشمی آیا یہاں تک بھی

Marfat.com

کھلے اسرار داتا گنج بخش فیضِ عالم پر
ہوئی نعتِ محمد مصطفےٰ الہام کا پیکر
ہر اک لمحہ فدا تھے خواجہ عثمان ہارونی
ملی تھی ذکرِ سرکارِ دو عالم کی درخشانی
یہی خواجہ معین الدین چشتی کی محبت ہے
ہے شمعِ زندگی حاصل محمدؐ کی عنایت ہے
ہیں سیّد غازی عبداللہ شاہ اک جاودان نکہت
شہِ کونین کی مدحت سے حاصل ہو گئی عظمت
امام الاولیا وارث نے کی مدحت محمدؐ کی
ابھی تک گلشنِ وارث میں ہے نکہت محمدؐ کی
جہانِ بابا یوسف شاہ تاجی مہرِ تاباں ہے
ثنائے سرورِ کونین کا حاصل گلستاں ہے
کہیں نعتیں ذہینِ شاہ تاجی نے عقیدت سے
ثنائے مصطفےٰ میں پھول مہکاتے محبت سے
یہ ذکر اب بابا انور شاہ تاجی کی زباں پر ہے
ثنائے مصطفےٰ کی گونج اب اس آستاں پر ہے
کہی جب نعت عنبر شاہ صاحب نے ضیا پائی
امامُ الانبیاء کے ذکر سے اک انتہا پائی

Marfat.com

اسد اللہ خاں غالب نے کی مدحت محمدؐ کی
گلستانِ رسالت سے ملی نکہت محمدؐ کی
محبت سے کیا ذکرِ شہِ کونین حالی نے
مسدس کو نمایاں کر کے پایا چین حالی نے
ثنائے مصطفیٰ کو قسمتِ بیدار کہتے تھے
کہ بیدم وارثی نعتِ شہِ ابرار کہتے تھے
ملی بہزاد کو مدحِ رسول اللہ کی دولت
اسی دولت سے مالا مال تھی بہزاد کی قسمت
محمدؐ کی عطا سے زندگی روشن ستارا ہے
کہ اب میلادِ اکبر وارثی روشن ستارا ہے
ثنائے مصطفیٰ اسے آر خاں نے کی نذر ہو کر
ملا ذہنِ رسا نعتِ محمدؐ کی سحر ہو کر
رفیعہ جیسوار اک صبح ہیں نعتِ نبی کہہ کر
بہارِ جاوداں ہیں گلشنِ مدحت میں اب رہ کر
ثریا زیبا آئینہ ہوئی ہیں اس عقیدت کا
درخشاں مہر تابندہ ہے جس شانِ رسالت کا
ملی شاہین کو اکثر جہاں نکہت محمدؐ کی
وہاں ہے دور تک اک شان اک وسعت محمدؐ کی

Marfat.com

کہا کرتے تھے خود نوّاب نعتِ سرورِ عالم
مجھے بھی نعت کہنے کی نصیحت کرتے تھے پیہم
شہنشاہِ تغزّل تھے جگر اور نعت کہتے تھے
بلا کے رند تھے اور سایۂ رحمت میں رہتے تھے
اِسی دَر سے ملی تھی جوشؔ کو شہرت کی تابانی
اِسی منزل سے پائی عظمتِ فن کی درخشانی
حفیظؔ اسلام کے شیدا محمّد کے ثنا خواں تھے
مِلا تھا سبز گنبد کا اُجالا ماہِ تاباں تھے
دلِ عابد علی عابدؔ میں اُتری نعت کی عظمت
یہاں بھی جن کا ایمان تھا رسول اللہ کی چاہت
ہوا تھا نعت سے آغازِ فن احسانؔ دانش کا
یہی انعام تھا پہلا محمّد کی نوازش کا
عدمؔ نے زندگی کا رُخ سنوارا یادِ احمد سے
گلستانِ عقیدت کو نکھارا یادِ احمد سے
دُعائیں کیں اُٹھائے ہاتھ اس انداز سے روئے
ہمیشہ کے لئے ماہرؔ دیارِ نور میں سوئے
منوّر نعت کہتے کہتے دُنیا سے ہوئے رخصت
ہوا احسانِ سرکارِ دو عالم مل گئی جنّت

Marfat.com

فدائے سرورِ کون و مکاں اسحاق آرشدؔ ہیں
مہِ تاباں حیاتِ جاوداں اسحاق آرشدؔ ہیں
رسولِ محترم نے بارشِ لطف و کرم کر دی
جہاں عظمت ہی عظمت ہے وہاں اسحاق آرشدؔ ہیں
ہیں شاعر بھی مظفرؔ بھی ہیں احمد بھی ضیا بھی ہیں
جہاں نامِ خلوص آتا ہے اُس کی انتہا بھی ہیں
کہی نعتِ محمدؐ تو رسالت کے گہر پائے
صدائیں گونج اُٹھیں شاعرِ خیرالوریٰ بھی ہیں
عقیدت کا سمندر ہے دلِ ابرار نقوی میں
محبت کا گلِ تر ہے دلِ ابرار نقوی میں
جہاں ہر لمحہ ہوتا ہے نزولِ رحمتِ باری
مدینے کا وہ منظر ہے دلِ ابرار نقوی میں
شفیعُ المذنبیں پر ہیں شفیعِ محترم شیدا
نبیؐ پر والہانہ اِس طرح ہوتے ہیں کم شیدا
محمدؐ مصطفےٰ ہیں مہرباں الحاج محسنؔ پر
گلستاں کا گلستاں ہے نچھاور آج محسنؔ پر
عطائے اللہ بھی مہرِ رسالت سے درخشاں ہیں
عطائے سرورِ کونین سے اِک ماہِ تاباں ہیں

Marfat.com

رئیسؔ امروہوی ذکرِ شہِ کونین کرتے ہیں
تقیؔ ذکرِ محمدؐ سے فراہم چین کرتے ہیں
ثناخوانِ نبیؐ ہونا اک ایسی روشنی ہونا
اصولِ نعت میں احمد ندیمؔ قاسمی ہونا
مہندر سنگھ بیدیؔ بھی ثناخوانِ نبیؐ نکلے
عقیدت سے لئے گلدستۂ آنِ نبیؐ نکلے
ملی عظمت یہیں سے انکشافِ راز کرتے ہیں
قتیلؔ اس بخششِ خیرالامم پر ناز کرتے ہیں
نہیں ممکن قلم راغبؔ کا اب جو لمحہ بھر ٹھہرے
سمندر ہے تو کیسے مدحتِ خیر البشرؐ ٹھہرے
ہوئے ہیں آج صہباؔ مطمئن مقبول ہے اقرار
گلستانِ رسالت کا مہکتا پھول ہے اقرار
قمر اجناؔلوی نعتِ نبیؐ کو نور لکھتے ہیں
جو لو حرفوں سے نکلے اس کو شمعِ طور لکھتے ہیں
سجا کر طشتِ دِل میں تحفہ حمد و ثنا شاہدؔ
ادب سے پیش کرتے ہیں حضورِ مصطفےٰؐ شاہد
ثنائے مصطفےٰؐ لائقؔ علی لائق نے پائی ہے
طبیعت فکر کے گوہر درِ احمدؐ سے لائی ہے

Marfat.com

جمیلِ جالبی ہیں محترم ذکرِ محمدؐ سے
ملی ہیں عظمتیں ہر ہر قدم ذکرِ محمدؐ سے
فدائے نامِ احمدؐ ہیں جنابِ حق نواز اختر
متاعِ جان و دل ہے انتخابِ حق نواز اختر
حبیبؐ خالقِ کونین کے شیدا حبیب احمد
لئے ہیں نکہتِ یادِ شہِ والا حبیب احمد
انیسِ محترم ہیں مدحتِ احمدؐ کے گلشن میں
اجالے ہی اجالے ہیں سحر افروز مسکن میں
ملا یامین کو زورِ بیاں تنویر کی صورت
رسالت کے گلستاں سے ملی تقریر کی نکہت
کیا ہے فکر کو دریا نما اقبال راجہ نے
اصولِ نعت کو اپنا لیا اقبال راجہ نے
نسیم احمد نے اوصافِ نبیؐ سے روشنی پائی
عقیدت کے مہکتے گلستاں سے تازگی پائی
شکور اک یادِ ختم المرسلیں سے دل سجائے ہیں
عقیدت کا مہکتا گلستاں ایوب لائے ہیں
رشید اک سبز گنبد کے اجالے پر ہوئے نازاں
درخشانی سے جس کی دونوں عالم ہو گئے تاباں

Marfat.com

دل وجاں سے نبیؐ پر ہیں فدا ستّار افغانی
ہیں شیدائے محمدؐ مصطفٰےؐ ستّار افغانی
فدائے سرورِ کونین خالق اللہ والے ہیں
جو دل میں ذکرِ سرکارِ دوعالم کے اُجالے ہیں
یہ رحماں چھاپرا فاران کی وسعت پہ شیدا ہیں
ثنائے مصطفٰےؐ کی رفعت وعظمت پہ شیدا ہیں
محمدؐ انورِ بھٹیؒ ہوئے تاباں ضیا پائی
ضیائے مدحتِ خیرالاُمم صبح ومسا پائی
ہیں سلطانِ رفیع اک آئینہ حسنِ عقیدت کا
گلستاں مِل گیا سرکارِ دوعالم کی مدحت کا
ملا مجموعۂ نعتِ نبیؐ اعجاز رحمانی
نے ہے قسمت ملی نعتِ محمدؐ کی درخشانی
ملی ہے نکہتِ نعتِ نبیؐ ممتاز قیصر کو
شگفتہ کر گئی اک تازگی ممتاز قیصر کو
نبیؐ سے خالدِ عرفان کو انعام آیا ہے
فضائے نور سے مجموعۂ الہام آیا ہے
کہی نعتِ شہِ کونین اجمل نے ہوئے تاباں
ذرا سی عمر میں پائی ہے لیکن وسعتِ ایماں

Marfat.com

مِلا فضلِ الٰہی محترم کو قصرِ جنّت کا
یہ ہے اِنعام سرکارِ دو عالمؐ کی محبّت کا
غنی رزّاق منصوری کے تھے جو محترم بھائی
ثنائے مُصطفٰےؐ کے فیض سے خُلدِ بریں پائی
اِمام الدّین مجاہد کو مِلی نکہت مدینے کی
محمّدؐ مُصطفٰےؐ نے رہنمائی کی سفینے کی
ہیں شادِ الیاس کشتی والے بھی ذکرِ محمدؐ سے
گھُر پائے ثنائے مُصطفٰےؐ کے شوقِ بے حد سے
ہیں ذِکرِ احمدِؐ مُرسل سے تاباں احمدِ عادِل
ہوئے ذکرِ محمدؐ سے گلِستاں احمدِ عادِل
شہِ کون و مکاں کی نعت سے مخمُور تھے ساغر
تھے یادِ مُصطفٰےؐ میں گم نشے میں چور تھے ساغر
مِلا رضیہ حسن کو التفاتِ سرورِ عالمؐ
حسن کو بھی مِلا عرفانِ نعتِ سرورِ عالمؐ
ہوئے الیاس شاداں نعتِ سرورؐ سے مہِ تاباں
ثنائے سرورِ کونینؐ ان کا بن گئی ایماں
مرے لختِ جگر اقبال نے بھی نعت لکھّی ہے
پسند آئی شہِ بطحا کو جو وہ بات لکھّی ہے

Marfat.com

ثنائے مصطفٰے لائی کہاں الحاج مسلم کو
ملی ہے ایک صبحِ ضوفشاں الحاج مسلم کو
محمد مصطفٰے کے محترم عادل ثنا خواں ہیں
عطائے سرورِ کونین سے مہرِ درخشاں ہیں
امانؔ اللہ میاں ذکرِ شہِ ابرار کرتے ہیں
گلستانِ عقیدت کو سدا گلزار کرتے ہیں
فروغِ زندگی ہیں شادماںؔ فاروق راجہ ہیں
وہاں اک صبحِ خنداں ہے جہاں فاروق راجہ ہیں
ہیں محوِ مدحتِ محبوبِ ربِّ دو جہاں مظہرؔ
لئے ہیں مدحتِ خیر الامم کا گلستاں مظہرؔ
عظیمؔ بٹ رسولِ کبریا کے گلستاں میں ہیں
عقیدت سے محمد مصطفٰے کے گلستاں میں ہیں
فدا صابرؔ پہ ہیں مسرورؔ رشید اسلئے محمد ہیں
مئے حبِّ نبی سے چور رشید اسلئے محمد ہیں
ملی ستارؔ کو نکہت گلستانِ محمد کی
مقدّر بن گئی چاہت گلستانِ محمد کی
نظیرِؔ رامپوری ذکرِ احمد سے درخشاں ہیں
ملی ہے نکہتِ نعتِ رسول اللہ نازاں ہیں

Marfat.com

شہِ کون ومکاں کی رہبری میں ہیں سعیدؔ احمد
محمدؐ کے چمن کی تازگی میں ہیں سعیدؔ احمد
ہوئے محوِ ثنائے مصطفٰے نصرتؔ عظیمؔ ایسے
مہِ تاباں ہو شب کی انجمن میں ضوفگن جیسے
حبیبؔ اللہ کے دل میں رسالت کی ہیں تنویریں
چمن کے ہر گُلِ ترسے عیاں ہیں جن کی تفسیریں
حمیدؔ اِک صبحِ تاباں کی درخشانی میں رہتے ہیں
رسولؐ اللہ کے جلوؤں کی تابانی میں رہتے ہیں
امامُ الانبیا کے ذکر سے تاباں ہوئے شیداؔ
کہی نعتِ محمدؐ مصطفٰے نازاں ہوئے شیداؔ
قمرؔ اشرفؔ نے پائی روشنی نعتِ محمدؐ سے
درخشاں ہو گئی ہے زندگی نعتِ محمدؐ سے
کہی جب نعت عاطرؔ ہاشمی نے ضوفگن ہو کر
ملا ہر شعر نعتِ سرورِ دیں کا چمن ہو کر
ثنائے سرورِ کونین سے مظہرؔ ہیں تابندہ
نبیؐ کی نعت سے پایا ہے اِک مہرِ درخشندہ
تھے اکبرؔ لکھنوی شیدا ثنائے سرورِ عالم
نظیرؔ انبالوی پڑھتے تھے نعتِ مصطفٰے ہر دم

Marfat.com

ہیں گلزارِ قریشی ذکرِ احمدؐ سے درخشندہ
ثنائے سرورِ کون و مکاں سے ہیں یہ تابندہ
کمانڈر محترم ادریسؔ شیدائے محمدؐ ہیں
جو مہکے گلشنِ دل میں وہ گلہائے محمدؐ ہیں
ہیں شاداں عاشقِ کیرانوی نعتِ نبیؐ کہکر
بنایا نعت کو ایماں متاعِ زندگی کہکر
کہی ہے نعت بزمیؔ وارثی نے شادماں ہوکر
مِلا ہے نعت کا ہر شعر مہرِ ضو فشاں ہوکر
وفاؔ ابدالی ذکرِ سرورِ عالم سے شاداں ہیں
یہ شیدائے حبیبِ کبریا ہیں جو نمایاں ہیں
وصی شیخؔ آئینہ دارِ محبت ہیں برادر ہیں
فدائے سرورِ دیں ہیں درخشندہ مقدّر ہیں
محمدؐ کی ثنا سے قلبِ رہوبی ماہِ تاباں ہے
اسی ذکرِ محمدؐ سے جوابِ صبحِ خنداں ہے
کہیں نعتیں تو علامہ لیاقتؔ نے ضیا پائی
سکونِ قلب و جاں کے ساتھ اک انتہا پائی
چُنیں جاویدؔ نے کلیاں گلستانِ محمدؐ سے
مدینے کے ستارے پالئے اِس نیک مقصد سے

Marfat.com

شریعت پر محمدؐ پر فدا رزّاق منصوری
ہیں شیدائے حبیبِ کبریا رزّاق منصوری
نبیؐ کی یاد میں خوش حال ہیں مشتاق چغتائی
اسی دولت سے مالا مال ہیں مشتاق چغتائی
منیر احمد رسول اللہ پر ایمان رکھتے ہیں
بنا کر جزوِ جاں اُن کا ہر اک احسان رکھتے ہیں
سمیع اس زندگی کو بھی نثارِ مُصطفٰےؐ کرتے
میسّر ان کو گر آتا تو ہر لمحہ فِدا کرتے
دلِ انور میں نورِ سرورِ کون و مکاں آیا
رسالت کی چمک آئی تو سارا گلستاں آیا
ہے یادِ مُصطفٰےؐ و مجتبٰےؐ شفقت کا آئینہ
بنا ہے جذبۂ ذوق و وفا شفقت کا آئینہ
محمدؐ بھی علی بھی ہیں فدائے سرورِ عالم
زباں پر کیوں نہ ہو اسمِ محمدؐ مُصطفٰےؐ پیہم
کریم صالح آئینہ بنے صبحِ مسرّت کا
ملا شہزاد کو انعام گلزارِ رسالت کا
ہیں کامل لو ہیا محوِ ثنا ایوانِ نکہت میں
ہوئے ہیں انتظارِ اک صبحِ نو قصرِ عقیدت میں

Marfat.com

دیارِ نعتؐ میں ہیں ضو فگن شہزادِ احمد بھی
ہوئے خوشبو چمن اندر چمن شہزادِ احمد بھی
عنایت نے محمدؐ کی عنایت سے ضیا پائی
متاعِ فکر پائی شعر و فن کی انتہا پائی
عقیدت سے مظفّر وارثی اشعار پڑھتے ہیں
یہ اکثر جھوم کر نعتِ شرابِ ابرار پڑھتے ہیں
محبّت کی ہوتے ہیں انتہا خواجہ امانؔ اللہ
کہ ہیں شیدائے ختم الانبیا خواجہ امانؔ اللہ
نذیر اک عمر گذری نعتِ سرکارِ مبیں لکھتے
کمالِ فن ہے جو کہتے ہیں کاغذ پر نہیں لکھتے
وصیؔ نے نعتِ سرکارِ دو عالم کے گہر پائے
مقدّر سے ثنائے مصطفٰے کے بحر و بر پائے
ثنا خوانِ حبیبِ کبریا ہیں آج گوہرؔ بھی
دل و جاں سے فدائے مصطفٰے ہیں آج گوہر بھی
حکیم عابد علی عابدؔ شہِ دیں کے ثنا خواں ہیں
بہارِ صبحِ خنداں ہیں گلستاں کا گلستاں ہیں
ملی آصفؔ کو بھی نکہت گلستانِ محمدؐ کی
مقدّر بن گئی چاہت گلستانِ محمدؐ کی

Marfat.com

رؤفِ شاعرِ پنجاب شیدائے محمدؐ ہیں
لئے ہیں نعت کے مہتاب شیدائے محمدؐ ہیں
متاعِ مدحتِ نورِ مُبین اکبر نے بھی پائی
بنی ہے زندگی کا آئینہ چہرے کی سچائی
ہیں نازاں حافظِ امرتسری نعتِ شہِ دیں سے
ملی ہے روشنی ہی روشنی نعتِ شہِ دیں سے
رقم نعتِ رسولِؐ ہاشمی جعفر رضا نے کی
شگفتہ قلب و جاں کی ہر کلی جعفر رضا نے کی
دلِ خواجہ حمید الدین شاہد ماہِ تاباں ہے
یہ احسان رحمتہؐ للعالمیں کا خاص احساں ہے
ملا ہے مہر فوقی کو بہارِ نعت کا عنواں
حبیب اپنے مقدر پر ہوئے شام و سحر نازاں
زبانِ شاد پر نامِ محمدؐ مصطفٰےؐ آیا
منور کر دی جس نے زندگی اور دل کو چمکایا
ہوئے اقبال راہی اور انجم یوسفی شاداں
بنی نعتِ محمدؐ احمدِ عادل کا بھی ایماں
ہوا ہے انکشافِ نعت یوں انوار کے دل پر
شبیر احمد ہر روہی کو مل گئے کونین کے گوہر

Marfat.com

ہیں رائے محترم منصب علی شیدا محمدؐ کے
لکھی نعتِ شہِ عالم گہر پائے ہیں مقصد کے
فدائے مصطفٰے محمود ناظر محترم بھی ہیں
رقم کرتے ہیں نعتِ مصطفٰے اہلِ قلم بھی ہیں
جنابِ ڈاکٹر انصاری نے ذکرِ نبیؐ پایا
ثنائے مصطفٰے سے اِک جہانِ روشنی پایا
ملی ہے شیخ ارشد کو بہارِ نعت سے نکہت
نگاہ و دِل میں رکھتے ہیں شہِ کونینؐ کی عظمت
جنابِ شیخ سیف اللہ نے کی مدحت محمدؐ کی
ملی محمود احمد شیخ کو اُلفت محمدؐ کی
حبیب اللہ حاوی مطمئن ہیں روشنی لکھ کر
ہوئے ہیں محترم سبطین بھی نعتِ نبیؐ لکھ کر
ثنائے مصطفٰے میں کھو گئے مرزا احد ایسے
متاعِ مدحتِ کون و مکاں پائے کوئی جیسے
لئے ہیں محترم خالد شفیق آئینہ مدحت کا
کہی ہے نعت جب پایا ہے گلشن نور و نکہت کا
وزیر اکثر لکھا کرتے ہیں نعتِ سرورِ عالم
ثنائے سرورِ کون و مکاں زاہد نے کی پیہم

Marfat.com

زبانِ چودھری صادقؔ پہ ہے مدحت محمدؐ کی
ہے دل کی انجمن میں ضوفگن اُلفت محمدؐ کی

ہیں فاروقی سلیمؔ محترم شیدائے سرورؐ ہیں
محمد مصطفٰیؐ کے ذکر سے روشن مقدرؔ ہیں

اسی ذکرِ نبیؐ سے مہرؔ الٰہی شمسی تاباں ہیں
عطائے سرورِؐ کون و مکاں سے صبحِ خنداں ہیں

متاعِ نعت ویراجی نے پائی شادماں ہوکر
عیاں ہیں ذکرِ احمدؐ سے زمیں پر آسماں ہوکر

فدا ہیں صاحبِ معراج پر داؤد شیخ اپنے
لئے ہیں سرورِؐ کون و مکاں کی دید کے سپنے

محمدؐ کی ثنا سے خالدِ احمد نمایاں ہیں
مسلسل ذکرِ احمدؐ سے گلستاں کا گلستاں ہیں

دلِ شبیرؔ میں ہے نعتِ احمدؐ کی درخشانی
ہیں شیدائے امامُ الانبیاؐ ہے فکر لاثانی

درِ احمدؐ سے سب کچھ پا گئے اقبالؔ سرہندی
کہاں تھے اور کہاں اب آ گئے اقبالؔ سرہندی

ثنائے مصطفٰیؐ سے بابا نجمی بھی نمایاں ہیں
اسی باعث زبانِ اُردو و پنجابی پہ نازاں ہیں

Marfat.com

قمر انجم کی نعتیں آئینہ دارِ محبّت ہیں
حضورِ مصطفیٰ گلدستۂ حسنِ عقیدت ہیں
طفیلؔ اِک صبح کے طالب ہیں ہم نعت کہتے ہیں
ثنائے مصطفیٰ میں، پھول کی خوشبو میں رہتے ہیں
سنوارے گیسوئے نعتِ شہِ کونین نائبؔ نے
رسول اللہ سے پائے مہرِ کونین نائبؔ نے
ضیاؔ میناؔئی بھی آغا مصوّرؔ بھی ثنا خواں ہیں
بہارِ صبحِ خنداں ہیں گلستاں کا گلستاں ہیں
نصیر الدّیں ہمایوں نعت کے پُرکیف ایواں ہیں
اضافہ پائے ہے ہیں فکر ہیں، اندازِ تاباں ہیں
شمیمِ گل سے مہکایا روشؔ نے فکر کا داماں
کئے ہیں ضو فگن نعتِ شہِ کونین ہیں نازاں
ہے خالدؔ کی تمنّا جذبۂ حسّان مل جائے
گلستانِ وفا میں نعت کا ہر پھول کھل جائے
فدائے مدحتِ خیر الاُمم شہزادؔ اختر ہیں
نبی سے طالبِ چشمِ کرم شہزادؔ اختر ہیں
شفیقؔ آئینۂ نعتِ محمدؐ کی ضیا لے کر
مقدّر پر ہیں نازاں عمر بھر کا مُدّعا لے کر

Marfat.com

منورؔ بھی ہیں سُلطانہ بھی ہیں یہ لکھنوی بھی ہیں
محمد پر فدا شیدائے نورِ ایزدی بھی ہیں
کنیزِ آرزوئے گنبدِ خضریٰ میں رہتی ہیں
حجابؔ و صوفیہ نعتِ شہِ ابرار کہتی ہیں
جمالِ مدحتِ خورشید کا مظہر ملکہ ہیں
دل و جاں سے فدا شانِ رسالت پر ملکہؔ ہیں
کہا کرتی ہیں نعتِ مُصطفےٰ شہنازؔ نور اکثر
ہوا کرتی ہے طاقِ دل پہ روشن شمعِ طور اکثر
سعیدہ نازؔ کے لب پر دُرود آئے سلام آئے
نسیمِ صُبح کے پیغام جب بشریٰؔ کے نام آئے
شفیقؔ آئینۂ نعتِ شہِ دیں سے ہیں تابندہ
ثنائے مُصطفےٰ ہے اور شکیلہ ہیں درخشندہ
ہماؔ جن کا تخلص ہے فریدہؔ نام ہے جن کا
دُرودِ مُصطفےٰ ہر وقت پڑھنا کام ہے جن کا
ہیں محوِ نعت غُنچہ جعفری ہر لمحہ نازاں ہیں
جمیلہؔ اختر اور محمودہ سوزؔ اک صُبحِ تاباں ہیں
دلِ آصفؔ دلِ رعنا ہُوا اک صُبح کا عالم
فدا نعتِ شہِ کونین پر ہیں اب ثنا پیہم

Marfat.com

جنابِ آذرِ زوبی نے پائی ہے درخشانی
مقدّر بن گئی ہے مِدحتِ سرورؐ کی تابانی
شفیعِ شیخ سرکارِ مدینہ پر فدا ہر دم
مِلی ہے صُبحِ تاباں کی درخشانی اِنھیں پیہم
فراست نوجواں شاعر فدائے نعتِ سرورؐ ہیں
عرُوض وفن کے یہ ماہر فدائے نعتِ سرورؐ ہیں
سعیدِ وارثی جب نعت کے اشعار لکھتے ہیں
صدا آتی ہے یہ نعتِ شہِ ابرارؐ لکھتے ہیں
رشیدِ وارثی بھی مِدحتِ احمدؐ کے شیدا ہیں
رئیسِ وارثی حمد و ثنا لکھنے میں یکتا ہیں
ہیں کہنہ مشق عالم نعت کا فیضان حاصل ہے
کہ فیضِ مُصطفٰے سے ذہن اِن کا ماہِ کامل ہے
ضمیر و زاہد و انور نے پایا نعتؐ کا گُلشن
عقیدت سے محبّت سے کِھلایا نعت کا گُلشن
ہوئی اقبال راہی کو رسولُ اللہ سے رغبت
لئے ہیں نعت کے گلشن کی جوہر آج بھی نکہت
ظفر زیدی بھی نعتِ سرورِ کونین کہتے ہیں
ثنائے مُصطفٰے کے گلشنِ اطہر میں رہتے ہیں

Marfat.com

ثنائے مُصطفٰے میں یوسفِ جاوید تاباں ہیں
رسُول اللہ کے گلشن کی نکہت سے فروزاں ہیں
ضیائے نعتِ سرکارِ دو عالم برق نے پائی
نظامِ آئینۂ حُسنِ عقیدت میں چمک آئی
محمدؐ مُصطفٰے کے ہیں ثنا خواں یادِ صدیقی
لئے ہیں نعت کی شمعِ فروزاں یادِ صدیقی
رقم کرتے ہیں نعتِ مُصطفٰے محسن بصد ارماں
ہوئے شیدائے نورِ کبریا محسن بصد ارماں
کھلے گلہائے فن اور عزم بہزاد اک گلستاں ہیں
درِ احمد سے جو پائی ہے اُس عظمت پہ نازاں ہیں
ہیں نورِ آئینۂ مِدحت میں تاباں میرٹھی لکھ کر
ہوئے ہیں ضوفگن اسمِ نبیؐ کو روشنی لکھ کر
رسُول اللہ کے شیدا ہوئے شادابِ احسانی
مِلی نعتِ شہِ کونین کی جن کو درخشانی
مسلسل نعت کہنا کام ہے اخترسعیدی کا
ثنا خوانِ نبیؐ میں نام ہے اخترسعیدی کا
خلیلِ احساس کا مظہر سکون نے دِل کو مہکایا
ثنائے مُصطفٰے میں وصف کو مِتان کو پایا

Marfat.com

محمّد نورِ آئینہ ہیں اظہارِ محبت کا
اُجالا محفلِ دل میں ہوا شمعِ رسالت کا
فدا وارث پہ ہیں پا ئیں نعتِ مُصطفےٰ کہکر
حیاتِ جاوداں پائی ہے اپنا مُدّعا کہکر
دلِ عبد الرشید اندازِ محبوبی سے شیدا ہے
ثنائے مُصطفےٰ پر یہ بڑی خوبی سے شیدا ہے
زبانِ منشاء اللہ پر ثنائے مُصطفےٰ آئی
ظہیر احمد نے یہ دولت بہ فیضِ مُصطفےٰ پائی
ظفر ہوتے تو نعتِ مُصطفےٰ کچھ اور فرماتے
گلستانِ محمّد سے وہ نکہت اور بھی پاتے
ہوئے مدحت سرا نور الحسن بھی اور خالد بھی
ثنائے مُصطفےٰ پائی ہوئے حاصل مقاصد بھی
حضورِ مُصطفےٰ میں بھی کتابِ نعت لایا ہوں
عقیدت سے ادب سے انتخابِ نعت لایا ہوں
مرتّب آج یہ مجموعۂ نعتِ محمّد ہے
متاعِ دو جہاں بھی ہے خوشی بھی دل کو بیحد ہے
انیس اِک دن یہ سب نعتیں مدینے لے کے میں جاتا
سند ملتی غلامِ سیّدِ ابرار کہلاتا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

غلام سیدِ کون و مکاں ہیں
مگر اُن کے اُصولوں پر کہاں ہیں
ہواؤں میں پہنچ جاتے ہیں اُڑ کر
وہ اچھے ہیں جو گردِ کارواں ہیں

چراغِ طور چراغِ فلک چراغِ سحر
حریمِ ناز میں لائے کہاں کہاں کے چراغ
وہ اِک چراغ ہے نورِ محمدِ عربی
کہ جس چراغ سے روشن ہیں دو جہاں کے چراغ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ نہ ہو جذبہ احساس ہی باقی نہ رہے
حرف ہیں گوہرِ نایاب محبّت سے لِکھو
شعر لکھنے کا ہوا قصد تو آئی آواز
نعتِ سرکارِ دوعالم ہے محبّت سے لِکھو

اُن کی عظمت پہ زمانہ بھی ہے شاہد اب تک
جِن کے جلووں میں سمائے ہیں خدا کے جلوے
کِتنی صدیوں سے تھی ظُلمت کو لپیٹے دُنیا
اور کیا کرتے بکھرتے نہ حِرا کے جلوے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

دل کے ارمانوں پہ آتی ہے چمک مشکل سے
کوئی آساں نہیں لعلِ یمنی ہو جانا
سچ تو یہ ہے کہ یہ معراجِ محبت ہے انیس
عشقِ احمد میں بلالِ حبشی ہو جانا

دِل پہ اِک بارِ گراں ہے یہ زمانے کا چلن
چاہتا ہوں کہ چلا جاؤں میں آقا کی طرف
میں نے محسوس کیا میں ہوں تہی دست انیس
اُٹھ گئی آج نظر گنبدِ خضریٰ کی طرف

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی صدقے کبھی قرباں کبھی واری جاتی
زندگی پرتوِ احمدؐ سے نکھاری جاتی
تھا سبب مانی و بہزاد کی حیرانی کا
سایہ ہوتا تو وہ تصویر اُتاری جاتی

دُنیا تھی سر جُھکائے ہوئے احترام سے
گونجی ہوئی صدا تھی دُرود و سلام سے
پیدائشِ نبیؐ کی صحیفوں میں تھی خبر
ہر شخص آشنا تھا محمدؐ کے نام سے

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

یا رسُولِ اَنام السّلام السّلام
انبیاء کے امام السّلام السّلام

حوضِ کوثر کے نام السّلام السّلام
ہو عطا ایک جام السّلام السّلام

چُوم لوں آپ کے نقشِ پا یا حضُورؐ
قابلِ احترام السّلام السّلام

سنگریزوں کو بھی بخشدی تھی زباں
مُعجزہ ہے یہ عام السّلام السّلام

Marfat.com

سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے گئے
آپؐ عالی مقام السّلام

آپؐ اوّل بھی ہیں آپؐ آخر بھی ہیں
آپؐ صبحِ دوام السّلام

جب نہ تھا کچھ بھی اُس وقت بھی آپؐ تھے
عرش پر تھا مقام السّلام

مرحبا مرحبا کی صدا گونج اُٹھی
جب ہوا اہتمام السّلام

یارسولِ خدا آپؐ کو مل گئی
عظمتِ صبح و شام السّلام

تُو بھی نور کی انتہا پا گیا
تھا اُجالا بھی عام السّلام

آپؐ سُن لیجئے گا صدائے انیس
کہہ رہا ہے غلام السّلام

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

رحمتِ کون و مکاں خیر الانام یا رسول اللہ سلام
بڑھ رہی ہیں دھڑکنیں دل کی تمام یا رسول اللہ سلام

ہادیٔ برحق رسولوں کے امام یا رسول اللہ سلام
مجتبیٰ و مصطفیٰ ذی احترام یا رسول اللہ سلام

اس زمیں سے آسماں تک ہے نزول ہے عیاں شانِ رسول
گونجتی ہیں یہ صدائیں صبح و شام یا رسول اللہ سلام

راہ کے ذرے بنے ہیں آفتاب کھل گئے رحمت کے باب
ضو فگن ہے آپ کا نقشِ دوام یا رسول اللہ سلام

Marfat.com

آپؐ ہیں محبوبِ ربِّ ذوالجلال آپؐ کی ہو کیا مثال
محترم ہیں آپؐ ہیں عالی مقام یا رسول اللہ سلام

فرش بھی ہے روشنیوں کا دیار، ہیں اُجالے بے شمار
عرش پر بھی تھے خدا سے ہمکلام یا رسول اللہ سلام

ہے عیاں انگشت کا دُنیا پہ رازِ بخشندیِ شانِ حجاز
شق ہوا تو کہہ اُٹھا ماہِ تمام یا رسول اللہ سلام

آپؐ کی آمد سے آئی ہے بہار، گلستاں ہے پُر وقار
آ گیا دُنیا میں قرآں کا نظام یا رسول اللہ سلام

ہے اُسی پہلی تجلّی کی نمود رحمتوں کا ہے ورُود
صبح ضوافگن ہے نورافگن ہے شام یا رسول اللہ سلام

اسمِ اعظم ہے یہ نقشِ پُر ثبات ہے جو صد رشکِ حیات
بے سہاروں کا سہارا ہے یہ نام یا رسول اللہ سلام

مرتبہ حسّانؓ کا بخشا حضورؐ، نعت کا بخشا سرور
یہ انیسِ بے نوا بھی ہے غلام یا رسول اللہ سلام

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم

حضورِ شافعِ محشر پڑھو دُرود و سلام
چلو مدینے میں چل کر پڑھو دُرود و سلام

نظر کے سامنے جب آئے روضۂ اطہر
بڑے ادب سے سنبھل کر پڑھو دُرود و سلام

تصوّرات کی شمعیں ہوئی ہیں ضو افگن
وہ آگیا درِ سرورؐ پڑھو دُرود و سلام

جو خاکِ پائے رسولِؐ انام مل جائے
دہن سے چوم کے مل کر پڑھو درود و سلام

Marfat.com

ہجومِ شوق تو وارفتگی میں بڑھتا ہے
حدِ خرد سے نکل کر پڑھو درود و سلام

قریب دل کے ہیں انوارِ سبز گنبد کے
دمک اُٹھا ہے مقدّر پڑھو درود و سلام

یہی تو وقت ہے تقدیر آزمانے کا
دیارِ نور میں ڈھل کر پڑھو درود و سلام

جہاں تھے سرورِ کونین مہرِ تابندہ
ضیا فگن ہے وہ ممبر پر پڑھو درود و سلام

ہے عطر بیز رسولِ خدا کی نکہت سے
حرا ہے ایک گلِ تر پڑھو درود و سلام

رہِ حیات کی مشکل نہ ہو سکے حائل
یہ شرط ہے کہ برابر پڑھو درود و سلام

انیس منزلیں خود ہی سمٹ کے آئیں گی
رسولِ پاک ہیں رہبر پڑھو درود و سلام

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com